

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, May 5, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at 10:45 a.m. with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بَطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا يَالُوْنَكُمْ خَبَالًا وَدَوَا
مَاعَنْتُمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تَخْفَى صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ
قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ أَنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ (١) هَآؤُنْكُمْ أَوْلَاءُ تَحِبُّوْنَهُمْ وَلَا
يَحِبُّوْنَكُمْ وَتَنُومُنَّ بِالْكَتَبِ كُلِّهِ وَأَإِذَا لَقِوْكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا
عَضَوْا عَلَيْكُمْ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مَوْتُوا بِغِيظِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ
الصُّدُورِ (١)

ترجمہ: مومنوں کی غیر (مذہب کے آدمی) کو اپنا راز دار نہ بنانا۔ یہ لوگ تمہاری خرابی (اور فتنہ انگیزی کرنے) میں کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ (جس طرح) تمہیں تکلیف پہنچے۔ ان کی زبانوں سے تو دشمنی ظاہر ہو چکی ہے۔ اور جو (کہنے) ان کے سینوں میں مخفی ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں۔ اگر تم عقل رکھتے ہو تو ہم نے تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سنا دی ہیں۔ دیکھو تم ایسے (صاف دل) لوگ ہو کہ

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, May 5, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at 10:45 a.m. with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بَطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُوا
مَاعَنْتُمْ قَدَبْتُمْ الْبَغْضَاءَ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تَخْفَى صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ
قَدَبِينَا لَكُمْ الْآيَاتُ أَنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ (۱) هَآأَنْتُمْ أَوَّلَاءُ تَحِبُّونَهُمْ وَلَا
يُحِبُّونَكُمْ وَتَنُومُنُونَ بِالْكَتَبِ كُلِّهِ وَأَآَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَأَآَا خَلُوهَا
عُضُوا عَلَیْكُمْ الْآَنَامِلُ مِنَ الْغَیْظِ قُلْ مَوْتُوا بِغَیْظِكُمْ إِنْ أَلَّهِ عَلَیْهِمْ بَذَاتُ
الْصُّدُورِ (۱)

ترجمہ: مومنوں کی غیر (مذہب کے آدمی) کو اپنا راز دار نہ بنانا۔ یہ لوگ تمہاری خرابی (اور فتنہ انگیزی کرنے) میں کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ (جس طرح) تمہیں تکلیف پہنچے۔ ان کی زبانوں سے تو دشمنی ظاہر ہو چکی ہے۔ اور جو (کہنے) ان کے سینوں میں مخفی ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں۔ اگر تم عقل رکھتے ہو تو ہم نے تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سنا دی ہیں۔ دیکھو تم ایسے (صاف دل) لوگ ہو کہ

ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہو حالانکہ وہ تم سے دوستی نہیں رکھتے اور تم سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو (اور وہ تمہاری کتاب کو نہیں مانتے) اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر غصے کے سبب انکیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں (ان سے) کہہ دو کہ (بدعتوں) غصے میں مر جاؤ۔ خدا تمہارے دلوں کی باتوں سے خوب واقف ہے۔

حافظ حسین احمد۔ پوائنٹ آف آرڈر، جناب چیئر مین۔

POINT OF ORDER: MAL-TREATMENT WITH THE TEACHERS.

جناب چیئر مین۔ جناب حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ شکریہ جناب چیئر مین۔ کل اس ایوان میں اساتذہ کے متعلق بات آئی تھی اور اس معزز ایوان میں ہمارے محترم وزرا نے یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ جانیں گے اور ان سے بات کریں گے لیکن اس یقین دہانی کے بعد یہ صورت حال رہی ہے کہ اساتذہ پہ لاشی چارج ہوا ہے، انہیں گرفتار کیا گیا ہے اور پولیس کے وہ بھگوزے جو سکول سے بھاگے تھے کسی دور میں انہوں نے اپنے بدلے اساتذہ سے خوب اتارے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں جناب اس ایوان کا جو ایک استحقاق ہے وہ بھی اس سے محروم ہوا ہے کہ ہمیں یقین دہانی کرائی جاتی ہے لیکن اس کے باوجود، یا تو یہ ہے کہ حکومت کا انتظامیہ اور پولیس پر اتنا اثر نہیں ہے یا انہیں بروقت وہاں پہنچا نہیں سکے وہ بات۔ وزیر داخلہ صاحب پہلے بھی نہیں تھے اور آج بھی نہیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اس پر ایک تحریک استحقاق ہم پیش کریں گے کہ جناب یہاں پر اگر ہمیں یقین دہانی کرائی جاتی ہے اور اس کے بعد ایک ایسا معزز طبقہ جو اساتذہ کا کھلاتا ہے اس کے ساتھ یہ علم، زیادتی، حالانکہ وہ کوئی غیر قانونی اقدام نہیں کر رہے تھے۔ میں آپ کے توسط سے یہ پوچھتا ہوں کہ اگر یہ صورت حال درپیش ہوئی۔۔۔۔۔

جناب چیئر مین۔ آپ (ڈاکٹر شیر انگن نیازی سے مخاطب ہو کر) respond کرنا چاہیں گے؟

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ ملک قاسم صاحب، لیڈر آف دی ہاؤس نے جو کہا تھا اس کے بعد مجھے یہ ذمہ داری سونپ دی گئی ہے کہ اساتذہ کرام وفد بنا کر تشریف لائیں گے اور مجھے وہ بتلائیں گے کہ کہاں پر بات چیت ہو گی تا کہ ان کے مسائل سن کر اس پر کچھ فیصلہ کیا جائے۔ میں پارلیمنٹ میں انہی کے حکم کے مطابق تین چار گھنٹے موجود رہا اور میرے سے کسی نے رابطہ نہیں کیا۔ جناب سمیع الحق صاحب کے کہنے پر یہ بات ہوئی تھی کہ ٹھیک ہے ان کے وفد سے بات ہو گی۔ نہ انہوں نے مجھ سے رابطہ کیا نہ کوئی

انہوں نے وفد بنایا ہے۔ اگر اساتذہ کرام نے خود انتظامیہ سے اور پولیس سے دھیکا مشتی کی ہے تو یہ مولانا سمیع الحق صاحب کا فرض تھا کہ جب ہم نے یقین دہانی کرائی تھی، ایک طریقہ کار طے ہو گیا تھا، اور اس کے لئے میں انتظار کرتا رہا ہوں کہ وہ جو وفد ہے وہ تشریف لائے گا۔ یہی کہا گیا تھا اور میں نے انتظار کیا۔ جب نہیں تشریف لائے تو میں خام کو گھر چلا گیا۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔

حافظ حسین احمد۔ چیئرمین صاحب، وہ تشریف کس طرح لاتے جب پورا اسلام آباد جاک گیا ہوا تھا پولیس نے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ بات یہ ہے جناب چیئرمین کہ ان کی امانت تو وہ فرما سکتے تھے ان کے مسائل کے لئے وہ یہاں پر ہر چیز کہہ سکتے تھے، یقین دہانی حاصل کر سکتے تھے تو کیا وہ جو طے ہوا تھا اس پر عمل کرانا ان کے فرائض میں نہیں تھا؟

جناب چیئرمین۔ جی حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ گزارش یہ ہے کہ یہاں پر یقین دہانی کرائی گئی تھی پارلیمنٹ کے سامنے وہ کس طرح پہنچے پورے اسلام آباد کو جب گھیرے میں لیا گیا تھا، لافٹیاں تھیں اور پوری فورس تھی یوں معلوم ہوتا تھا کہ خدا خواستہ کوئی long march ہو رہا ہے۔ شیخ سعدی فرماتے تھے کہ۔

سعدی شیراز یا چند مدہ کم ذات را

کم ذات اگر حاکم شود گردن زند استاد را۔

سعدی شیرازی آپ نصیحت نہ کریں کم ذات کو، اگر وہ حاکم ہوگا تو اپنے اساتذہ کو ہی قتل کرے گا۔ میں گزارش کروں گا کہ یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے بلکہ اتہانی اہم ہے اس پر۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ تو آپ کی کیا تجویز ہے، کیا کرنا چاہیئے؟

حافظ حسین احمد۔ میری تجویز یہ ہے کہ کم از کم جنہوں نے ان اساتذہ کو زد و کوب کیا ہے اور جو اساتذہ اس وقت بھی گرفتار ہیں کوئی پشاور سے آیا ہے، کوئی کہاں سے آیا ہے۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، ان کی کوئی leadership یا ان کا کوئی وفد ہے جس سے آپ کا

رابطہ ہے؟

حافظ حسین احمد۔ نہیں جناب میرا پہلا point of order یہ تھا کہ جب یہاں ایک یقین دہانی کرائی گئی تو اس کے بعد یہ صورت حال کیوں پیش آئی؟ ظاہر ہے حکومت تو صرف پارلیمنٹ کے دروازے

ایک محدود نہیں ہے۔ انہیں چاہیے تھا کہ فوری طور پر اس یقین دہانی کے ساتھ ہی وہ احکامات جاری کر دیتے تا کہ کسی جگہ پر بھی ان کے ساتھ اس قسم کا ناروا سلوک نہ ہوتا۔ اب جو کچھ ہونیکا ہے اس مسئلہ کا ازالہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ جو گرفتار ہیں انہیں فوراً رہا کیا جائے اور جن پولیس والوں نے زد و کوب کیا ہے ان اہلکاروں کے خلاف انضباطی کارروائی کی جائے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ جناب والا میری ایک تجویز ہے۔

جناب چیئرمین۔ پہلے سب کی باتیں سن لیں پھر جواب دے دیں۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ باتیں تو سن لی ہیں۔

جناب چیئرمین۔ پروفیسر صاحب بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ ہم ان کے ساتھ ہیں۔ میں حافظ حسین احمد صاحب سے گزارش کروں گا کہ دو بجے کے بعد اگر ان کے کوئی ذمہ دار افراد ہیں تو وہ ان سے بات کر لیں اور وہ جہاں کہیں سے ہیں ان کے ساتھ جا کر بات چیت کرنے کو تیار ہوں۔ میرا یہ فرض ہے اور جو بھی چیز جائز ہو گی ان کے حقوق ہوں گے ان کی بازیابی کیلئے میں ان کے ساتھ ہوں گا۔ اگر ان کے ساتھ کہیں بھی نا انسانی ہوئی ہو گی۔ ان پر زیادتی ہوئی ہو گی۔ اس کے ازالہ کیلئے جو بھی اقدامات اٹھانے پڑیں گے ہم حکومت کی حیثیت سے اٹھائیں گے۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم تعاون کرنے کیلئے تیار ہیں۔ لیکن میں حافظ حسین احمد سے گزارش کروں گا کہ he must function as a bridge کیوں کہ ہمیں bridge کی ضرورت ہے۔ اگر وہ بننا چاہیں تو ہمارے لئے بھی آسانی ہو گی۔ اور ان اساتذہ کرام کیلئے بھی آسانی ہو گی۔ ان کے جو مسئلے مسائل ہوں گے ہم انہیں بیٹھ کر سنیں گے اور جو حل ہو سکیں گے کریں گے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ ڈاکٹر صاحب نے جو بات کہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ بہت منقول بات ہے اور ہمیں یہ take up کرنا چاہیے۔ البتہ اتنا میں عرض کروں پورے ادب کے ساتھ کہ جب کبھی ایسے معاملات ایوان میں اٹھانے جاتے ہیں تو اس کے بعد جو معروف طریقہ ہے وہ یہ ہے کہ حکومت اپنی مشینری کے ذریعے initiative لیتی ہے اور قاعدہ اس کا یہ تھا کہ اگر آپ یا ملک صاحب جو Administration اسلام آباد کی ہے۔ اس سے کہتے کہ اساتذہ کا ایک delegation یہاں پر ہے اس کو بھیج دو۔ ہم اس سے بات کرنے کیلئے تیار ہیں۔ اس طرح بات ختم ہو جاتی لیکن یہ کل نہیں کیا گیا۔ اگر آج آپ کرنے کو تیار ہیں تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ ہم بھی اس سلسلے میں آپ کی مدد کرنے کو تیار ہیں اور آپ بھی اپنی انتظامیہ سے کہیں کہ اساتذہ کی تنظیم کے صدر جو اس وقت گرفتار ہیں ان کو آپ سے بات

کرنے کیلئے لایا جانے اور ہم بھی اپنے good offices استعمال کریں گے۔ اس کیلئے یہی راستہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ راجہ ظفر الحق صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ آج سے تقریباً "دس دن پہلے اساتذہ کی تنظیم نے اسلام آباد میں پریس کانفرنس کی تھی اور انھوں نے حکومت سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ ۴ تاریخ کو احتجاج متوی کرنے کو تیار ہیں اگر حکومت ان سے کوئی مذاکرات کرے۔ اس کے بعد اسسٹنٹ کمشنر اسلام آباد نے ان سے کہا کہ آپ میرے ساتھ مذاکرات کریں۔ تو انھوں نے کہا کہ آپ اگر با اختیار ہیں مرکزی حکومت کی طرف سے تو پھر ہم آپ سے ہی بات کر لیں گے لیکن مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ وزارت تسلیم سے کوئی صاحب تشریف لائیں اور وہ ہم سے بات کر لیں لیکن اس کے بعد رابطہ کسی نے نہیں کیا۔ کل جو انتظامات کئے گئے تھے۔ جب میں سینٹ کا اجلاس attend کرنے کیلئے آیا، باقی ارکان نے بھی دیکھا ہو گا کہ کچھ اساتذہ پارلیمنٹ کے across مزگ پر کھڑے تھے۔ ایک بڑی تعداد پولیس کی انھیں پکڑ پکڑ کر بسوں کے اندر ڈال کر لے جا رہی تھی اور یہ اپریشن اسلام آباد کے ہر چوراہے کے اوپر بہر کوٹنے کے اوپر ہو رہا تھا۔ اب سارے پاکستان سے چاروں صوبوں سے اساتذہ یہاں آنے بونے تھے اور ان کی ایک تنظیم ہے اور وہ لوگ جب واپس جائیں گے تو انتظامیہ کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ وہ کوئی غیر سگلی کے ambassadors کے طور پر واپس نہیں جائیں گے۔ اپنے اپنے علاقوں میں، دیہاتوں میں، شہروں میں وہ لوگ جب جائیں گے تو وہ کوئی ایسے الحاظ سے اس اقدام کو یاد نہیں کریں گے اور یہ بات پورے ملک میں پھیل جاتی ہے اور حکومت کو اس بات کو اس سے پہلے foresee کرنا چاہیئے تھا۔ آج جو یہ فرما رہے کہ ہم تیار ہیں اور انھیں چاہیئے تھا یعنی حافظ صاحب کو کہ یہ جا کر ان سے بات کرتے۔ جب آپ نے یہ کہا تو آپ کے پاس تو ایک سسٹم موجود ہے۔ گورنمنٹ کے پاس تو انتظامیہ موجود ہوتی ہے۔ وہ یہاں کے چیف کمشنر کو ذہنی کمشنر کو ۸۰۰ کو بھی اگر کہہ دیتے کہ ان کے جو ذمہ دار لوگ ہیں انھیں بلوا لیجیئے، خود تو انھیں کوئی پارلیمنٹ کے اندر enter نہیں ہونے دے سکتا تھا تو یہ باتیں پہلے foresee کرنے کی ہوتی ہیں۔ اور یہ ضروری نہیں ہے کہ ساری انتظامیہ بیک وقت ہی یہ کہتی کہ سو فیصدی مطالبات منظور کر لیں گے۔ لہذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی انتظامیہ کے ذریعے سے ان کی تنظیم سے خود بات کریں اور ان کے جو جائز مطالبات ہیں ان کو تسلیم کریں اور جواب گزرا رہا ہے انہیں رہا کریں۔

جناب چیئرمین۔ جی پروفیسر ساجد میر صاحب۔

جناب ساجد میر۔ جناب والا جو حکومت ہمیشہ عوامی حکومت ہونے کا غلط یا صحیح دعویٰ کرتی ہے اسے اساتذہ یا کسی بھی طبقے سے مذاکرات کرنے کے لئے کسی پل کی ضرورت نہیں ہونی چاہیئے۔ یہ

ہلی کی بات کر کے بال کو دوسرے کورٹ میں بلا وجہ ہٹ کیا جا رہا ہے۔ جیسے راجہ ظفر الحق صاحب نے کہا ہے کہ یہ حکومت کی ذمہ داری تھی کل کی یقین دہانی کی روشنی میں کہ وہ آج خود اپنے چینیل کے ذریعے اساتذہ کے ساتھ رابطہ کرتی اور ان کے ساتھ بات کرتی یہ سارا الزام 'اپنی ذمہ داری مولانا سمیع الحق صاحب پر یا حافظ حسین احمد صاحب پر ڈال کر بری الذمہ نہیں ہو سکتے۔ یہ ان کی اپنی ذمہ داری تھی کل بھی اور آج بھی جناب چیئر مین۔ ٹھیک ہے عبد الرحیم مند و خیل صاحب آپ بھی کچھ کتنا پاستے ہیں؟

جناب عبد الرحیم خان مند و خیل۔ جناب اس مسئلے پر یہاں جو موقف وزیر صاحب نے پیش کیا بات حقیقتاً ایسی نہیں ہے۔ حقیقت یہ تھی کہ آپ نے وہاں جا کر 'وزیر صاحب نے وفد بنا کر خود ملنا تھا۔ اس کے لئے ہماری ذمہ داری یا اپوزیشن کی یا سمیع الحق صاحب کی نہیں تھی۔ یہ ان کی ذمہ داری تھی کہ بات کرتے یہ بات ہو یہاں فرما رہے ہیں کہ وہ یہاں منتظر تھے اور اس میں ایک اہم بات جو دوبارہ آئی وہ یہ تھی کہ یہاں ملک صاحب لیڈر آف دی ہاؤس نے کھڑے ہو کر بات کی کہ ہم نے انہیں مطمئن کر دیا ہے۔ اب یہاں آج آکر ہمیں معلوم ہوا کہ یہاں ایسی کوئی بات نہیں ہوئی بلکہ وزیر صاحب منتظر تھے کس کے منتظر تھے؟ کہاں commitment ہونی تھی؟ تو یہ مسئلہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے جناب والا 'ذرا توجہ کریں۔ وہ پارلیمنٹ آرہے تھے یہ ہماری اپوزیشن کی غلطی تھی کہ ہم وزیر صاحب کو ساتھ لے کر جاتے یا ممبران پارلیمنٹ کو جانا چاہتے تھے۔ وہ پارلیمنٹ آرہے تھے انہیں پارلیمنٹ کو عرض داشت پیش کرنا تھی حکومت کے علاوہ ہم نے غلطی کی ہے ورنہ ہم جاتے کم از کم ہم ان کا مسئلہ آگے لے کر پٹتے۔

جناب چیئر مین۔ اس طرف سے کچھ کتنا چاہیں گے؟

ڈاکٹر شیر الگن خان نیازی۔ میں یہ کتنا چاہوں گا کہ جو بعد میں انہوں نے احکامات صادر کئے ہیں وہ نہیں کرنے چاہئے تھے جب ایک بات طے ہو گئی تھی اور پروفیسر خورشید صاحب نے اور حافظ حسین احمد صاحب نے جو بات کی تھی اس کے ضمن میں نے کہہ دیا ہے کہ ہم تیار ہیں۔ اس کے بعد تقریر میں سوانے تنقید کرنے کے مجھے اور کوئی چیز نظر نہیں آتی جو کہ نہیں ہونی چاہئے۔ اور سوالوں کے ناظم کو ضائع کیا گیا ہے۔

POINT OF ORDER REPRODUCTION OF UNDER TRIAL M.Q.M.

SENATORS IN THE HOUSE

جناب چیئر مین۔ جی جناب پروفیسر خورشید احمد۔

پروفیسر خورشید احمد - جناب چیئرمین، ایک دوسرے مسئلے کے بارے میں آپ کے علم میں یہ بات لانا ہے کہ جس دن سے ہمارا یہ سیشن شروع ہوا ہے۔ مختلف سینئر آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروا رہے ہیں۔ ہمارے ان تین سینئروں کے بارے میں ایم کیو ایم سے جن کا تعلق ہے، جو کراچی میں زیر حراست ہیں ان کو ایوان میں لانے کا انتظام کیا جائے۔ کل کے اخبارات کے اندر یہ خبر بھی آئی ہے کہ اشتیاق اعمر صاحب کی طبیعت خراب ہے۔ ویسے بھی وہ ممبر بزرگ ہیں اور ۵۷ سال ان کی عمر ہے اور غالباً بیمار بھی ہیں لیکن شاید حالت ان کی زیادہ خراب ہے اخبارات کے ذریعے یہی معلوم ہو رہا ہے۔ میں جانتا ہوں گا، آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ صوبے کی حکومت سے بھی in touch میں اور یہاں پر وزیر قانون سے بھی، آپ نے کہا ہے کہ اس معاملے میں وہ ہمیں مطلع کریں گے کہ کیا پوزیشن ہے تو latest پوزیشن کیا ہے اور آیا وہ آج ہمارے اجلاس میں شرکت کے لئے آ رہے ہیں یا نہیں۔

جناب چیئرمین - لائسنس صاحب کچھ فرمائیں۔

سید اقبال حیدر - جناب چیئرمین، آپ نے بجا طور پر ان تین زیر حراست معزز سینئروں کے بارے میں چیف منسٹر صاحب سے بھی رابطہ کیا تھا، ہم نے بھی رابطہ کیا ہے۔ یہ بنیادی حقائق ہیں ان کی گرفتاری کسی حکومت کے احکامات کے تحت نہیں ہوئی تھی انہوں نے خود کورٹ میں جا کر اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کیا تھا اور ان کے خلاف متعدد مقدمات موجود تھے اس وقت ان کی custody کورٹ میں ہے۔ ہم ان کے ساتھ تعاون کریں گے۔ کہ اگر وہ اپیلیکیشن کورٹ میں دے دیں۔ کیونکہ کورٹ کے آرڈر کے بغیر نہ ماضی میں کبھی کسی بھی معزز رکن اسمبلی کو یا سینئر کو پیش کیا گیا ہے نہ قانون اس کی اجازت دیتا ہے کیونکہ ان کی custody اور تمام تر ان کی گرفتاری کے معاملات کے اوپر صرف اور صرف متعلقہ عدالت کو اختیار حاصل ہے۔ تو میری ان سے بھی درخواست ہے اس میں حکومت کی جانب سے ان کے اوپر کوئی پابندی نہیں لگانی گئی ہے کہ وہ نہ آئیں۔ اگر کورٹ انہیں اجازت دے گی تو ہم پورے طور پر تمام تر انتظامات کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب چیئرمین - آپ کو کوئی اعتراض ہوگا اگر کورٹ انہیں اجازت دے دے؟

سید اقبال حیدر - نہیں، اگر کورٹ انہیں اجازت دے گی تو ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا بلکہ ہم آپ کے ساتھ معاونت کریں گے کیونکہ ان کے یہاں آنے اور پھر فیڈرل گورنمنٹ میں یہاں پر، کیپٹل میں آنے کے بعد یہاں کے انتظامات کے لئے میں پورے طور پر تعاون کروں گا۔

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے، کوشش کرتے ہیں۔ آج پھر معلوم کر رہا ہوں۔ جی پروفیسر

پروفیسر خورشید احمد - یعنی آپ نے فرمایا کہ انہوں نے خود جا کر کے گرفتاری پیش کی ہے ہم نے انہیں گرفتار نہیں کیا یا حکومت نے گرفتار نہیں کیا۔ یعنی ایسے مواقع پر جب سیاسی موومنٹ ہو تو شاید ایسی چیزیں ہوتی ہیں۔ لیکن آپ نے ان کو جو گرفتار کیا ہے تو محض کوئی بھی شخص آپ کو کہے کہ ہمیں گرفتار کرو تو کیا آپ انہیں گرفتار کر لیں گے؟ ان کے خلاف کوئی نہ کوئی آپ نے پہلے مقدمہ دائر کیا ہوگا گورنمنٹ prosecutor ہوگی اس کی۔ اگر انہوں نے اپنے آپ کو جا کر عدالت میں پیش کیا ہے تو لازماً گورنمنٹ ایک پارٹی ہے۔

سید اقبال حیدر - گو کہ قانون کے مطابق ہر فرد جس کے خلاف مقدمہ ہے اس کو گرفتار ہونا چاہیئے۔ وہ ہمارے معزز رکن تھے ان کے لیڈر ملک میں نہیں ہیں۔ ہم اس ملک میں محاذ آرائی کی فضا کو کم سے کم رکھنا چاہتے ہیں۔ ہماری آج بھی یہ خواہش ہے کہ ایم کیو ایم کے ذمہ دار رہنماؤں کے ساتھ ہر معاملے پر بات ہو۔ ماسوا ان کیسز کے جو ہم کبھی بھی withdraw نہیں کریں گے کیونکہ کسی کے خلاف ہم نے withdraw نہیں کئے ہیں۔ سیاسی امور کے اوپر ہم آج بھی بات چیت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس سے پہلے بھی محترمہ وزیراعظم نے یہاں تک کہا کہ اگر سندھ کاسٹنڈل ہو سکتا ہے تو ہم تو اردو سپیکنگ کو چیف منسٹر بھی بنانے کو تیار ہیں۔ لیکن یہ مذاکرات کا راستہ۔ یہ افہام و تفہیم کی فضا کیلئے عمل نہیں ہے۔ آپ یقیناً ہمیں ہماری جانب سے ہماری حکومت کی جانب سے کوئی ایسی احتمال انگیزی یا کوئی انتہائی کارروائی یا کوئی ایسا غلط اقدام ہوا ہی نہیں تھا جس کی بنا پر انہوں نے کورٹ میں گرفتاری پیش کرنے کی احتجاجی مہم کا آغاز کیا۔ صرف وہ یہی مطالبہ کر رہے تھے کہ ہمارے خلاف کیسز واپس لو۔ ہم انہیں کہہ رہے تھے کہ ہم قانون اور آئین کے مطابق ایسا کوئی کام نہیں کریں گے۔ جس سے قانون کی خلاف ورزی ہو۔ سندھ میں سیاسی طور پر ہماری two third سے زیادہ اکثریت ہے اس کے باوجود ہم نے تعاون کی پیش کش کی کہ آئیے آپ بھی سندھ حکومت میں شامل ہوں۔ ہمارے ساتھ بیٹھیں کیونکہ آپ بھی ایک شہری آبادی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ آپ کی نمائندہ حیثیت کو ہم تسلیم کرتے ہیں۔ ہم سندھ کی دیہی اور شہری آبادی میں اتحاد اور امن و امان کی فضا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہم آج بھی ان سے کہتے ہیں اسی لئے میں نے کہا کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ صرف وہ قانون کی کارروائی پوری کر لیں وہ الیکشن کورٹ کے اندر دے دیں۔ کورٹ جوئی آرڈر کرتی ہے۔ باقی انتظامات کے لئے میں پوری ذمہ داری لیتا ہوں کہ یہاں پر ان کو رکھنے کے لئے سب جیل قرار دینے کے لئے یہاں پر ان کے تحفظ کے لئے جو بھی انتظامات ہوں گے جیسے ماضی میں ہوتا رہا ہے جیسے کہ ماضی میں آصف زرداری آنے اور ہمارے مسرور احسن آنے تو ان کے لئے جو

اظہارات کرتے ہیں قانون کے مطابق ہم وہ تمام کارروائی کریں گے صرف ایکشن آپ ان سے دلوادیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب، سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز۔ جناب چیئرمین، جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کراچی کی situation جو ہے وہ بدستور بہت تشویشناک ہے اور اس سلسلے میں جو اپوزیشن کے ممبران ہیں ان کی یہ خواہش ہے کہ سینٹ اس مسئلے پر بحث کرے۔ اگر حکومتی بیج اتفاق کریں تو اتوار کا دن اسکے لئے مخصوص کیا جائے۔ تاکہ اس پر تفصیلی بات ہو۔

جناب چیئرمین۔ چلیں اس کو آخر میں سوچ لیں گے، بعد میں لیں گے۔ اس طرح کریں کہ

We will take up آپ سوچ لیں بعد میں۔

QUESTIONS AND ANSWERS

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ جناب والا آپ رول ۱۴ ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں notice of

admission of question ہے

No question shall be placed on the list of questions for answer until 8 clear days have expired from the day when notice of admission of the question by the Chairman was given through the Secretary to the Minister or the member to whom it is addressed.

اس رول کے بعد یہ ضروری ہوتا ہے کہ منسٹری کو یا منسٹر کو جس نے reply کرنا ہے سینٹ سیکرٹریٹ سے آٹھ دن ملنے چاہئیں۔ آپ ملاحظہ فرمائیں۔ آپ آج کی لسٹ ساری کی ساری دیکھ لیں میں حیران ہوا ہوں کہ یہ سینٹ کے سیکرٹریٹ کی کوتاہی میرا کن حد تک۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ تو پھر میں کیا کروں۔ آپ مجھے بتائیں، ڈاکٹر صاحب مجھے یہ بتائیں کہ اگر

President صاحب کا حکم موصول ہو۔ اگر مجھے let us say کہ ۲۸ کو یا ۲۹ کو تو میں کیا کروں۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ آپ next rota day کو لیں۔

جناب چیئرمین - نہیں، کیا ۲ تاریخ کو کوئی question hour نہیں۔

ڈاکٹر شیر افغان خان نیازی - جناب والا، آپ کے پاس next rota day جب آنے گا۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین - نہیں next rota day آنے گا لیکن ۲ تاریخ کو میں کیا کروں؟

ڈاکٹر شیر افغان خان نیازی - جناب والا، پارلیمانی روایات میں آپ یہ دے ہی نہیں سکتے آپ

rota day پر لاہی نہیں سکتے۔

جناب چیئرمین - نہیں، میں نے ہی سوچا کہ اگر آپ کو کسی پر اعتراض ہے۔۔۔۔۔

ڈاکٹر شیر افغان خان نیازی - یہ آپ کی ذمہ داری میں کمزوری ہے۔

جناب چیئرمین - نہ میری ذمہ داری تو یہی ہے کہ آپ کو۔۔۔۔۔

ڈاکٹر شیر افغان خان نیازی - آپ کے سیکرٹریٹ کی ٹالہی ہے۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین - بھئی ٹھیک ہے ٹالہی ہے۔ کیا کریں۔ اگر ۲۸ کو حکم ملتا ہے تو وہ کیا

کریں۔

ڈاکٹر شیر افغان خان نیازی - میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کو bully کرنے کے لیے ایک

intrigue ہے۔

جناب چیئرمین - اگر آپ کو کوئی زیادہ وقت چاہیے تو میں زیادہ وقت دینے کو تیار ہوں۔

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: That is all.

جناب چیئرمین - O.K. - (مذاقت) - نہیں ٹھیک ہے کوئی بات نہیں - please, please

اب اسی پر بحث ہو جانے گی - میں next question۔۔۔۔۔

(مذاقت)

ڈاکٹر شیر افغان خان نیازی - میں نے آج ۱۴ سوالات کے جوابات دینے ہیں ان میں ۱۲

questions ایسے ہیں جن میں صرف ۲ دن دینے گئے ہیں - آپ ملاحظہ فرمائیں کہ جس question کو

answer کرنے کے لئے جو اتنے بڑے سوالات ہیں ۲۰ دن دینے گئے ہیں یہ قانون و قاعدہ کے خلاف ہے۔

سینٹ سیکرٹریٹ میں کسی نے تکلیف نہیں فرمائی کہ ۸ دن ضروری ہیں اس کو rota day پر لانے کے لئے

اور توقع یہ کرتے ہیں۔۔۔۔۔ یہاں الزام لگایا جاتا ہے کہ جناب والا، وزراء، نا اہل ہیں وہ ہوم ورک نہیں

کرتے وہ آتے نہیں ہیں۔ آج میں نے محسوس کیا ہے کہ یہ سینٹ سیکرٹریٹ نا اہل ہے یہ گورنٹ کو خراب کرنے کے لئے ساری صورت حال پیش کر رہا ہے۔ اب میں ترتیب سے آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔ جناب یہ بہت اہم بات ہے۔ سوال نمبر ۶۱ ہے۔ آپ اپنے پپر پر دیکھیں۔ یہ ۲۰ اپریل ۱۹۹۳ کو۔۔۔۔۔ (مداخلت)

جناب چیئرمین - نہیں، آپ کا یہ کتنا صحیح ہے ہم نوٹ کرتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - جناب والا، آپ سوال نمبر نوٹ فرمائیں۔

جناب چیئرمین - نہیں، مجھے معلوم ہے 'I explain to you' ہوا کیا ہے۔ آپ سن تو لیں کہ کیا بات ہوئی ہے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - یہ تو ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اور حقیقت میں میں سمجھتا ہوں یہ آپ دیکھتے ہی نہیں ہیں۔ اسلئے تو ہر روز کہتے ہیں کہ آپ ہوم ورک کر کے آئیں۔ میں اس کی مثال دینا چاہتا تھا۔

جناب چیئرمین - میری عرض تو سن لیں ڈاکٹر صاحب، میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔ آپ کی بات درست ہے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - نہیں ایک اور بات اس میں تھی اگر۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین - وہ بھی بتادیں وہ کیا بات تھی۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - جناب، وہ سن لیں آپ simple سوالوں پر نہ جائیں۔ ان کے material کو دیکھیں۔ اب ایسا material ہے یہ کہ تمام آرمی کی پیرا مٹری فورسز یا اپنی کنسٹیبلری ہے۔ بلوچستان کی فورسز ہیں اور ان کے بارے میں انہوں نے یہ information دینی ہے اس کے لئے ڈیڑھ دن دیا گیا ہے۔ اب اس میں سے فرنٹیر فورس، فرنٹیر کور سے معلومات حاصل کرنی ہیں ڈیڑھ دن میں۔ How is it possible? اب مٹری ہسپتال اور کبائٹڈ مٹری ہسپتال کی informations پہنچ چکی ہیں۔ اس میں PIA کی ہیں۔ میں اگر آپ کو وہ سوالات دکھلاؤں جن کے لئے بڑی محنت کرنی پڑتی ہے اور کم از کم ۸ دن میں بڑی مشکل سے معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا۔ انہوں نے کیا کیا ہے۔ یہ ۲۰ تاریخ کو بعد از دوپہر انہوں نے بھیجی ہے۔ یکم کو یعنی ہے۔ ۲ تاریخ کو ایک قسم کا کام شروع ہوا۔ ۲ کو کہتے ہیں کہ آپ جواب دیں گے۔ اور آپ ۵ کو نکالیں گے۔ یہ کیا مسئلہ ہے۔ اس میں تو جناب چیئرمین آپ نے خود نہیں دیکھا ان کو۔۔۔۔۔

جناب چیئر مین - آپ عرض تو سن لیں۔ ہوتا یہ ہے جی کہ آپ رول ۲۹ دیکھیں۔

Not less than thirteen clear days' notice of a question shall be given unless the Chairman, with the consent of the Minister concerned, allows a question to be asked at shorter notice

ہم کرتے یہ ہیں کہ جب ہمارے پاس سوالات آ جاتے ہیں ہم اسکا نوٹس دیتے ہیں۔ اب ہوتا یہ ہے کہ جو سوالات جاتے ہیں وہ admitted question ہوتے ہیں۔ لیکن آپ کی بات صحیح ہے کہ اسکے بعد ایک دوبارہ نوٹس دیا جاتا ہے کہ رول ۱۵ کے تحت کہ ۸ دن کا نوٹس ہوتا ہے کہ یہ admit ہو گیا ہے حالانکہ ضرورت کوئی نہیں۔ اب ہوا یہ ہے کہ صدر صاحب نے سیشن summon کیا ۲ تاریخ کو وہ اطلاع پہلے تھی لیکن باقاعدہ ان کا اعلان جو تھا وہ ہمیں موصول ہوا ۲ دن پہلے یا ۳ دن پہلے۔ تو ہمارے پاس وقت نہیں تھا چونکہ ہم admitted نوٹس اس وقت دیتے ہیں جب صدر صاحب کا حکم موصول ہو جاتا ہے۔ ہمارے پاس وقت نہیں میں نے کہا کہ بھائی questions ہم لسٹ پر لے آتے ہیں اگر کسی کو اعتراض ہوگا کہ ٹائم نہیں ہے تو ہم اس کو ٹائم دے دیں گے۔ اسی لئے جب کسی نے اعتراض کیا تو میں نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ میں نے سمجھیک ہے ان کو وقت چاہیئے لیکن اگر آپ کو کوئی دقت ہے جواب دینے میں ہم defer کر دیں گے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - میں سوالات کے جوابات لے آیا ہوں۔ آپ سمجھنے کی کوشش

کریں۔ آپ اس کا مسئلہ دوسرے پر ڈالنے کی کوشش نہ کریں۔ - This is height of inability

They do take care of these rules

جناب چیئر مین - صدر صاحب کا حکم ہمیں موصول ہوا ہے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - نہیں پریذیڈنٹ صاحب کا حکم ابھی جگہ پر ہے۔

جناب شہزاد گل - نہیں میں بحث نہیں کرتا صرف ایک گزارش کر رہا ہوں، آپ کی اجازت

سے۔ جناب والا یہ جو question آج table پر رکھا گیا اس میں نہ شیر انگن خان صاحب کا کوئی نام ہے نہ اس کے محلے کے متعلق کوئی سوال ہے پتہ نہیں کہ یہ بات انہوں نے کہاں سے شروع کی۔ پشتو میں محاورہ ہے۔۔۔۔۔

جناب چیئر مین - ان کا کوئی آج سوال جواب نہیں ہے تو پھر ڈاکٹر صاحب کیا problem

ہے آپ کو۔۔۔

جناب شہزاد گل۔ کس محکمے سے متعلق یہ بات کر رہے ہیں۔ (مدافعت)

جناب چیئرمین۔ بہر حال اس بحث کو ختم کرتے ہیں۔ اگر کسی کو بھی اعتراض ہے۔

جناب شہزاد گل۔ پشتو میں ایک محاورہ ہے کہ کوئی اس کو شریفوں میں شمار نہیں کرتا اور

وہ کہتا ہے کہ میری شادی نواب کے گھر ہو۔۔۔۔۔

(مدافعت)

جناب چیئرمین۔ اس بحث میں پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر کسی کو اعتراض ہے

کہ جی مجھے time توڑا ملا ہے we will give him more time۔ ٹھیک ہے

جناب شفقت محمود۔ جناب والا یہ سوال کے time کی بات ہے یہ اصول کی بات ہے۔

It is not a question of Dr. Sher Afgan having to answer a question. He is raising a question of principle. The rule says that a certain number of.....

جناب چیئرمین۔ شفقت صاحب you see the rule میں نے آپ کو بتایا کہ جو ہم

سوالات سمجھتے ہیں they are all admitted questions یعنی اگر کوئی question admit نہیں ہوتا وہ

بھیجا ہی نہیں جاتا۔ according to my information what is happening is as a matter of

practice کہ دو نوٹس بھیجے جاتے ہیں۔ ایک پہلے نوٹس بھیجا جاتا ہے the moment a question is

received and this is admitted question اور پھر دوبارہ نوٹس 41 under rule دیا جاتا ہے۔ جب

دوبارہ دیا جاتا ہے وہ اس وقت دیا جاتا ہے جب session call ہو جاتا ہے ان کو بتایا جاتا ہے کہ یہ

----session

ڈاکٹر شیر افغن خان نیازی۔ جناب والا آپ '++++++' بات نہیں ہے 8 clear

from the date of delivery to the Minister of the concerned ministry days پابنائیں

جناب چیئرمین۔ جی جناب پوائنٹ آف آرڈر۔

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, the words used by the

honourable Minister are unparliamentary and he should not use these words. These

words should be expunged.

محکم جناب چیئرمین الاء حذف کئے گئے۔

Mr. Chairman: O.K. these remarks are expunged.

(interruptions)

جناب چیئرمین۔ دوسرا نوٹس ۲۸ کو گیا ہے۔۔

جناب سرتاج عزیز۔ پہلا کب گیا تھا۔

جناب چیئرمین۔ پہلا تو بہت پہلے چلا گیا تھا۔

جناب سرتاج عزیز۔ وہ انہوں نے کیوں نہ process کیا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ (مداخلت) آپ حیران ہوں گے جو میرے پاس ۱۴ سوالات ہیں defence کے اور ریلوے کے۔ میرے پاس ۱۴ سوال ہیں ان میں سے ۱۱ ایسے ہیں جو ۲۰ کو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ وہ چیک کریں کہ جی کون سے ہیں یہ مجھے کہہ رہے ہیں ۲۸ کو گئے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ سوال نمبر ۶۱

جناب چیئرمین۔ چیک کریں جی سوال نمبر ۶۱

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ۹۳-۳۰-۲۰ کو یہ Ministry کو دینے گئے اور ۹۳-۵-۲ کو جمع کروانے گئے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں originally کب نوٹس موصول ہوا اس کا۔

جناب ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ originally کی کیا بات ہے۔

جناب چیئرمین۔ یعنی under Rule 39

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: No, under Rule 41, requirement is, whether they were agreed by you or not.

جناب چیئرمین۔ نہیں اگر شروع میں admitted گئے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ سر آپ اس کو پارلیمانی روایت۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ نہیں۔ ڈاکٹر صاحب میں آپ کی بات سے اختلاف نہیں کرتا ہوں اگر

آپ آج بھی کہیں کہ اس کا نوٹس کم ہے I will give you more time

ڈاکٹر شیرانگلن خان نیازی۔ سر آپ ہم سے اس مسئلے پر بات کریں۔

جناب چیئرمین۔ O.K. now please sit down Dr. Sahib۔ نہیں، پلیز اب میرا خیال ہے کہ اس میں مزید الجھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب والا مسئلہ کو حل کرنے کے لیے میں عرض کروں گا کہ مستقبل کے بارے میں کم از کم یہ بات طے ہو جانے کہ جو بھی first notice ہو گا وہی نوٹس شمار کیا جانے گا اور چونکہ آپ نے تو پورے سال کا ہیڈول دے دیا ہے تو اس لیے اس ہیڈول کو سامنے رکھتے ہوئے سینٹ سیکرٹریٹ کی ذمہ داری ہو گی کہ جو scheduled date ہے اس سے آٹھ دن پہلے reminder بھیجے اس سے مسئلہ حل ہو جانے گا۔ رول ہم نے پڑھ لیے ہیں ہم نے ہی بنائے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ اس میں procedure یہ ہے پروفیسر صاحب۔ کہ دیکھیں یہ ہمیں نوٹس آیا ہے گورنمنٹ کی جانب سے For the provisional allotment of days for transaction of Government and Private Members' business یہ ۲۸ تاریخ کو جاری ہوتا ہے گورنمنٹ کی جانب سے۔ وہ جب جاری ہوتا ہے کہ جب صدر صاحب سے آرڈر آنے اس کے بعد ہم قاعدہ ۴۱ کا نوٹس جاری کرتے ہیں اور یہ صحیح بات ہے آپ کی کہ ابھی تک یہ procedure جو ہے اس کے مطابق ملنا چاہیے and this was a decision taken کہ چونکہ اس کے بغیر کیا کریں کیونکہ question hour ہی نہیں ہو گا تو میں نے سوچا کہ اگر آپ کو وقت چاہیے تو اس کے باوجود دے دیں گے تو اس میں تو کوئی بات نہیں۔ اگر آج بھی آپ کو ناہم نہیں ملا تیاری کرنے کے لئے تو ہم آپ کو اور دے دیتے ہیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ میں آپ کی بات کی تائید کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بات clear ہو جانی چاہیئے فاضل وزیر صاحب یہ سمجھ رہے ہیں کہ ۸ دن کا نوٹس انہیں دوسرا نوٹس ہونا چاہیئے ان کا ۸ دن کا نوٹس پہلے نوٹس سے treat ہو گا ان کو تیار ہونا چاہیئے کہ جب بھی ہماری باری آنے گی کہ جب گورنمنٹ intimate کرے گی کہ جواب لال دن دینا ہے۔ اس سے پہلے جواب تیار ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ بہر حال اس کو میں examine بھی کر لیتا ہوں اور کوئی ambiguity ہے اس کو سیدھا بھی کر دیتے ہیں۔

جناب مسرتاج عزیز۔ جناب مینٹری کا حق ہے کہ جب وہ ۱۲ دن پہلے نوٹس دیتے ہیں تو اس کا جواب آنے۔ یہ سن کرتے ہیں session day سے اور یہ تین چار دن دیتے ہیں کہ ۸ دن پورے نہ ہوں۔ یا تو یہ رول بنے کہ سیشن سن کرنے سے پہلے دس دن کا نوٹس دیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں کچھ notices کی language میں کوئی problem ہے

I will look into it myself' because the questions are already admitted. Then the

Ministry should know that they have been admitted, they should be ready.

نوٹس مل جانے گا۔

جناب سرتاج عزیز۔ آپ ۲۹ اور ۱۴ کو club کریں اور ۲۹ کا نوٹس کر دیں 'that should

- be enough for them'

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی۔ لائسنس سے بیٹھ کر finalize ہو سکتا ہے۔ جی جناب

چوہدری شجاعت صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا یہ ویسے ہی بات کا ہتنگز بنانے کی کوشش کر رہے

ہیں اگر figure کی بات کرنی ہے اور date کی بات کرنی ہے تو پھر اگلے سوال کا بھی نمبر لکھ لیں ۶۲ اور ۶۳

جو ایک مہینہ پہلے ان کے گھر گئے تھے اور ابھی جواب میں لکھا گیا ہے کہ reply receive نہیں ہوا تو یہ

میش بندی کر رہے ہیں اگلے سوالوں کی کہ جو آنے والے ہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ یہ بالکل غلط بات ہے کہ

ایک ایک مہینے سے سوال ان کی منسٹری میں پڑے ہوئے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کے جواب موصول

نہیں ہوئے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب خالد کھرل صاحب۔

جناب خالد احمد کھرل۔ جناب میں کاغذ رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے سوالوں کے

جواب میں دینے کے لئے یہاں خود موجود ہوں میں انشاء اللہ آپ کے سوالوں کا جواب دوں گا۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب منظور چکی صاحب۔ سوال نمبر ۶۰۔

60* Mr. Manzoor Ahmed Gichki: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the number of officers working in O.M.G. as Section Officers under section 10 of Civil Servants Act, 1973, belonging to Balochistan Province, indicating also their names, grades, designation, date of joining the service and present posting; and

(b) the number of officers who were appointed by transfer on deputation

under the quota allocated for Balochistan Province, in the light of P.M's directive?

Syed Iqbal Haider: (a) Nine (9) officers of Balochistan Province are working as Section Officers under Section 10 of civil Servants Act, 1973. Details are given at Annex-1.

(b) No specific directive in this regard has been received.

Annexure-1

**LIST OF SECTION OFFICERS WORKING UNDER SECTION 10
HAVING BALUCHISTAN DOMICILE**

S. No.	Name of Officers	Grade	Designation	Date of joining	Present posting
1.	Mr. Muhammad Tariq Saeed Hashmi	18	Under Secy. Govt. of Balochistan.	16-4-1989	Section Officer, M/o Water and Power.
2.	Dr. Ifikhar Ahmad	17	Veterinary Officer, Govt. of Balochistan.	7-6-1989	Section Officer, M/o Industries.
3.	Mr. Ruhail M Baloch	17	Section Officer, Govt. of Balochistan.	19-3-1990	Section Officer, Planning & Development Division.
4.	Mr. Muhammad Idrees	17	Research Officer, M/o Local Govt. & Rural Development.	28-3-1991	Section Officer, Central Zakat Administration.
5.	Mr. Rozi Khan Tareen	17	Assistant Commissioner Govt. of Balochistan	26-9-1991	Deputy Director, Prime Minister's Inspection Commission, Islamabad.
6.	Mirza Muhammad Sanaul Haq	17	Intelligence Officer, Dte. Genl. ISI.	29-9-1991	Section Officer, M/o Industries.
7.	Mr. Abdul Rasheed	17	Assistant Director Dte. Genl. of Registration, M/o Interior.	6-11-1991	Section Officer, Planning & Development Division.
8.	Mr. M. Afiah Khan	17	Deputy Director, National Council of Social Welfare, Special Education & Social Welfare Division.	15-4-1992	Section Officer, Food & Agriculture Division.
9.	Mr. Abdul Majeed Khan Rind	18	Manager Commercial, Agricultural Marketing & Storage Limited, Ministry of Finance.	18-7-1992	Section Officer, Ministry of Women Development.

جناب چیئرمین۔ کوئی سلیمنٹری؛

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا میں 'یہ پوچھنا چاہوں گا کہ پنجاب اور سرحد سے کتنے ملازمین

deputation پر مرکز میں بھیجے گئے ہیں؟ This is my supplementary.

Mr. Chairman: Minister for Law, please.

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین میں آپ کی توجہ ان کے سوال کی طرف مبذول کرا رہا ہوں انہوں نے اپنا سوال صرف بلوچستان تک محدود رکھا ہے اور اس میں لکھا ہے belonging to Balochistan Province indicating also their names, grades, designation, date of joining of service and present posting. اس میں بھی صرف انہوں نے بلوچستان کا ذکر کیا ہے ابھی باقی تینوں صوبوں کی کیا صورتحال ہے اس کے لئے تو ایک طویل detail درکار ہے۔ کاش! کہ یہ اپنے سلیمنٹری کا جو جواب مانگ رہے ہیں ان کو بھی حصہ بنالیں کہ پنجاب کا کتنا ہو گا سندھ کا کتنا ہو گا فرٹیر کا کیا ہے؟ اس میں انہوں نے اپنا سوال تو رکھا ہے بلوچستان تک محدود اور بات کر رہے ہیں پنجاب کی۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب منظور گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا جب ہم سوال دیتے ہیں۔ تو ہمارے ذہن میں اس کے سلیمنٹری ہوتے ہیں ہم ویسے ہی سوال نہیں دیتے۔ کیا معلومات کے لئے منسٹر کے پاس جانیں گے کہ جی معلومات ہمیں فراہم کی جائیں؟ ہم جب سوال دیتے ہیں تو ہمارے ذہن میں چار پانچ سلیمنٹری ہوتے ہیں exactly یہ بالکل related question ہے کہ دوسرے صوبوں سے کتنے deputation پر مرکز میں آنے ہیں اور یہ بھی related ہے کہ مرکز سے کتنے particular صوبے میں بھیجے جاتے ہیں یہ کوئی اس سے الگ چیزیں نہیں ہوتیں۔ اگر وزیر موصوف کے پاس ان کی لسٹ نہیں ہے تو وہ کسی اور وقت ہمیں بتا سکتے ہیں۔ لیکن یہ کہنا کہ اس سے کوئی رشتہ نہیں ہے اس سوال کا میں سمجھتا ہوں کہ It is not fair...

جناب چیئرمین۔ جی وزیر قانون صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ معزز رکن کو آج پورا احساس ہو گا کہ یہ تمام تر معلومات مختلف صوبوں کی حاصل کرنے میں کتنا وقت لگتا ہے۔ ضمنی سوال جو ہے وہ related ہونا چاہئے main سوال سے۔ اگر آپ باقی تفصیل مانگنا چاہتے ہیں ضرور آپ سوال اسی طرح پوچھنا چاہئے کہ تمام صوبوں سے کتنے deputation پر ہیں اور پھر ضمنی بھی میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ پھر آپ اس پر ضمنی کر دیں کہ جناب

بلوچستان سے اتنی کم کیوں نمائندگی ہے۔ ایک بلوچستان میں اصلی cadre کے لوگوں کو کیوں نہیں آپ نے رکھا ہے اس طرح کے ضمنی تو بجا ہیں لیکن آپ بات کریں بلوچستان کی اور سوال پوچھیں بلوچستان کا وہ بات ذرا بنتی نہیں۔

جناب چیئرمین۔ تو آپ Fresh notice چاہتے ہیں؟

سید اقبال حیدر۔ جی دوبارہ دے دیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب راجہ ظفر الحق صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ کیا وزیر موصوف اس سے اتفاق کریں گے کہ صوبوں سے جو افسر سنٹرل گورنمنٹ میں لائے جاتے ہیں ان کی تعلیم ان کی specialization ان کا جو شعبہ ہے اسی کے مطابق فیڈرل گورنمنٹ میں لایا جائے۔ مثلاً نمبر ۲ کے اوپر ہے ڈاکٹر افتخار احمد یہ veterinary ڈاکٹر ہیں ان کو سیکشن آفسر Ministry of industries میں لگا دیا گیا ہے اسی طریقے سے نمبر ۶ پر مرزا محمد ثناء الحق ہیں یہ Directorate General آئی ایس آئی کے Intelligence Officer ہیں ان کو بھی Ministry of Industry میں لگا دیا گیا ہے ان دونوں کا کوئی ربط معلوم نہیں ہوتا۔ یا تو کوئی jumping round ہے جو وہاں سے افسر اٹھا کر یہاں پر لگا دینے جاتے ہیں لیکن ان کے مطابق میرا خیال ہے کہ انہیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب وزیر قانون صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ معزز رکن کی تجویز تو بجا ہے لیکن رولز کے اندر ایسی کوئی پابندی نہیں ہے کہ ان کو نہیں لگایا جاسکتا اور جس جس محکمے کی جو ضروریات ہوتی ہیں اس کے مطابق لوگوں کو لگایا جاتا ہے اور زیادہ تر جو تقرریاں ہوتی ہیں جن کے اوپر میرے معزز رکن نے اعتراض کیا ہے وہ ۱۹۹۱ اور ۱۹۹۲ کی ہیں۔ ۱۹۸۹ میں ایک ہی ہے

جناب چیئرمین۔ جی حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ جناب میرا یہ سوال ہے کہ کسی صوبائی ملازم کو مرکز میں آنے کے لیے

کیا طریقہ اپنانا چاہیے

جناب چیئرمین۔ جی وزیر قانون صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ ایسے حربے ان سے پوچھیں جو کرتے ہیں ہمیں معلوم نہیں

جناب چیئرمین - اگلا سوال نمبر ۶۱ پروفیسر خورشید احمد صاحب

*61. Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) whether it is a fact that families, including parents, of officers and members of the civilian staff working in the Armed Forces Headquarters/Units and CMA, etc., and paid from the Defence Estimates are not entitled to received free medical treatment at combined Military Hospitals and Military Hospitals; if so, whether there is any proposal under consideration of the Government to provide free medical treatment to them, if not, its reasons; and

(b) whether it is also a fact that after their retirement the above said employees are not entitled to received free medical treatment at Government expenses in Combined Military Hospitals and Military Hospitals; if so, the steps taken by the Government to extend free medical treatment to these employees and their families including parents after their retirement?

Mr. Aftab Shaban Mirani: The information is being collected and will be placed before the House on next rota day.

جناب چیئرمین - ضمنی سوال -

پروفیسر خورشید احمد - جواب نہیں آیا۔

جناب چیئرمین - جواب نہیں آیا - ڈیفنس منسٹر کہاں ہیں - اس کا نوٹس کب گیا ہے

چیک کریں؟

پروفیسر خورشید احمد - میں نے ۲ مارچ کو سوال بھیجا تھا اس پر ذرا غور کریں - اس کا حل

یہی ہے کہ پلانٹس جو ہے وہی نوٹس دیکھو اور دوسرا نوٹس خیزول دیکھ کر -----

Mr. Chairman: This is because, what it appears to me is

کہ قاعدہ 39 کے تحت تمام questions جو ہیں admitted or not admitted سارے چلے جاتے ہیں but the presumption appears to be under the rules کہ جی تمام جو سوال آتے ہیں ہم بھیج دیں اس

کے بعد جو admit ہوتے ہیں ان کانوں لیا جانے لیکن ہمارا جو طریقہ کار ہے وہ یہ ہے ہم بھیجیں ہی admitted questions تاکہ اس پر مشکل ہی نہ پیش آئے that the Ministry know کہ جی یہ سوال admitted ہیں اور جب اجلاس ہوگا تو call ہو جائے گا۔ they should know so I think we can avoid confusion. It is actually..... وہ یہ کہ ہم یہ دے رہے ہیں دوبارہ ہم قاعدہ ۴۱ کا دیں گے۔ اس لیے confusion آتا ہے حالانکہ جو ہم بھیجتے ہیں they are all admitted

چوہدری محمد انور بھنڈر - جناب اس میں یہی تھا کہ سوال کانوں آیا اس کے بعد examine ہوا آپ کے پیش ہوا آپ نے admit فرمایا اس کانوں دفتر کو چلا گیا۔

Mr. Chairman: Quite right, so we don't have to issue two notices .

If the honourable Law Minister and the Leader of the House and other agreed What we can do is, to issue a notice as soon as we receive a question . It will first be admitted or not admitted and only those question should be sent which are admitted and the Ministry should know that as soon as the session is called it would be taken up at any time . Is it acceptable.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi : It is a fact that either amendment is...

جناب چیئرمین - Remove نہیں کریں گے۔ Law Minister صاحب اس پر ذرا غور کر

لیں۔۔۔

سید اقبال حیدر - اس کو بعد میں بینہ کر طے کر لیں گے۔ سیشن کے بعد - we will

resolve this. We have to resolve.

جناب چیئرمین۔ جی جناب منظور گلگی صاحب۔

جناب منظور احمد گلگی۔ جناب میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ procedure آپ adopt کریں گے تو یہ تو Rule 39 کے تحت کریں گے۔ اس کا مطلب یہ ہو گیا کہ ام جو ہے اس کی تو کوئی حیثیت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ام یہ کہتا ہے کہ admitted جو questions ہیں 'as I said' یہ بھی میں ان سے discuss کر لوں گا۔ ام یہ presume کرتا ہے ہے آپ admitted questions کے ملحد و

نوش دیں گے لیکن اگر پاہیں admitted questions کے دیں تو پھر اس کی کیا ضرورت ہے؟ cover جاتا ہے ناں۔

جناب منظور احمد گچکی - reminder type کی چیز ہوتی ہے جی ۴ میں۔

جناب چیئرمین - بہر حال یہ بد میں کریں گے I do not want to get into debate آپ سے بیٹھ کر طے کر لیں گے۔ اگر ضرورت پڑی amendment کی تو amendment کر لیں گے۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: It is an essential thing which is required.

Mr. Chairman: You see, what we will do is, Mr. Sher Afgan, to resolve this problem, we will have a meeting.

اور اگر آپ محسوس کریں کہ rule amend کرنے ہیں تو amend کر لیں گے۔

جناب گلزار احمد خان - جناب میں آپ کی توجہ اس سوال کی انگریزی پر دلانا چاہتا ہوں۔ یہاں پر میسج کہ شیر انگل صاحب نے کہا ہے کہ سیکریٹریٹ جو ہے لاہور ایسی سے کام لے رہا ہے تو اس میں paid from the Defence Estimates are not received لکھا ہوا ہے۔ میں پتہ کر سکتا ہوں entitled to receive free medical treatment at Combined Military Hospitals, to receive ہونا چاہیے تھا۔

جناب چیئرمین - to receive بالکل ٹھیک ہے۔ کہاں ہے جی؟

جناب گلزار احمد خان - دوسرے پیرے میں بھی received لکھا ہے میرا مقصد ہے کہ اتنی لاہور ایسی سے یہ printing ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین - مطلب ہے انگریزی غلط ہے۔ ٹھیک ہے۔ تو یہ printing والوں کی بھی غلطی ہو سکتی ہے۔ سیکریٹریٹ تو بھیج دیتا ہے۔ printing وہ کرتے ہیں۔

جناب گلزار احمد خان - میں نے یہ نہیں کہا کہ غلطی ہے؟ بہر حال ultimately یہ ذمہ داری سیکریٹریٹ پر عائد ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین - بالکل صحیح ہے جی۔ Next question No. 62, Ch. Shujaat Hussain

62 *Ch. Shujaat Hussain: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) whether it is a fact that previous government had sanctioned a grant of R s. 300,000 for the berieved family of a Lahore based Journalist, Mr. Tariq Ismail; and

(b) whether it is also a fact that an amount of Rs.100,000 was paid in August, 1993 to the family concerned, if so, the time by which remaining amount of Rs.200,000 will be paid to the berieved family?

Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal: Information is being collected and will be placed on the table of the House on next Rota Day.

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! یہ سوال اس ملک کے ایک نامور صحافی طارق اسماعیل کے متعلق ہے کہ جب فوت ہونے تو اس پر سابق وزیر اعظم نواز شریف نے تین لاکھ روپے ان کے بیوی بچوں کیلئے grant کے طور پر دیئے لیکن اسکے بعد government نے ایک لاکھ روپے تو ادا کر دیئے ہیں باقی دو لاکھ روپے ادا نہیں کئے اور کہا گیا ہے کہ اس کے متعلق information اکٹھی کی جا رہی ہے۔ مجھے یہ بتایا جانے کہ کون سی information اکٹھی کی جا رہی ہے؟ اگر انھیں خاص information پائیے تو وہ میرے پاس بھی ہے وہ بتائیں کونسی information نہیں ہے تاکہ میں انھیں وہ information provide کر دوں تاکہ وہ کل پرسوں اسے payment کر دیں۔

جناب چیئرمین۔ کیوں جناب خالد کھرل صاحب؟

جناب خالد احمد کھرل۔ جناب چیئرمین! یہ صحیح ہے کہ former Prime Minister Mr. Nawaz Sharif نے گئے تھے اور انھوں وہاں اعلان فرمایا تھا کہ میں تین لاکھ کی مالی امداد دیتا ہوں۔ جیسے چوہدری صاحب نے فرمایا! میں نے تمام محکمے کی تلاش کی ہے، ہر جگہ سے تلاش کی ہے کہ کہیں سے مجھے کوئی چیز مل جائے کہ کیا حکومت نے کوئی ادائیگی کی ہے؟ حکومت کی کسی ٹائل پر Prime Minister کے کوئی آرڈر موجود نہیں ہیں۔ سوائے اس کے کہ اخباری cuttings موجود ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ نواز شریف نے طارق اسماعیل کی بیوہ کو تین لاکھ روپے کی مالی امداد دی۔ ہو سکتا ہے انہوں نے اپنے resources سے دی ہو۔ ہماری لائیں اس وقت تک خاموش ہیں۔ اسی لئے میں نے کہا تھا کہ اس کی

information collect کر رہے ہیں اور further ہمیں information collect نہیں کرنی۔ کسی قائل پر کسی جگہ پر تین لاکھ کی مالی امداد کا کس پر ذکر نہیں ہے؟

جناب چیئرمین۔ یہی جواب اگر دے دیتے ہیں تو پھر بات ختم ہو جاتی ہے۔ جی چوہدری

شجاعت صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب اگت میں Prime Minister House کی طرف سے Joint Secretary نے یہ ایک لیٹر لکھا ہوا ہے میرے پاس لیٹر کا نمبر بھی ہے اور اس کے تحت ہی Prime Minister House نے یہ چیک نمبر بھی دیا گیا ہے۔ 21 اگست کو چیک issue کیا گیا ہے۔ بینک بھی بتایا گیا ہے۔ اس بینک کے ذریعے ایک لاکھ روپے کا چیک اس کی بھوکہ کو پوسٹ کیا ہوا ہے۔ اس کی کاپی جو ہے وہ غالباً Information Ministry میں بھیجی گئی ہے یا نہیں بھیجی گئی اس کا مجھے معلوم نہیں لیکن میرے پاس دونوں لیٹر موجود ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ان کو دے دیں تاکہ یہ trace کر سکیں۔

جناب خالد احمد کھرل۔ یہ جناب والا بڑا علم ہے۔ مجھے شک ہے کہ وہ قائل ہی پر انم منسٹر صاحب ساتھ لے گئے ہیں یا پچھلے منسٹر صاحب لے گئے ہیں۔ جناب چیئرمین میرے پاس ایسی کوئی قائل موجود نہیں ہے۔ میں Floor of the House پر یہ statement دے رہا ہوں جس میں کوئی ذکر اس گرانٹ کا یا کوئی noting اس میں نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ خالد صاحب آپ اس طرح کریں کہ یہ copies لیں اور پھر چیک کر

لیں کہ May be, it is being processed or was processed by the Prime Minister

Secretariat

چوہدری شجاعت حسین۔ جی میں assurance چاہوں گا کہ اگر یہ دونوں لیٹر درست پانے گئے تو پھر وہ اگے ہفتے payment کر دیں گے یا اگے ہفتے ہاؤس میں جا دیں گے کہ payment ہو سکتی ہے یا نہیں ہو سکتی۔

جناب چیئرمین۔ خالد صاحب آپ اس طرح کریں کہ یہ کاپیاں لیں اور ان کو check

کر لیں

Mr. Khalid Ahmed Khari: Right Sir, I will

Mr. Chairman: May be it is being processed or was processed

through Prime Minister's Secretariat.

Mr. Khalid Ahmed Kharl: I will do it right away, Sir.

چوہدری شجاعت حسین۔ میں یہ assurance چاہوں گا کہ اگر یہ دونوں letters درست پانے گئے تو یہ اگلے ہفتہ payment کر دیں گے یا اگلے ہفتہ ہاؤس میں جا دیں گے کہ payment ہو سکتی ہے یا نہیں۔

جناب چیئر مین۔ یہ آپ ان کو دے دیں۔ پھر ان سے پوچھیں گے۔ حافظ حسین احمد صاحب حافظ حسین احمد۔ کیا وزیر اطلاعات صاحب بیان فرمائیں گے کہ آپ کی حکومت طارق اسامیل کے ورثہ اور بیوہ کو کچھ امداد فراہم کرے گی۔ اور دو لاکھ کے لئے آپ کوشش کریں گے۔ اس کی یقین دہانی کراتے ہیں۔

جناب خالد احمد کھرل۔ جناب والا ۱۰ لاکھ کاٹل پر پچھلے وزیر اعلیٰ صاحب کا کوئی اس قسم کا حکم موجود ہوا تو ہم ضرور اس کو provide کریں گے۔

حافظ حسین احمد۔ دیکھیں۔ میں آپ کی حکومت سے کہہ رہا ہوں کہ اگر پہلے نہ بھی ہو تو کیا آپ اس پر ہمدردی سے غور کریں گے؟

جناب خالد احمد کھرل۔ جی، ہم ضرور اس پر ہمدردی سے غور کریں گے کیونکہ اس کے لئے ایک علیحدہ میڈیا لاونڈین آرگنائزیشن قائم کی گئی ہے اس میں سے ہم ضرور پیسے دیں گے۔

۶۳۔ جناب چیئر مین۔ اگلا سوال۔

Ch. Shujat Hussain: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the names and grades of the employees of the Pakistan Broadcasting Corporation who have not been given increment in accordance with their qualifications as was announced in the 1991-92 budget, and the time by which increments will be granted?

Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal: The requisite information is listed in annexures 'A' to 'D'.

ANNEX-A

**GOVERNMENT OF PAKISTAN
ESTABLISHMENT DIVISION**

**LIST OF FEDERAL GOVERNMENT OFFICERS SERVING WITH BALOCHISTAN
PROVINCIAL GOVERNMENT**

Balochistan Government

P. No.	S. No.	Name of Officer	BPS	Present Posting	Date	Domicile
District Management Group						
D 0051	1	Athar ul Zaman Khan Sherdil.	21	Chief Secretary, Balochistan Govt. Quetta.	09-09-91	Punjab
T 3358	1	Abdul Aziz Luni.	20	Chairman, Balochistan Dev. Authority, Quetta.	14-02-94	Balochistan
T 0093	2	Nadir Ali. Maj. (Retd.).	20	Commissioner, Makran Division, Balochistan.	10-05-93	Balochistan
T 0092	3	Mohammad Ashraf Nasir. Maj. (Retd.)	23	Secretary, Education Department, Balochistan, Quetta.	12-09-93	Balochistan

P. No.	S. No.	Name of Officer	RPS	Present Posting	Date	Domicile
T0001	4	Mohd Farid Durrani, Maj. (Retd.)	20	Secretary, Urban Plang. & Dev. Dept., Baluchistan, Quetta.	22-05-93	Baluchistan
T0003	5	Ali Raza, Maj. (Retd.)	20	Secretary, Information Department, Baluchistan Govt., Quetta.	12-08-93	Baluchistan
D0111	6	Ghous Uddin Ahmed	20	Secretary, Home Department, Quetta.	01-10-93	Baluchistan
T0009	7	Nayyar Agha	20	Commissioner, Quetta Division, Baluchistan.	11-08-93	Baluchistan
T0114	8	Mohammad Farooq Jang	20	Commissioner, Afghan Refugees Orgn., Quetta.	07-06-93	Baluchistan
T0122	1	Fariduddin Ahmed Zar, Capt. (Retd.)	10	Secretary, Industries and Commerce Dept., Baluchistan, Quetta.	03-02-94	Baluchistan
T0117	2	Mohammad Yunus Jaffar, Capt. (Retd.)	10	Commissioner, Sibbi Division, Baluchistan.	11-08-93	Baluchistan
T009	3	Niaz M. Khan Jaffar, Capt. (Retd.)	10	Secretary, Population Welfare Dept., Baluchistan, Quetta.	08-02-94	Baluchistan
T0120	4	Mohammad Yousuf Niaz, Capt. (Retd.)	10	Secretary, Finance Department, Baluchistan, Quetta.	12-09-93	Baluchistan
D0161	5	Khawaja M. Tariq	10	Commissioner, Naurabad Division, Naurabad.	19-02-94	Baluchistan
T0142	6	Abdul Rehman Turin, Capt. (Retd.)	10	O.S.D., S&GAD, Baluchistan, Quetta.	14-09-94	Baluchistan
D0173	7	Hafeez ur Rehman	10	O.S.D., S&GAD, Baluchistan, Quetta.	20-01-94	Punjab
T0197	8	Imran Afridi Cheema	10	Secretary, Livestock Department, Baluchistan, Quetta.	08-03-94	Punjab
D0101	9	Nasir Pervez	10	Addl. Secretary, Education Department, H.Q., Lahore.	05-09-92	Baluchistan
D0294	10	Haseem Rashid, Maj. (Retd.)	10	Secretary, Planning and Development Dept., Baluchistan, Quetta.	08-06-91	Punjab

P. No.	S. No.	Name of Officer	RPS	Present Posting	Date	Domicile
D0224	11	Ahmed Rukhsar Leher	19	Commissioner, Kalat Division, Baluchistan.	11-10-92	Baluchistan
D0219	12	Muhammad Juman	19	Additional Secretary, Planning and Development Dept., Baluchistan, Quetta.	28-12-93	SRI
D0253	13	Qayyum Nazir, Capt.	19	Director, Mineral Dev., Baluchistan.	05-04-94	Baluchistan
D0206	14	Sohail Humayun	19	Add. Secretary, Home Department, Quetta.	18-01-94	Punjab
D0245	15	Ijaz Ali Zaigham	19	Deputy Commissioner, Torbal, Baluchistan.	11-08-93	Punjab
D0235	16	Munir Ahmed	19	Secretary, Coastal Dev. and Fisheries Dept., Baluchistan, Quetta.	05-04-94	Baluchistan
D0114	1	M. Yousuf Durrani, Capt.	18	Deputy Secretary, Finance Dept., Quetta.	15-08-93	Baluchistan
D027	2	Nayyar Mahmood	18	Deputy Secretary, Urban Planning and Development, Baluchistan, Quetta.	19-02-94	SRI
D0900	3	Zafar Iqbal Qadir, Capt. (Retd.)	18	Deputy Commissioner, Quetta, Baluchistan.	17-01-94	Punjab
D0402	4	Javed Akhtar	18	Political Agent, Killa Saifullah, Baluchistan.	22-01-94	Punjab
D0457	5	Usman Ali	18	Deputy Secretary, Home Dept., Quetta.	18-09-93	Baluchistan
D0326	6	Pir Rukhsar Khan Jamali	18	Deputy Commissioner, Gwadar, Baluchistan.	11-12-93	Baluchistan
D0325	7	Khalid Mahmood	18	Municipal Commissioner, Municipal Committee, Quetta.	07-08-93	Baluchistan

P. No.	S. No.	Name of Officer	RPS	Present Posting	Date	Homecity
110521	8	Syed Iqbal Anwar Khatun	18	Deputy Commissioner, Bolan at Thakur, Balochistan.	11-08-93	Balochistan
110521	9	Arif Hussain	18	Deputy Secretary, Finance Dept., Quetta	12-01-94	Balochistan
110411	10	Muhammad Ali Khan, Capt (Retd)	18	Deputy Commissioner, Turbat, Balochistan.	29-05-93	Balochistan
110519	11	Ali Zaheer Hazara	18	Deputy Commissioner, Mastung, Balochistan	14-08-93	Balochistan
110561	12	Orya Maqbool Abbasi	18	Deputy Secretary, Health Dept., Quetta	11-10-93	Punjab
110576	13	Muhammad Abid Javed	18	Political Agent, Zhob, Balochistan	12-08-93	Punjab
110575	14	Tariq Rafique	18	Deputy Commissioner, Sibi, Balochistan.	11-08-93	Balochistan
110456	15	Muhammad Afzal, Capt	18	Deputy Commissioner, Lasbela, Balochistan.	11-08-93	Punjab
110451	16	Muzafer Mahmood	18	Political Agent, Chaghi, Balochistan	11-08-93	Punjab
110638	17	Sgt. Idr., Muhammad Irfan Idris	18	Deputy Commissioner, Pishin, Balochistan.	11-01-94	Punjab
110639	18	Sgt. Idr., Amjad Ali Taseer	18	Deputy Commissioner, Quetta, Balochistan.	20-08-93	Punjab
110475	19	Atta Muhammad Khan, Capt	18	Deputy Commissioner, Turbat, Balochistan.	21-10-92	Punjab
110489	20	Mohammad Ashraf	18	Deputy Commissioner, Musakhel, Balochistan.	12-08-93	Punjab
110489	21	Nasrullah Khan	18	Deputy Secretary, Finance Dept., Quetta	27-01-94	Punjab
110488	22	Sheikh Zia Ul Haq	18	Deputy Secretary, Zakat & S.W. Dept. Quetta	27-01-94	Punjab

P. No.	S. No.	Name of Officer	RPS	Present Posting	Date	Homecity
110507	23	Qasim Ahmed Warrach	18	Deputy Secretary, S.D. S.R.G.A.D. Quetta	10-08-93	Punjab
110521	24	Shfaqat U'r Rehman Rana	18	Deputy Commissioner, Barkhan, Balochistan.	25-01-94	Punjab
110525	25	Jawwar Rafique Malik	18	Deputy Secretary, Home Department, Quetta.	25-05-93	Punjab
110526	26	Mohammad Khan	18	Deputy Commissioner, Jafarabad, Balochistan.	22-01-94	Punjab
110528	27	Ahmad Bilal	18	Deputy Commissioner, Jhal Magsi, Balochistan	26-09-93	Punjab
110530	28	Fayad Hassan Fayad	18	Deputy Secretary to Chief Secretary, Quetta.	02-01-93	AJ&K
110524	29	Tahir Hussain	18	D.S. S & G.A.D., Balochistan, Quetta.	27-03-94	Punjab
110544	1	Dr. Ijaz Munir	17	Acting Deputy Secretary, Home Dept., Quetta.	08-03-94	Punjab
110546	2	Hariz Sher Ali	17	Asst. Commissioner, Kohlu, Balochistan	30-02-93	Punjab
110592	3	Dr. Tanveer Ahmad Qureshi	17	Assistant Commissioner Sotat Quetta, Balochistan.	27-08-93	NUT
110628	4	Dr. Akhtar Nazeer	17	Addl. Deputy Commissioner, Pishin, Balochistan	05-03-94	Punjab
110629	5	Waheed ud Din	17	Assistant Commissioner, Usta Muhammad, Balochistan	24-08-93	Punjab
110643	6	Sajid Siddique	17	At the Disposal of Commissioner, Naurabad Division, Balochistan.	05-01-94	Punjab
110649	7	M. Azhar Rauf	17	Asst. Commissioner, Kohlu, Balochistan	05-03-94	Punjab
110662	8	Zulfiqar Haider Khan	17	A.O. (UT), Quetta, Balochistan	01-02-93	Punjab

P No	S No	Name of Officer	BPS	Present Posting	Date	Domestic
Police Group						
P0001	1	Capt / Fa Masroon, Major (Retd)	20	IG (Officiating), Balochistan, Quetta.	09-08-93	NWFP
P0002	2	Sand Gharhar	20	DIG Quetta Range, Quetta Balochistan	08-01-94	Balochistan
P0003	1	Muhammad Nasrullah Khan	19	Officiating DMG Kalat Range Khuzdar Balochistan	12-10-92	Balochistan
P0004	2	Pervaz Rahim Raiput	19	DIG Special Branch FNTH Corruption PSTT Quetta	09-03-94	Balochistan
P0005	1	Zunddin Iqbal, Capt (Retd)	19	Acting DIG (HQ) Central Police Office Balochistan, Quetta.	23-08-93	Punjab
P0006	1	Muhammad Iqbal Qureshi	18	Acting DIG (Special Branch) Quetta Balochistan	21-08-93	Balochistan
P0007	2	Shariq Hasib Khan Banglewar	18	DIG (Officiating) Sibw Range, Quetta Balochistan	11-10-92	Balochistan
P0008	1	Atta Ullah Shah Gharsan	18	Acting DIG (Tech) Central Police Office Balochistan Quetta	21-10-92	Balochistan
P0009	4	Nasrullah Khan	18	Supdt of Police Nawabshah Balochistan	25-08-93	Balochistan
P0010	5	Riaz Ahmad	18	Supdt of Police Lasbela Balochistan	06-07-92	Balochistan
P0011	6	Abul Hussain Noikam	18	Supdt of Police Kalat, Balochistan	03-09-93	Balochistan
P0012	7	Kaleem Imam	18	Supdt Police S & G Quetta.	03-01-94	S (H)
P0013	1	Sardar Ali Khan	17	A.S.P.S.D.P.O. Quetta/Balochistan, Quetta.	12-02-94	NWFP
Secretariat Group						
P0014	1	Fateh Khan Khattak	22	Chairman Public Service Comm. Balochistan, Quetta.	31-03-93	Balochistan
S0001	1	Elahi Rukh Malghani	21	Director NIPA Quetta	24-08-91	Balochistan

P No	S No	Name of Officer	BPS	Present Posting	Date	Domestic
S0002	2	Muhammad Yunus Khan	21	Adl. Chief Secy (Coord) Chairman, Chief Minister's Inspection Team Quetta	22-03-93	Balochistan
R0001	1	Sararuddin Ahmed	20	Secretary Urban, Planning & Dev Deptt Balochistan Quetta	18-11-92	Balochistan
S0003	2	Rahim Khan	20	Member Balochistan Pub Service Commission, Quetta	02-12-86	Balochistan
S0004	3	M Tariq Janjua	20	Secretary Finance Deptt Balochistan Quetta.	01-09-92	Punjab
S0005	1	Ghulam Farooq Nausherwan	19	Director General F.G.A.R.D.A Agriculture Deptt. Balochistan Quetta.	13-08-93	Balochistan

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا اس میں کہا گیا ہے کہ Basic Pay Scale پر عمل نہیں کیا گیا۔ تو کیا ان کو کہہ نہیں سکتے کہ اس پر عمل کریں تاکہ ان غریبوں کو increment مل سکے۔ یہ تو ان کے اپنے ٹکے کا مسئلہ ہے۔

جناب چیئر مین۔ جناب خالد کھرل صاحب۔

جناب خالد احمد کھرل۔ میں معزز رکن کی تجویز سے مکمل اتفاق کرتا ہوں۔ یہ سکیم پہلے آئی تھی اور وزارت نے ۱۹۸۷ء میں یہ سکیم introduce بھی کی اور اس کے تحت پہلے advance increments دیتے بھی رہے۔ ہوا یہ ہے کہ ۱۹۹۱ء کے بعد وزارت خزانہ نے یہ پیسے دینے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ معمولی سی رقم ہے۔ میں ان سے اتفاق کرتا ہوں۔ میں نے ان کے سوال کرنے سے پہلے ہی یہ قائل وزارت خزانہ کو move کر دی ہے کہ ہمیں پیسے دیں تاکہ ان کو advance increments دی جاسکیں۔

جناب چیئر مین۔ سر تاج عزیز صاحب۔

جناب سر تاج عزیز۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ explanation ہے کہ incentive جو ہے advance increments کا They were attached to basic pay scales یہ assumption صحیح نہیں ہے کیونکہ جو بھی corresponding scales ہیں اس میں یہ incentive apply کیا جاسکتا ہے۔ مختلف محکموں میں سکیل الگ ہیں اس announcement میں کوئی ایسی بات نہیں تھی کہ they are necessarily tied to the basic pay scale. The corresponding scales will automatically apply دو سو آدمیوں کا مسئلہ ہے تو اگر یہ original notification یا سرکولر میں دیکھیں تو اس کے تحت ان کو یہ extend ہو سکتا ہے۔

جناب خالد احمد کھرل۔ میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے floor of the House پر آنے سے پہلے ہی اس کی approval فنانس سے مانگی ہے کیونکہ ایک دفعہ کیس ان کے پاس جا چکا تھا تو مناسب یہ ہے کہ ان کی concurrence لے لی جائے۔ یہ بات صحیح ہے کہ یہ ایک قلیل رقم ہے لیکن قاعدہ قانون کے مطابق پچاسی مناسب بات ہوتی ہے۔

جناب چیئر مین۔ شکریہ۔ اگلا سوال نمبر ۶۴، چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

Chaudhry Shujaat Hussain: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) whether it is a fact that an Indian film entitled "Roju" has projected the

Indian point of view of Kashmir issue carrying venomous propaganda against Pakistan; and

(b) whether it is also a fact that this film is available in Pakistani video shops?

Reply not received.

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب چیئر مین، اس سوال کے بارے میں فلم یہ ہے کہ باقی سوالوں کے بارے میں تو کہا جاتا ہے کہ reply مٹے پر جواب دے دیا جائے گا لیکن اس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ reply not received یعنی کہ جواب دینا بھی شاید گوارا نہ کریں۔ میں کون گا کہ یہ بہت ہی اہم سوال ہے۔ تمام سوالوں کو چھوڑ کر اس کا جواب دینا بہت ضروری ہے۔ یہ ایک ایسی فلم ہے جو کہ کشمیر کے بارے میں بتائی گئی۔ جس میں مجاہدین کے خلاف ساری باتیں کی گئی ہیں۔ پاکستان کے موقف کے خلاف ساری باتیں کی گئی ہیں۔ مسلمانوں کو ظالم declare کیا گیا۔ یہ فلم اس وقت سارے ملک کے اندر چل رہی ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں اس کا پتہ نہیں۔

جناب چیئر مین۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ پتہ نہیں ہے بلکہ ابھی جواب ہی نہیں دیا۔

جناب خالد احمد کھرل۔ جناب والا۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا۔ پہلے میری بات مکمل ہونے دیں۔ میرے بہت سارے معزز سینئرز اس بات کی گواہی دیں گے کہ پچھلے مہینے لاہور کے سب اخبارات میں یہ آیا ہے اور اس کی head lines لگی تھیں کہ ایک آرمی آفیسر کی خادی ہونے والی تھی جب وہ ہندی کی رقم میں شرکت کے لئے گئے تو وہاں پر ایک گانا گا ہوا تھا "وہ بھوئی سی دنیا" یہ اسی فلم کا ایک گانا ہے تو اس آفیسر نے یہ گانا سن کر کہا کہ میں یہ خادی تب کروں گا جب یہ گانا فوری طور پر بند کر دیا جائے لیکن یہ گانا بند نہیں کیا گیا۔ نتیجتاً اس نے تمام ہمارے وقت اتار کر بھینک دئے اور یہ آرمی آفیسر خادی کے بغیر واپس چلا گیا۔ اس کی ساری اخبارات میں خبریں چھپیں۔ یہ فلم سارے ملک کے اندر چل رہی ہے۔ اسلام آباد میں بک رہی ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ابھی تک ہمیں اس کا پتہ نہیں ہے۔

Mr. Khalid Ahmed Kharal: Mr. Chairman, I will answer this question. Sir, my submission is that this primarily question relates to the Interior Division but since the Interior Minister is not here I am too happy to answer this question on his behalf. The question that this film is there in Pakistan it might

have been smuggled. We have neither allowed it nor we shall ever allow it. There is no question, there is no way. It is an act of smuggling, it is an act of piracy.

اس ملک میں جس وقت سمگلنگ ہوگی چوہدری صاحب مجھے بتائیں کہ اس ملک میں کون وہ سمگلر ہے تاکہ میں اس کو گرفتار کروا سکوں یہ مجھے کیوں نہیں بتاتے۔ جس نے یہ فلم امپورٹ کی ہے اور خواہ مخواہ مسلح افواج کو ذاتی حیثیت میں اس فلور آف دی ہاؤس پر involve کرنا کوئی مناسب بات نہیں ہے۔ ہم یہاں پر اپنا کام کرنے آتے ہیں۔ اگر ایسی کوئی فلم آئی ہے آپ مجھے بتائیں۔ اگر سمگلنگ سے آئی ہے تو ہم نے نہ اجازت دی ہے نہ کبھی اس قسم کی فلم کی نمائش کی قانوناً اجازت دے سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ سید قادر صاحب لیکن ابھی تو reply نہیں آیا۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر۔ reply تو ابھی آیا نہیں لیکن منسٹر آف انٹاریشن نے جو اس ہاؤس کو اطلاع دی ہے۔ سوال کے حساب سے فلم ویڈیو ٹاپ پر موجود ہے۔ گورنمنٹ کا فرض یہ بنتا ہے کہ وہ کچھ ویڈیو ٹاپس کو چاہے اسلام آباد پنڈی یا لاہور میں ہوں اس اخباری خبر کے مطابق جو بھی واقعہ لاہور میں ہوا ہے کچھ ٹاپس پر raid ہو سکتی تھی۔ اور واقعی یہ پتہ چل سکتا تھا کہ یہ فلم موجود ہے یا نہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ یہ فلم سہل ہوئی ہے۔ لیکن انڈیا کا کشمیر کے متعلق سمگلنگ کا جو رواج ہے اور وہ یہاں کچھ اثرات ڈالنا چاہتے ہیں۔ ہم سب کا 'دونوں سائیڈز کا' گورنمنٹ کا اور اپوزیشن کا فرض بنتا ہے کہ اس کو روکا جائے۔ نہ کہ نال منول کی جانے کہ جواب نہیں آیا۔

جناب خالد احمد کھرل۔ ہم نے قلمی طور پر۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ خالد صاحب پہلے سوال سن لیں پھر جواب دیں۔ What is the

question.

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر۔ مجھے مکمل کر لینے دیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ نے کیوں نہیں ایسے اقدامات اٹھائے جس میں کچھ ویڈیو ٹاپس پر ان کے کارندے جا کر پوچھیں کہ "روحنا" فلم ملتی ہے یا نہیں۔ اور پھر raid بھی کر سکتے ہیں۔ تو کیوں نہیں گورنمنٹ نے کیا؟

جناب خالد احمد کھرل۔ جناب والا میں نے میسج پہلے عرض کیا اور میسج جنرل صاحب نے کہا کہ یہ دونوں سائیڈز کا کام ہے کہ تعاون کریں۔ اگر چوہدری صاحب کے مضمون میں کوئی ایسی بات ہے انہوں نے تو بڑے دعوے سے کہا کہ سارے پاکستان میں مل رہی ہے اور ان کو خدای تک کا مضمون ہے۔ اگر ہے تو ان کا فرض ہے محب وطن پاکستانی ہیں۔ یہ حکومت کے نوٹس میں لاتے کہ فاس جگہ پر یہ بک رہی ہے

ہم اس پر raid کرتے ہم وہاں جاتے اور ویسے بھی ویڈیو حاصل کر کوئی پرائیویٹ تلاش کر رہا ہے اور ویڈیو حاصل کر بھی بک ری ہے تب بھی ان کا فرض ہے۔ جیسا ان کا فرض ہے ہم اپنے فرض میں کوتاہی کرتے اگر ہم raid نہ کرتے۔ اگر انہوں نے کوئی بات ہی نہیں کی ہے۔ تو ہو سکتا ہے یہ vague statement ہو مجھے اس بارے میں کوئی پتہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ راجہ ظفر الحق صاحب۔ ایک منٹ پہلے راجہ صاحب بات کر لیں پھر میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین یہ ایک ایراسیو ہے جس کے اوپر حکومت اور ایوزیشن دونوں کا موقف ایک ہی ہے اس میں کسی ایک کے اوپر سکور پوائنٹ کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ جس طرح سوال کرنے والے معزز رکن نے کہا ہے کہ ہمیشہ سے ہندوستان کی یہ خواہش رہی ہے کہ پاکستان کے اندر ان کی انٹیلی جنس ایجنسیز یہاں کچھ میٹریل سمیٹتی ہیں کچھ اپنے ایجنٹ سمیٹتی ہیں اور یہ حکومت کا بھی فرض ہے ایوزیشن کا فرض بھی ہے لیکن حکومت کے پاس ذرائع موجود ہوتے ہیں۔ پار پانچ انٹیلی جنس ایجنسیز ہیں۔ صوبوں کی مدد تک بھی اور مرکز کی مدد تک بھی یہ جو قسم ہے۔ یہ خاص طور پر کشمیر کے اوپر ایک قسم بنا کر نوجوانوں کے ذہن کو اس موقف سے بھٹانے کی کوشش ہے جو شروع سے لے کر آج تک پاکستان اپنانے ہونے ہے۔ اس جیسی زہریلی چیز کو جس کو کیمپل invasion کا ایک حصہ آپ قرار دے سکتے ہیں۔ جس کو ہندوستان کے view point کی projection آپ کہہ سکتے ہیں۔ اگر وہ کھلے بندوں مل رہی ہے جس میں کچھ گانے بھی ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ مجاہدین کی یا وہاں جو لوگ اپنی آزادی کے لیے کوشش کر رہے ہیں ان کو بدنام کرنا تو خود پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش ہے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ they should come with a very heavy hand اور جتنے بھی ذرائع ہیں ان کو استعمال کر کے وہ کوشش کریں کہ اس چیز کا تدارک ہو سکے۔

جناب چیئرمین۔ سوال کیا ہے آپ کا؟

راجہ محمد ظفر الحق۔ کیا وزیر موصوف اس بات سے اتفاق نہیں کریں گے کہ حکومت اپنے پورے ذرائع اختیار کرے گی اور اس قسم کے میٹریل کو confiscate کرے گی اس کے روکنے کی کوشش کرے گی اور جو لوگ ملکی مفاد کے خلاف یہ کاروبار کر رہے ہیں ان کے خلاف ایکشن لے گی؟

جناب خالد احمد خان کھرل۔ جناب چیئرمین۔ گوکہ یہ میرا کام نہیں ہے لیکن پھر بھی میں وزارتِ دفاع سے کہوں گا کہ آپ کی اور راجہ صاحب کی تجاویز بہت مناسب ہیں تمام انٹیلیجنس ایجنسیز

کو سما جانے کہ وہ اس قسم کی بات کو چیک کریں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ مولانا صاحب۔

مولانا عبدالستار خان نیازی۔ جناب چیئرمین۔ ایسی باتوں میں حکومت کو vigilant and

alert رہنا چاہئے اس قسم کی جو معاشرتی یلغار اور دھاوا ہے اور ملک کے اندر جو تخریب کاری اور اضلّیٰ بربادی ہے حکومت کے وزیر سے میں کہوں گا کہ اس کا باقاعدہ آج ہی سے اہتمام کرے کہ اس قسم کی جو لو خرافات ہیں اور پاکستان پر اضلّیٰ طور پر یلغار ہے اس کا روکنے کا فوراً بندوبست کرے؟

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی آپ نے کہہ دیا ہے۔ (اٹھاسوال نمبر ۶۵)

65. Malik Muhammad Hayat: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the criterion, if any, for the issuance of transfer orders in respect of the Islamabad Police personnels;

(b) whether it is a fact that a number of trained constables who were posted in different police stations in April, 1993 were sent back to the Headquarters, if so, its reasons; and

(c) the number of Inspectors, Sub-Inspectors, ASIs and Constables who have not been transferred to the Headquarters from their respective Police Stations for the last three years?

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: Information is being collected.

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوال۔

ملک محمد حیات۔ جواب ہی نہیں ہے جی۔

جناب چیئرمین۔ جواب ہی نہیں آیا۔ یہ ہے جی criteria for the issuance of the

transfer orders اسلام آباد پولیس کے بارے میں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ باطل ہے جی جواب۔

جناب چیئرمین - ہے جواب؟

ڈاکٹر شیر انگن خان - جی ہاں بالکل ہے جی۔

جناب چیئرمین - ایک طرف آپ کہتے ہیں نوٹس توڑا ہے اور جواب دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - نہیں، جواب میں لے آیا ہوں یہ بات میں نے نہیں کہی، اصل

میں سوائے ایک سوال کے جواب کے۔۔۔۔۔ (دھانت)۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین - ہمیں ہر پڑھ دیں پڑھ دیں جی۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - جناب والا۔

For the transfer orders there are operational and administrative reasons, Police Rule 14 to 16 (3) prescribe the following criteria:

- i) General duty in line and standing guard
- ii) Duty Municipal town and Cantonment;
- iii) Duty at police station and subordinate to police-- station, the normal duty period of posting at a police station shall be 3 years.
- b) Nil
- c) Nil.

جناب چیئرمین - کوئی ضمنی سوال؟ اگلا سوال نمبر ۶۶ سردار بشیر احمد ترین صاحب - on his behalf.

66. Sardar Bashir Ahmed Khan Tareen: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Government has decided to issue Airport Entry Passes to Senators and MNAs elected since 1988;

(b) Whether it is also a fact that this facility will not be extended to Senators and MNAs elected since 1985, if so, its reasons; and

(c) the time by which the same facility will be made applicable to Senators/MNAs elected in 1985?

Mr. Aftab Shaban Mirani: (a) Yes.

(b) Yes. This facility has not been extended to Parliamentarians elected since 1985 as it has been experienced that VIP lounges are congested thus negating the very purpose of VIP lounges. It is hoped that the restrictions on new entitlement would provide more convenience to VIPs.

(c) The matter is under consideration and the decision would be taken shortly.

سید محمد فضل آغا۔ سر اس میں پوچھا یہ کیا ہے کہ جو سابق پارلیمینٹریز ہیں ان کو VIP lounge کے کارڈز issue ہوں گے یا نہیں؟ تو اس میں منتر صاحب کی طرف سے جواب آیا ہے کہ ۸۵ میں جو لوگ elect ہونے تھے ان کے لئے VIP lounge کے کارڈز issue نہیں ہوں گے۔ اور اس کی وجہ انہوں نے یہ بتائی ہے کہ چونکہ VIP lounge میں اتنی گنجائش نہیں ہوتی ہے لہذا ان کو اس حق سے محروم رکھا گیا ہے۔ تو یہ ایک قصہ پارینہ ہے اور پرانا قصہ چلا آ رہا ہے۔ اور اس میں کوشش تب بھی کی گئی اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کا حق، بجا طور پر بنتا ہے۔ بجائے اسکے کہ ہم ایک وی آئی پی کے ساتھ فوج ظفر موج وی آئی پی لاؤنچ میں لے جاتے ہیں تب تو گنجائش ہوتی ہے چھ دس دس پندرہ پندرہ آدمی لے کر جاتے ہیں لیکن وہ جو ہمارے ساتھی (کبھی ہم بھی اس پوزیشن میں ہوں گے) جو ۸۵ میں elect ہونے تھے چاہے وہ اسمبلی کے ممبر تھے، نیشنل اسمبلی کے ممبر تھے یا سینٹ کے ممبر تھے اور یہ ہمیں حکومت نے یہ کوشش بھی کی تھی بلکہ ان کو کارڈز issue بھی ہونے تھے تو ڈاکٹر صاحب جواب دیں یا جو بھی صاحب جواب دیں گے یہ مناسب ہوگا کہ اگر وہ ۸۵ سے لے کر جو بھی پارلیمینٹریز رہے تھے ----- اور ساتھ ساتھ یہ بھی بتائیں کہ کیا سابق بورڈر کرپشن جو گریڈ ۲۲ میں ریٹائرڈ ہوتے ہیں ان کو یہ وی آئی پی کارڈز ایٹو ہوتے ہیں یا نہیں؟ اور اگر ان کو یہ ہوتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ پارلیمینٹریز کی precedents ہیں اور اسی طرح ایک جہل ہے جو سروس کیڈز کے لوگ ہیں ان کو یہ ایٹو ہوتے ہیں کہ نہیں؟ اگر ان کو ہوتے ہیں تو پھر پارلیمینٹریز کا حصہ حق ہے ان کو تو ہونے چاہئیں۔ تو کیا فرماتے ہیں؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب ڈاکٹر شیر انگن صاحب۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین۔ یہ سوال کل میرے پاس لایا گیا تھا جو کہ میں

ممبر قومی اسمبلی ۸۵ میں تھا کہ جہل صاحب نے مجھ پر مہربانی فرمائی تھی۔

جناب چیئرمین۔ کیا سہانی فرمائی تھی؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جنرل صاحب نے مجھ پر سہانی فرمائی تھی کہ میری ممبرشپ ختم کروادی تھی۔ یہ ان کی شفقت تھی لیکن میں ممبر رہا۔ ۸۸ میں بھی ممبر رہا۔ میں نے بھی خود اپنی ذہنیت کی منبری کے جو آئینہ سبز تھے ان سے یہی کہا کہ یہ جو آپ نے reason out کیا ہے کہ وہاں پر بہت زیادہ congestion ہو جانے لگی۔ V.I.P. Lounge میں 'اور ان سے میں نے یہ سوال کیا کہ جو انٹ سیکرٹری اور ذہنی سیکرٹری لول پر have been seen in the VIP Lounge along with their kith and kins تو یہ اتنی بڑی تعداد میں نہیں ہیں۔ وہ جو ہے already ہیں یا سینٹ کے ممبر آپ بن چکے ہیں یا قومی اسمبلی کے ممبر ہیں چند آدمی تو اس ضمن میں میرانی صاحب تشریف لے آئیں گے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ میں اپنی پوری کوشش کروں گا کیونکہ میں خود ممبر تھا اور ہمارے جو ساتھی وہ گئے ہیں ان کو حق ملنا چاہیے۔ یہ بات درست ہے۔

جناب چیئرمین۔ عگریہ بنی جناب

Mr. Muhammad Rafiq Sheikh: Sir why do they stick to 85? Why not 87?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: It should be acutally those who have been Members of Parliament. Basically, those who are in Pakistan they should be given this facility.

جناب چیئرمین۔ جی جناب 'پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب نے بالکل ٹھیک بات کی ہے اور۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ جی ڈاکٹر صاحب کبھی کبھی ٹھیک بات بھی کر دیتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں اکثر کرتا ہوں آپ کو سمجھ نہیں آتی۔

پروفیسر خورشید احمد۔ البتہ ایک بات جو میں کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ چونکہ اس سوال میں VIP لاؤنج میں congestion کی بات بھی آئی ہے اس لئے میں وزیر صاحب کے توسط سے متوجہ کرنا چاہتا ہوں ان کو بھی اور اپنے کو بھی یعنی مظلوم یہ ہوتا ہے خاص طور پر ہمارے جو فوج کے اور سول کے افسران ہیں جب وہ آتے ہیں تو ان کے ساتھ دو تین سیکرٹریز ان کو receive کرنے کے لئے اور see off

کرنے آتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ سرکاری پیسے کا بھی ضیاع ہے کہ چاہے وزیر آئے یا سیکرٹری آئے یا ایڈیٹل سیکرٹری آئے یعنی ایک کے ساتھ تین تین چار چار آدمی ملے آتے ہیں congestion کی ایک وجہ یہ بھی ہے تو اسنے کوئی discipline پیدا کئے کہ maximum یہ کہ آپ کا سیکریٹری آپ کو help کرنے کیلئے آجانے اسی طرح receive کرنے میں میں نے دیکھا ہے۔

جناب چیئرمین۔ اس میں یہ میں نے دیکھا ہے ڈاکٹر صاحب کہ there is also unauthorised کئی لوگ جو entitled نہیں وہ بھی وہاں نظر آتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی: دراصل جناب چیئرمین بات یہ ہے کہ میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ جو کچھ ہے میں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ صورت حال یہ ہے کہ آپ کو علم ہے کہ ہم میں احساس نہیں ہے جو non-entitled ہیں ہم خود لے جاتے ہیں۔ اگر ہم میں یہ شعور پیدا ہو جائے۔ اب کوئی شریف آدمی جو وہاں جاتا ہے اس کو اگر آپ یہ request کریں کہ صاحب یہ نہ لائیں تو وہ کہتا ہے میری انا کا مسئلہ ہے۔ وہاں جھگڑا ہو جاتا ہے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ قانون کی فرمانروائی آپ کو علم ہے کہ یہاں نہیں ہے اور کہیں نہیں ہے۔ بہت سارے flaws ہیں۔ تو وہاں بھی یہی بات ہے اس ضمن میں آپ کو اور ہمیں سب کو مل کر اس کے لئے جہاد کرنا پڑے گا پہلے اپنے ممبر صاحبان سے ہم گزارش کریں گے کہ اپنے آپ پر لاگو کر لیں دوسروں پر لاگو ہم کروالیں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ لے آتے ہیں۔ بس وہ یہی کہتے ہیں کہ آپ کے ممبر آپ کے وزیر جو لے آتے ہیں تو ہم کیوں نہ لے آئیں۔ صورت حال یہ ہے کہ مسئلہ اگر یہ اقرار کر لیں we have to abide by that کوئی بھی آدمی ان کے ساتھ جو غیر ضروری ہو گا۔ جو authorised نہیں ہو گا وہ نہیں جانے گا تو ہم آفیسرز کو نہیں جانے دیں گے۔

جناب چیئرمین شکریہ جی۔

سید محمد فضل آغا۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ پوزیشن واضح نہیں کی جو میں نے گزارش کی تھی کہ جو retired government servants ہیں چاہے وہ آرمی سے تعلق رکھتے ہوں یا civil service سے وہ entitled ہیں تو پھر parliamentarians کو تو خواہ مخواہ ملنا چاہیے۔

جناب چیئرمین۔ Question Hour is over۔ جی ڈاکٹر صاحب

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ میں ان کے سوال کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔ بڑا اہم سوال

ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ کون سا سوال ہے جی؟ آخری سوال نمبر ۶۷۔ چوہدری محمد انور بھنڈر صاحب۔

جی فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ وہ میرے سوال کا جواب دینا چاہتے ہیں

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ یہ کہنا کہ civil servants جو 22 grade کے ہیں اور after retirement they are VIP's and they use VIP lounges تو اس میں کوئی شک نہیں تو آپ کیا چاہتے ہیں کہ کیا ہونا چاہیے

جناب چیئرمین۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ پارلیمنٹیرین کو۔۔۔۔۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ میں تو کہتا ہوں کہ پاکستان میں جو بھی زندہ ہیں I will request the Defence Minister اور وزیر قانون صاحب یہاں موجود ہیں یہ آپ کا کام ہے۔ وزیر قانون کا کام ہے، متعلقہ وزیر کا اور سپیکر قومی اسمبلی کا you four are responsible to give us this facility, Sir اگر آپ ہمیں یقین سے کہتا ہوں کہ یہ مسئلہ مل ہو سکتا ہے۔ It is your jurisdiction, not anybody's else.

Mr. Chairman: Next question No.67.

67. Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state:

- (a) whether it is a fact that a case was registered by F.I.A. against Mr. Younus Habib for embezzlement of funds of Mehran Bank Ltd.; and
- (b) if so, whether the challan has been submitted in the court. If not the reasons therefor?

Maj. Gen. (Retd.) Nasirullah Khan Babar: (a) Yes.

(b) Challen has been submitted in the court on 30th April, 1994.

Mr. Chairman: Supplementary question.

جی جناب محلی صاحب۔

جناب منظور احمد محلی۔ جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہوں گا وزیر موصوف سے کہ اس خود دردد میں جن کے نام اخبارات میں شائع ہونے یا جو حقیقت میں لوٹ ہیں کیا ان کے خلاف بھی چالان

عدالت میں پیش کیا گیا ہے کہ نہیں؛

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ پالان تو انہی کے خلاف پیش کیا گیا ہے جنہوں نے حقیقت میں غور و برد کی ہے اور مہر ان بینک سے غیر قانونی طور پر پیسہ لیا ہے۔ پالان تو انکے خلاف نہیں پیش کیا جاتا جنہوں نے باآثر طریقے سے پیسے لیے ہوں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ مجھے جناب وزیر موصوف سے اتفاق ہے کہ اس سکیڈل کی وجہ سے بہت

Financial institutions کی credibility بڑی حد تک injure ہوئی ہے۔ بہت سارے نام آنے ہیں۔ بہت سارے لوگوں نے اس کا انکار بھی کیا ہے۔ کیا وہ اس بات سے اتفاق کریں گے کہ سپریم کورٹ کے جج کی سربراہی میں ایک tribunal بنایا جائے جو open proceedings کے ذریعے سے تمام وہ لوگ جو اس میں ملوث ہیں، خواہ ان کی حیثیت کوئی بھی ہو، پوری انکوائری کر کے پھر ان کے خلاف کارروائی کرے؟۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ جناب والا، ایک طریقہ کار جو قانونی ہے اور پہلے سے موجود ہے جس کا پالان پیش ہو چکا ہے، اس کے تحت کام ہو رہا ہے۔ آپ اس کو دیکھیں اگر وہاں آپ کو نظر آتا ہے کہ ناانصافی ہو رہی ہے تو پھر لے آئیں۔ اس ضمن میں میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کو معلوم ہو گا کہ قومی اسمبلی نے مستفہ طور پر ایک قرارداد منظور کر لی ہے کہ جو قومی اسمبلی کے اراکین ہیں، ان کے اور ان کے آبائو اجداد کے اثاثوں کا جائزہ لینے کے لیے ایک کمیٹی قائم ہوگی جس کی اجازت سیکر کو دی گئی ہے That he will look into it اور اسی طریقے سے جتنے لوگوں پر الزامات ہیں، وہ ہمارے ایوانوں میں موجود ہیں، چاہے Opposition bench پر وہ الزامات ہیں، چاہے وہ حکومت پر ہیں۔ اگر اس قسم کا مسئلہ ہو تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ وہ قرارداد ہم منگوا لیتے ہیں۔۔۔

جناب چئیرمین۔ ڈاکٹر صاحب، کچھ ایسے بھی نام سامنے آنے ہیں جو ایوانوں کے ممبر نہیں ہیں نام نہیں لینا چاہتا، کئی ایسے لوگ ہیں۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ اس کا بھی ایک طریقہ ہے کہ پہلے بسم اللہ ہمیں کرنی ہوگی۔ جب ہر چیز ٹرم ہو جائے تو اسے ایک سرے سے پکڑنا پڑتا ہے۔ جب ہم خود اعتبار کے لیے تیار ہوں گے تو پھر دوسروں کا اعتبار، اسم بیگ وغیرہ کا بھی کر سکیں گے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا، میں یہ پوچھنا چاہوں گا کیوں کہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے ابھی کہا گیا ہے کہ اسم بیگ وغیرہ کا اعتبار بھی کیا جا سکتا ہے، میں یہ کہوں گا کہ پھر وہ تمام لوگ

جیسے مدتوں میں نہ جانے کے لیے مستثنیٰ قرار دیا جا چکا ہے ہو سکتے ہیں جس میں صدر صاحب بھی ہیں وزیر اعظم صاحبہ بھی ہیں اور وزراء بھی شامل ہیں تو کیا وہ بھی پھر اپنے آپ کو پیش کریں گے کہ ہم مدتوں میں پیش ہونے کے لیے تیار ہیں؛ اور دوسری بات یہ ہے جناب والا کہ کیا وزیر صاحب اس پر بھی اپنی رائے دیں گے کہ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ اس کو live telecast کیا جائے تو کیا وہ اس تجویز سے بھی اتفاق کریں گے کہ اس تمام proceedings کو live telecast کیا جائے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ جناب والا، معزز رکن کو دستور کا پتہ ہونا چاہیے اس میں طریقہ کار لکھا ہوا ہے۔ پہلے بھی یہ صدر صاحب کے خلاف اور وزیر اعظم صاحب کے خلاف petitions کرتے رہے ہیں تو اب بھی کر سکتے ہیں۔ یہ تو علیحدہ بات ہے کہ اجازت ہے یا نہیں 'They know it' and there is a procedure اور وہ ہر چیز قانون میں موجود ہے جہاں تک ان کی live والی بات کا تعلق ہے تو پہلے آپ اسبیلوں کی life کی بات کریں کہ یہاں پر ہو تا کیا ہے تاکہ ہمارا رویہ قوم کے سامنے آ سکے۔

حافظ حسین احمد۔ جناب والا، اسلم بیگ صاحب نے کہا تھا کہ مجھے ۱۴ کروڑ موصول ہوئے ہیں اور ۶ کروڑ روپے میں نے الیکشن میں خرچ کیے ہیں کیا وزیر موصوف بین فرمائیں گے کہ الیکشن کمیشن کے پاس یہ کیس بھیجیں گے کہ یہ ۶ کروڑ روپیہ کس کے election campaign میں خرچ کیے گئے تھے کسی کو جتانے کے لیے یا کسی کو ہرانے کے لیے؟

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ جناب، اس کے متعلق میں محترمہ وزیر اعظم صاحبہ کے گوش گزار کروں گا کہ ہمارے معزز اراکین کی یہ خواہش ہے کہ چوں کہ ایک چیز ظاہر ہو چکی ہے اور اسلم بیگ صاحب نے ایک بات اور بھی کی تھی شاید حافظ صاحب کے ذہن میں وہ بات نہیں آئی جنرل صاحب نے ۱۴ کروڑ اور ۶ کروڑ تو split up کیا اس میں آسمے ایک فقرہ تھا اس نے کہا کہ یہ آج کا معمول نہیں ہے بیرون ملک اور اندرون ملک اس قسم کی مالی معاونت مختلف پارٹیوں یا حکومتوں کو ہوتی رہی ہے یہ بات He said it outrightly. It is a very serious thing. کہ آپ اگر غور فرمائیں جناب چیز میں! جب ۷۷ movement تھی تو ڈالر کی بات ہوتی تھی کہ وہ ہر جگہ پر استعمال ہو رہا ہے اور پاکستان میں پھیل رہا ہے یہ تو خوش آئند بات ہے۔ اگر آپ پاستے ہیں میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کیا تمام ہاؤس اس پر تیار ہے کہ ۱۹۹۰ کے انتخابات جن میں چھ کروڑ کی بات ہوتی ہے اس کی انکوائری ہونی چاہیے؛ میں گارنٹی دیتا ہوں کہ اس کے لئے we will go for it.

حافظ حسین احمد۔ ۱۹۸۷ء سے شروع کریں گے۔

جناب چیئر مین۔ عبد الرحیم مند و خیل صاحب۔

جناب عبد الرحیم خان مند و خلیل۔ جناب ایک بات تو یہ ہے کہ شیر انگن صائب۔۔۔ ایک وہ مشہور بات ہے کہ ایک شخص تھا اس نے کہا میں ابھی جنگل اٹھاؤں گا۔ لوگ جمع تھے کہ ایک بہت بڑا ہیلوان آیا ہے اور کہتا ہے کہ وہ جنگل اٹھانے گا۔ دوسرے دن جب وہاں گئے سب لوگ جمع تھے اس نے کہا آپ مجھے لا کر دے دیں تو میں اٹھا لیتا ہوں۔

تو عرض یہ ہے کہ شیر انگن صائب نے قومی اسمبلی میں بھی ایک قرار داد دی اور اظہار اس کے یہ تھے کہ تمام پارلیمنٹ کے ممبران ان کے آبا و اجداد --- میں تیار ہوں کہ آؤ بیٹھتے ہیں لیکن اس سے آپ اصل مسئلے کو avoid کر رہے ہیں۔ اس سے صرف وہ propaganda کی غرض کے لئے کوئی بات کر رہے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ اس کیس میں 'باقی باتیں' سمجھیں یہ جو مہران سکینڈل ہے اس میں سینٹ کی ایک انکوائری کمیٹی بنانے کے لئے تیار ہیں کہ جس میں ایڈووکیٹ کالیزر جیٹین ہو 'ہمارے ایک بزرگ دوست نے کہا کہ Supreme Court نہیں' میں یہ کہتا ہوں کہ کیا آپ اس پارلیمنٹ میں ایک کمیٹی بنانے کے لئے تیار ہیں جس میں وہ مہران کیس کے سکینڈل کو سامنے لے آئیں اور اس کو live televise کیا جائے؟ آپ اس کے لئے تیار ہیں؟ باقی اس میں سب باتیں آئیں گی کہ کس نے کیا کیا؟

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ جناب والا! ایک کیس عدالت میں جا چکا ہے آپ جانتے ہیں subjudice ہے اور پھر وہ جس کی بات کرتے ہیں ان کا زیادہ تر تعلق ہمارے Lower House سے ہے۔ اگر ہو گی تو یہی سوال میں ان کے سامنے رکھوں گا کیونکہ یہ چالان پیش ہو چکا ہے اب اس پر adjudication ہونی چاہیئے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کل تک تو وہاں پر تقریریں ہو رہی تھیں کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت جو ہے وہ عدالتوں کے ساتھ روادار نہیں ہے۔ ان کو خراب کرتی ہے۔ ہم نے بہت زیادہ ان کو وقت دی ہے۔ آج انہی عدالتوں پر آپ کو یقین نہیں آ رہا۔ آپ انہی اداروں پر اعتماد نہیں کر رہے کل جن کی تعریفیں کر رہے تھے Lower House میں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخل - یہ ہمیں ملوم ہے کہ آپ مداتوں کا غلط استعمال کس طرح کرتے ہیں۔ مداتوں کو نہ ماننا، ہائی کورٹ نے فیصلے کئے ہیں، Supreme Court نے فیصلے کئے ہیں لیکن یہ پارلیمنٹ ہے آپ آئیں اس پارلیمنٹ کا اختیار مداتوں سے بھی بالا ہے کہ وہ اس مسئلے میں انکوازی کر سکتی ہے۔ اگر آپ نے صرف عوام کے لئے، اپنی reputation کے لئے کرنا ہے تو آپ غلے رہیں لیکن اگر آپ نے انکوازی کرنی ہے تو ایک واضح کیس آگیا ہے اور اس میں واضح طور پر ہے کہ انتخابات میں کیا اثرات ہونے۔ یہ بات آپ جموں میں کہہ، ۷۷ کی، ۸۸ بھی لائیں گے ۹۰ کی بھی لائیں گے

اور یہ آج کا جو موجودہ ایکشن ہے یہ بھی لائیں گے۔ یہ سب آجائیں گے۔ اس میں آپ کیا بات کر رہے ہیں۔ سارے پاکستان میں جو کچھ ہوا ہے وہ آجانے گا۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ یہ معزز رکن صواب یہ بات زیادہ بڑھا رہے ہیں یہ اسم بیگ کا مسند ہے۔ ۱۳ کروڑ روپیہ اس نے تسلیم کیا ہے۔ ایک پوائنٹ تو منظور ہو چکا ہے۔ ذیہ کروڑ کی بات ہے جو اس کے successor کو ملا ہے وہ بھی بات تتر کر سامنے آجانے گی۔ بنگے کی بات بھی ظاہر ہو چکی ہے یہ آپ کو علم ہے کہ یونس صیب کے بنگے میں وہ رہتا ہے جس کا وہ کرایہ بھی نہیں دیتا۔ اب بات سمجھ میں یہ آتی ہے کہ ایک specific کہانی مل چکی ہے 'باقیوں میں تو مفروضے ہیں 'باقیوں میں تو حقائق منظر عام پر نہیں آنے۔ اب ایک چیز جو ظاہر ہو چکی ہے اس سے آپ کیوں بھاگتے ہیں۔ مسئلے اسے لیں بد میں دوسری کو لیں گے۔

جناب چیمبرمین۔ ٹھیک ہے۔ جی جناب فضل آغا صواب۔

سید محمد فضل آغا۔ شکریہ جناب چیمبرمین۔ to cut it short میں جناب ڈاکٹر صواب سے یہ گزارش کروں گا کہ مہراں بینک کے جتنے بھی سکینڈل ہیں اس میں ۲۶ کروڑ کا بھی قصہ ہے ۱۳ کروڑ کا بھی تو انہوں نے ۲۶ کروڑ کا mention کیا ۹۰ کے ایکشن کو اور نواز شریف کے گورنٹ کو sabotage کرنے کی جو بات ہے انہوں نے mention نہیں کیا ہے۔ تو کیا یہ پوری لسٹ جو defaulters کی ہے یا جو payment بھی وہ لے گئے ہیں۔۔۔ جناب گزارش یہ ہے جیسا کہ قریشی صواب نے فرمایا ہے میں اس بات کو آسے بڑھاتے ہوئے کہتا ہوں کہ کیا ڈاکٹر صواب فرمائیں گے کہ وہ تمام balance sheets جس سے یہ پیسے نکلے ہیں مہراں بینک سے 'چاہے وہ میں لے گیا ہوں یا کوئی بھی صواب لے گئے ہیں' وہ اس ہاؤس کی ٹیبل پر place کرنے کیلئے تیار ہیں؟ اگر یہ place کر دیں گے تو مسند ہی مل ہو جانے گا۔ اتنی باتیں کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ جناب 'یہ سید می سی بات ہے کہ مقدمہ کا چالان عدالت میں ہے اور میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر گورنٹ نے کوئی چالان پیش کر دیا ہے تو انہیں وہ مکمل معلوم نہیں ہوتا ہے۔ ادھورا معلوم ہوتا ہے اس میں کوئی کمی، کمزوری ہے تو یہ پارٹی بن کر اس کے ساتھ یہ منگوائیں۔ یہ ایک بات ہے۔ دوسری یہ ہے کہ میں فنانس منسٹری سے رابطہ کروں گا اور میں انہیں کہوں گا کہ اگر ان کے پاس sheets ہیں کیونکہ وہ private bank تھا آپ کو علم ہے اس بات کا۔ وہ private bank تھا اور وہ جام صادق علی کو تحفے کے طور پر اس کا licence ملا تھا اور اس نے اسے یونس صیب کو دے دیا تھا۔

I shall tell the Finance Ministry that it is required by the House and it should be provided, if they have got it available.

Mr. Chairman: Last question, Sartaj Aziz Sahib.

جناب سر تاج عزیز - جناب چیئرمین اس میں جو بنیادی بات ہے وہ یہ ہے کہ جو چالان پیش ہوا ہے وہ ایک یا دو 'تین issues پر ہے جو سٹیٹ بینک کے اس نے FEBCs کے پیسے نہیں دیئے اور ایک اور مسئلہ ہے۔ جو اس کی subsequent statements ہیں اس میں بہت سی اور باتیں ہیں جو چالان میں نہیں ہیں۔ اس پر قوم میں بڑی بے چینی ہے اس لئے یہ مطالبہ بار بار اسمبلی میں کیا گیا ہے۔ بنیادی بات یہ ہے کہ آیا حکومت اس پر یا کوئی پارلیمانی کمیٹی یا کوئی Judicial Commission مٹھانے کیلئے تیار ہے کہ نہیں تاکہ یہ تمام حقائق قوم کے سامنے آئیں۔ ہم دونوں alternatives کے لئے تیار ہیں۔ اگر Parliamentary Committee بناتے ہیں دونوں Houses کی تو وہ بھی بنا سکتے ہیں اور اگر یہ Judicial Commission بنانا چاہتے ہیں وہ بھی بنا دیں کیوں کہ جو issues ہیں جیسا کہ اب چالان میں پیش کیا گیا ہے اس سے وسیع تر ہیں اور اس میں بے شمار چیزیں آتی ہیں اور یہ بہت ضروری ہے۔ بے شک ان چیزوں کو سمجھو دیں جو عدالت کے سامنے ہیں لیکن ان چیزوں پر توجہ دیں جو چالان میں نہیں ہیں۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - جناب والا بے چینی عوام میں نہیں ہے۔ بے چینی ان میں ہے۔ نادہندگان کی لسٹ میں ان کے قاعدہ موجود ہیں۔ یہ حقیقت ہے۔ بات سمجھنے کی ہے۔ اس بینک کا پار کروڑ روپیہ ابھی ان کے قاعدہ اور ان کے لواحقین نے دینے ہیں۔ جہاں تک مہر ان بینک سیکنڈل یہاں کی بات ہے تو یہ خوش آئند بات ہے اور ہماری تو خواہش ہے۔ آج سے شروع کریں۔

(مداخلت)

68. Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state:

- (a) whether it is a fact that the permits to carry wheat in trucks from Pakistan to Afghanistan were issued in the month of January, 1994 in N.W.F.P. by the officials of the Ministry of Interior, if so, the names of the persons who were issued the permits and the details about the quantity allowed in each permit; and

(b) the authority under which those permits were issued?

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: (a) No such permits were issued by the officials of the Ministry of Interior during the month of January, 1994.

(b) As at A above.

69. Sardar Bashir Ahmad Khan Tareen: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the names, designation and place of domicile of the persons recruited in B-1 to B-16 in the Ministry, its attached departments and Subordinate Offices from 1st June to 18th July, 1993?

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: The following attached offices of the Ministry of Interior have not done any recruitment during the period from 1st June to 18th July, 1993:-

(a) Central Jail Staff Training Institute, Lahore.

(b) Federal Investigation Agency, Islamabad.

(c) Directorate General Immigration and Passport, Islamabad.

(d) Directorate General Civil Defence, Islamabad.

(e) National Police Foundation, Islamabad.

(f) Interior Division (Main)

2. During the period involved Directorate General Registration have recruited 12 persons, 4 in B-1 and 8 in B-3. Similarly Islamabad Capital Territory have recruited 3 Constables in B-5.

3. Information from other organizations is being collected and will be placed before the honourable House as and when received.

70. Sardar Bashir Ahmad Khan Tareen: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the number of persons working in the Frontier Corps in the Province of Balochistan and NWFP with grade wise and

domicile District wise breakup?

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: The information is being collected from the concerned quarters and will be tabled in the August House on its receipt.

71. Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state whether it is a fact that smuggling of cigarettes and other items is taking place on a very large scale through transit/passage facilities given to Afghanistan under Pak/Afghan Agreement, if so, the steps taken by the government to review the existing policy with a view to check smuggling?

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: No large scale smuggling of cigarettes and other items is taking place under the Pak-Afghan Transit Trade Agreement. However, the Anti-smuggling Agencies have been directed to exercise more vigilance to eliminate the chances of misuse of this facility.

72. Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minister for Railways be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to construct railway yard/siding for P.S.O. Terminal at Pipri Railway Station, if so, when?

Syed Iqbal Haider: Yes, Railway plans to develop infrastructure for carrying oil potential likely to be available in future from P.S.O. terminal near Pipri. Railway proposition is still in the planning stage.

73. Qazi Hussain Ahmad: Will the Minister for Defence be pleased to state whether it is correct that some employees of PIA belonging to the CBA of the national carrier, have been selected as Flight Stewards in violation of the normal rules of the Organisation and violating the age limit for the post of Flight Steward which is 32 years; and a fact that Mr. Khurshid Raza, Mr. Munawar Ahmad, Mr.

Ismail and Mr. Mazhar Jalil have been selected as Flight Stewards in the PIA inspite of the fact that they did not possess the age limit prescribed for the post; if so its reasons?

Mr. Aftab Shahban Mirani: M/s. Khurshid Raza, Munawar Ahmed, Mr. Ismail and Mazhar Jalil were declared surplus from the communication Division of PIAC due to introduction of Message Switching System. They have been re-designated as Flight Stewards after allowing age relaxation, due to extreme shortage of Cabin Crew in PIAC.

Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) Whether it is a fact that T.V. signals are not received in District Chagai, specially in Nushki; and

(b) what action Government intends to take for establishing a TV Booster in Nushki?

Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal: (a) Yes, this is due to high-rising mountains in between RBS Kalat and Iakpass.

(b) At the moment, there is no proposal to set up a T.V. booster there.

75. **Mr. Abdur Rahim Khan:** Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the details of recruitments made in the Narcotics Control Division during the last five years with province-wise breakup?

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: (49) appointments were made in Narcotics Control Division during the last five years. Details are given in Annexure-A.

ANNEX TO REPLY TO SENATE QUESTION NO.75
DETAIL OF RECRUITMENTS IN NARCOTICS CONTROL DIVISION
DURING LAST FIVE YEARS WITH PROVINCETISE BREAKUP

ANNEXURE-A.

SNO.	NAME & DESIGNATION WITH RPS	DATE OF APPOINTMENT	DOMICILE	REMARKS
1.	Mr. Shah Jehan, PS to Secretary (B-17)	17-04-1990	HWFF	a) appointment made by transfer. b) Transferred from NCD on 27.3.1991
2.	Mr. Masood Aslam Dar, PS to Secretary (B-17)	03-10-1991	Punjab	Appointment made by transfer.
3.	Rana Muhammad Aslam, Superintendent (B-16)	01-08-1989	Punjab	-
4.	Mohammad Javid, Superintendent (B-16)	20-06-1989	HWFF	-
5.	Masood Aslam Dar, PA to Secretary (B-16)	15-05-1990	Punjab	Appointed as PA to Secretary w.e.f 3-10-1991.
6.	Mr. Muhammad Nawaz, Accountant (B-15)	24-04-1990	Punjab	-
7.	Azmat Khan, Asstt Incharge (B-15)	10-01-1990	Punjab	-
8.	S. Masroor Ahmed Stenographer (B-15)	04-01-1990	Punjab	-
9.	Zakir Ali, Stenographer (B-15)	25-03-1990	HWFF	-
10.	Jamir Ullah, Stenotypist (RPS-18)	13-01-1990	HWFF	-
11.	Khalid Mehmood, Stenotypist (B-12)	12-07-1989	Punjab	-
12.	Liaq Jan, Stenotypist (B-12)	01-03-1990	HWFF	-
13.	Paryas Khan, Assistant (RPS-11)	06-12-1989	HWFF	-
14.	Sandullah, Assistant (RPS-11)	13-01-1991	HWFF	-
14-A	Mohammad Adeel Ashraf Assistant (RPS-11)	11-14-1990	Punjab	-
15.	Qaiser Saeed, Assistant (RPS-11)	07-04-1990	Punjab	-
16.	Shaukat Hussain, U.D.C (RPS-7)	08-12-1990	Punjab	Resigned from service.
17.	Mian Shafee Jan, U.D.C (RPS-7)	08-02-1990	HWFF	-
18.	Shamim-ul-Huda, U.D.C (RPS-7)	24-02-1990	Sindh	-

SNO.	NAME & DESIGNATION WITH RPS	DATE OF APPOINTMENT	DOMICILE	RE-MARKS
19.	Abdur Raahid, U.D.C (RPS-7)	15-04-1990	Punjab	-
20.	Akbar Hussain, L.D.C (RPS-5)	14-01-1990	Punjab	-
21.	Munawar Khan, L.D.C (RPS-5)	31-07-1990	HWFF	-
22.	Samahid Ali Shah, D.W.O (RPS-4)	16-04-1990	HWFF	-
23.	Mohammad Akram, D.R (RPS-4)	06-08-1989	Punjab	-
24.	Naser Hussain, Driver (RPS-4)	01-08-1989	HWFF	-
25.	Mehmood Sultan, Driver (RPS-4)	19-11-1989	HWFF	-
26.	Jardar Ali, Driver (RPS-4)	01-06-1989	HWFF	-
27.	Umar Daraz, Driver (RPS-4)	01-06-1989	HWFF	-
28.	Mohammad Saleem, Jaid (RPS-2)	17-03-1990	Punjab	-
29.	Waqar Ali, Daftary (RPS-1)	07-03-1990	HWFF	Services terminated as result of disciplinary action.
30.	Gul Badshah, Naib Qasid (RPS-1)	03-01-1990	HWFF	-
31.	Mohammad Saleem, Naib Qasid (RPS-1)	06-08-1989	Punjab	-
32.	Mr. Gohar Zaman, Naib Qasid (RPS-1)	23-10-1989	HWFF	-
33.	Imtiaz Uddin, N/Qasid (RPS-1)	11-01-1990	HWFF	Services terminated as a result of disciplinary action
34.	Zulfikar Iqbal, N/Qasid (RPS-1)	14-01-1990	Punjab	-
35.	Muhammad Tufail, N/Qasid (RPS-1)	05-11-1989	HWFF	-
36.	Iltaf Hussain, N/Qasid (RPS-1)	28-10-1989	Punjab	-
37.	Khalid Mehmood, N/Qasid (RPS-1)	16-07-1989	Punjab	-
38.	Arif Arnold Naib Qasid (RPS-1)	25-11-1989	Punjab	Services terminated as a result of disciplinary action
39.	Mohammad Sharif, N/Qasid (RPS-1)	24-05-1989	Punjab	-
40.	Mr. Akbar Zaman, Naib Qasid (RPS-1)	21-05-1990	HWFF	-
41.	Mr. Safdar Bhatt, N/Qasid (RPS-1)	05-06-1990	Punjab	-
42.	Mr. M. Khalil, N/Qasid (RPS-1)	27-05-1990	HWFF	-

SNO.	NAME & DESIGNATION WITH RPS	DATE OF APPOINTMENT	DOMICILE	REMARKS
43.	Mr. T. Shabbaz, N/Qasid (RPS-1)	14-01-1990	Punjab	Dismissed from service on ground of disciplinary action.
44.	Mr. Nisar Shah, Parash (RPS-1)	06-06-1990	HWFF	-
45.	Rias N. Khurshid, Parash (RPS-1)	17-06-1992	Islamabad.	-
46.	Fareed Masih, Sweeper (RPS-1)	18-04-1990	Punjab	Resigned from service.
47.	Saloon Masih, Sweeper (RPS-1)	14-01-1990	Punjab	-
48.	Arif Masih, Sweeper (RPS-1)	18-04-1990	Punjab	-

76. Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the details of recruitments made in the Ministry and its attached departments during in the last five years indicating also their province wise breakup?

Maj.Gen.(Retd) Naseerullah Khan Babar: The information is being collected from the attached departments and shall be placed on the table of the House when received.

77. Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the number of officers and other employees of the PBC and PTV in each group with province-wise breakup?

Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal: At present, 308 Officers and 4895 other employees are working in Pakistan Television Corporation and 803 Officers and 3569 others in Pakistan broadcasting Corporations Statement giving province-wise breakup of PTVC and PBC employees in each group are attached as Annexure-A and A-I respectively.

In addition, PTVC has 303 casual employees, working on daily wages. Their particulars, therefore, are not included in the statement of its employees at Annexure-A.

GROUP-WISE / DOMICILE-WISE STAFF STRENGTH OF PTVC									
OFFICERS		ANNEXURE "A"							
GROUP/ GRADE	PUNJAB	SINDH (U)	SINDH (R)	N.W.F.P	BALUCHISTAN	A.J.K	FATA/BAHA	TOTAL	
M-I	1							1	
M-II		1						1	
M-III	6	2						8	
GROUP-8	21	13	1	1				36	
GROUP-6	62	14	4	8	3	1	1	93	
GROUP-7	94	46	7	17	5			169	
TOTAL	181	76	12	28	8	1	1	308	
OTHERS									
GROUP-8	226	76	19	40	14	4	2	360	
GROUP-5	420	130	35	116	42	9	4	758	
GROUP-4	615	165	48	157	66	12	6	1071	
GROUP-3	307	108	20	75	57	4		571	
GROUP-2	488	150	66	177	113	35	11	1040	
GROUP-1A	83	25	17	34	23	1	4	187	
GROUP-1	410	80	40	189	110	51	22	888	
TOTAL	2548	724	251	770	425	118	51	4295	
GRAND TOTAL	2732	810	263	796	433	117	52	5263	

Note:- In addition to above employees, PTV has 303 employees whose particulars are not given in the above information as they are casual employees working on daily wages.

STATEMENT SHOWING THE GRADE-WISE AND PROVINCIAL-WISE
NUMBER OF EMPLOYEES IN PAKISTAN BROADCASTING
CORPORATION AS ON 31.3.1994.

No. of BCB Pay Scale.	Total No. of Employees.	Punjab	Sindh (R)	Sindh (U)	NWFP	Balochistan	Azad Kashmir	NA/FATA
<u>OFFICERS.</u>								
M-II	1	1	-	-	-	-	-	-
M-III	5	3	1	-	-	1	-	-
Scale - 9	25	17	-	5	2	1	-	-
Scale - 8	88	53	2	18	11	2	1	1
Scale - 7	160	85	10	33	28	5	3	4
Scale - 6	516	262	38	96	71	23	12	14
<u>OTHER EMPLOYEES.</u>	803	421	51	152	112	32	16	19
Scale - 5	384	219	17	65	52	9	11	10 Foreign
Scale - 4-A	104	70	3	17	9	3	1	1
Scale - 4	511	296	22	93	48	19	19	14
Scale - 3	790	416	27	156	105	44	31	11
Scale - 2	604	289	34	116	85	30	28	12
Scale - 1-A	144	66	8	19	12	29	9	1
Scale - 1	1032	514	75	150	150	56	68	17
TOTAL:-	3569	1872	186	616	461	190	170	66 (+) 1

78. Mr. M. Zafar: Will the Minister for Defence be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to provide night landing facilities at Quetta and Gwadar Airports, if so, when these facilities will be provided; and if not, its reasons?

Mr. Aftab Shahban Mirani: Presently there is no proposal under consideration to provide night landing facilities at Quetta and Gwadar Airports. Provision of night landing facilities at Quetta Airport was considered but, due to technical constraints emanating from peculiar hilly conditions of the Quetta Valley, it was not found feasible. Provision of night landing facilities at Gwadar is uneconomical in view of extremely inadequate traffic potential.

79. Mr. M. Zafar: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) whether it is a fact that PIA Officers in Grade V and above were debarred from filing their petitions /appeals pertaining to service matters with the Services Tribunal about two years back, if so, its reasons; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to provide a proper forum to the above mentioned PIA Officers where they can take their service matters?

Mr. Aftab Shahban Mirani: (a) Yes. Section 10(3) of PIAC Act, 1956 was amended for declaring PIAC employees as Civil Servants for bringing them under the jurisdiction of Federal Service Tribunal during Martial Law Regime in 1984. This amendment has, however, been nullified in 1989 and the pre-Martial Law position in respect of PIA employees has been restored.

(b) Under PIAC regulations, employees in Grade V and above can file appeals to the appellate authority in the corporation, which is the proper forum.

80. Mr. M. Zafar: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be

Annexure-B

List of PSC employees in PSC Scale No.2 who are eligible for grant of Double increments announced by the Government effective from 01-06-1991.

S. No.	Name	Designation	Unit
01	02	03	04
01	Mr. Asifullah	LDC	PSC, Quetta
2.	Mr. Shahid Hassan,	LDC	HPT, Quetta
3.	Mr. Munawar Ali	LDC	PSC, Khairpur.
4.	Mr. Nazeem Ali	LDC	-do-
5.	Mr. Aziz Muhammad	LDC	-do-
6.	Mr. Shor Muhammad	LDC	-do-
7.	Mr. Kamran Mamb	LDC	-do-
8.	Mr. Nadeem	LDC	-do-
9.	Mr. Nadeem Hussain	Librarian	-do-
10.	Mr. Muhammad Saleem	Store Keeper	-do-
11.	Mr. Khalid Muhammad Khan	LDC	PSC, Islamabad
12.	Mr. Muhammad Siddique	LDC	-do-
13.	Mr. Muhammad Saleem	LDC	CHO, PSC, Islamabad
14.	Mr. Khalid Mahmood	LDC	-do-
15.	Mr. Muhammad Afzal	LDC	PSC, Rawalpindi
16.	Mr. Muhammad Zahoor Khan	LDC	-do-
17.	Mr. Muhammad Omar	LDC	PBA, PSC, Islamabad
18.	Mr. Nazeem Sajid	LDC	-do-
19.	Mr. Muhammad Parwez	LDC	PSC, Karachi
20.	Mr. Zahoor Din	LDC	-do-
21.	Mr. Nadeem Ahmad	LDC	-do-
22.	Mr. Javed Akhtar	LDC	PSC, Procurement Cell, Karachi
23.	Mr. S. Iqbal Jaffar	Store Keeper	-do-
24.	Mr. Jamil Khatoon	LDC	HPT, Landolt-Karachi
25.	Mr. Saad Ahmad Shaikh	Store Keeper	-do-
26.	Mr. Zahooruddin Virk	LDC	-do-
27.	Mr. Karim Raza Bhutto	LDC	HPT, Khairpur
28.	Mr. E.M. Tanzeer	LDC	PSC, Multan
29.	Mr. Sadiq Ali Khan	LDC	-do-
30.	Mr. Sadaat Ali Khan	LDC	-do-
31.	Mr. Ghulam Ali (M. Qasim)	LDC	-do-
32.	Mr. Ghulam Mustafa	LDC	-do-
33.	Mr. Sultan Mahmood	LDC	PSC, Peshawar
34.	Mr. Muhammad Rafique-II	LDC	-do-
35.	Mr. Imad Khan-II	LDC	-do-
36.	Mr. Arif Hussain Shih	LDC	HPT, Peshawar
37.	Mr. Abdul Hameed	LDC	-do-

01.	02	03	04
37.	Mr. Muhammad Nur Khan	LDC	PSC, Headquarters, Islamabad.
38.	Mr. Muhammad Hayat	LDC	-do-
39.	Miss Rana Shama	LDC	-do-
40.	Mr. Zafer Iqbal Siddique	LDC	-do-
41.	Mr. Muhammad Puntag	LDC	-do-
42.	Mr. Muhammad Tahir	LDC	-do-
43.	Miss Tasmin Akhtar	LDC	-do-
44.	Mr. Arshad Jomil	LDC	Central Productions, Islamabad.
45.	Mr. Mipaseer	LDC	Zonal Sales Office, Islamabad
46.	Mr. Muhammad Ishaque	LDC	PSC, Rawalpindi.
47.	Syed Qasid Ali Shih	LDC	-do-
48.	Mr. Obaidullah Irfana	LDC	PSC, Hyderabad
49.	Mr. Abdul Hameed Khan	LDC	-do-
50.	Mr. Muhammad Iqbal	LDC	-do-
51.	Mr. Tahir Khan.	LDC	-do-
52.	Mr. Nadeem Ahmad	LDC	-do-
53.	Mr. Abdul Ghafoor Khan	LDC	-do-
54.	Mr. Muhammad Sultan	LDC	-do-
55.	Mr. Muhammad Akhtar Baloch	LDC	-do-
56.	Mr. Saleem Raza	LDC	Central Sales Office, Karachi
57.	Mr. Abid Hussain	LDC	World & Ext. Services, Islamabad
58.	Mr. Kamran Khalid	LDC	Rawalpindi-III
59.	Mr. Ali Nazam	LDC	PSC, Sarda
60.	Mr. Ghulam Raza	LDC	-do-
61.	Mr. Faiz Muhammad	LDC	Lah. A Workshop, Islamabad
62.	Mr. Jamal Din	Motor Driver	PSC, Multan
63.	Mr. Ghulam Sarwar (T. J. J. J.)	nov	PSC, Hyderabad.
64.	Mr. Altaf Hussain	-do-	PSC, Rawalpindi.
65.	Mr. Fayaz Hussain	-do-	PSC, L. I. Khan
66.	Mr. Khadija Beg	LDC	-do-
67.	Mr. Ghulam Sarwar	LDC	-do-
68.	Mr. Hidayatullah	LDC	-do-
69.	Mr. Zakiyeh	LDC	HPT, Hyderabad
70.	Mr. Khadija Hussain	Store Keeper	-do-
71.	Mr. Muhammad Sana	LDC	PSC, Hyderabad
72.	Mr. H. J. Hussain	Store Keeper	PSC, Peshawar
73.	Mr. Zaheer Ali	LDC	HPT, Complex, Islamabad

pleased to state:

- (a) the class composition of frontier Corps in N.W.F.P. and
- (b) whether the Provincial quota is observed for N.W.F.P. and Balochistan, if not, its reasons?

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: The information is being collected from the concerned quarters and will be tabled in the August House on its receipt.

81. Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the duty hours of a chowkidar in Government and Semi-Government departments organisations?

Syed Iqbal Haider: Duty hours of a Chowkidar in Government and Semi-Government Departments Organisations have not been separately fixed. A Chowkidar is normally required to perform duties for the same number of hours in a week as other employees in these Departments.

82. Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the names and grades of the Federal Government employees serving with Balochistan Provincial Government, indicating also their date of posting?

Syed Iqbal Haider: The statement depicting the names, grades and the date of posting of the Federal Government employees serving with Balochistan Province as on 2-5-1994 is at Annexure A.

**GOVERNMENT OF PAKISTAN
ESTABLISHMENT DIVISION** **ANNEXURE-A**
**LIST OF FEDERAL GOVERNMENT OFFICERS SERVING WITH BALUCHISTAN
PROVINCIAL GOVERNMENT**
Balochistan Government

P. No.	S. No.	Name of Officer	BPS	Present Posting	Date	Domestic
District Management Group						
11005	1	Arbuz ul Zaman Khan Sherif	21	Chief Secretary, Balochistan Govt. Quetta	09/09/91	Punjab
11158	1	Abdul Aziz Loni	20	Chairman, Balochistan Dev. Authority, Quetta	11/07/91	Balochistan
11091	2	Nadeem Ali Majid (Retd)	20	Commissioner, Malakand Division, Balochistan	10/05/91	Balochistan
11093	1	Mohammad Asghar Nasir (Retd)	23	Secretary, Education Department, Balochistan, Quetta	12/09/91	Balochistan

List of PSC employees in PSC Scale No. 3 who are eligible for grant of double increments announced by the Government effective from 01-06-1981.

Annexure-C

Sl. No.	Name	Designation	Unit
1a	2a	3a	4a
1.	Mr. Muhammad Haseeb	UDC	PSC, Dhakara.
2.	Mr. Javed Iqbal	Stenotypist	-do-
3.	Mr. Ghulam Ali	Stenotypist	-do-
4.	Mr. Ghulamullah	Accounts Asstt	-do-
5.	Mr. John Khan	Commercial Spot Checker	-do-
6.	Mr. Shahid Akhtar	Copyist	-do-
7.	Mr. Saad Ali	-do-	-do-
8.	Mr. Ahsan Ali Akhbar	-do-	-do-
9.	Mr. Irfan-ul-Haq	Stenotypist	PSC, Rahimabad.
10.	Mr. Muhammad Akram Javed	-do-	-do-
11.	Mr. Abdul Samad	Copyist	PSC, Quetta.
12.	Mr. Rubee Ali	UDC	-do-
13.	Mr. Masoodullah	Stenotypist	-do-
14.	Mr. Abdul Qudus	Head Clerk	HT, PSC, Quetta.
15.	Mr. Farwa Iqbal	UDC	HT, PSC, Muzaffargarh.
16.	Mr. Rahmat Ali	Stenotypist	PSC, Faisalabad.
17.	Mr. Waheed Ahmad	-do-	PSC, Muzaffargarh.
18.	Mr. Muhammad Saad Akhbar	-do-	-do-
19.	Mr. Saleem Javed Sabir	Head Clerk	HT, PSC, Dhakara.
20.	Mr. Abdul Rashid	UDC	-do-
21.	Mr. Rashid Ahmad Soomro	Accounts Asstt	-do-
22.	Mr. Ghulam Mustafa Ujjain	-do-	-do-
23.	Mr. Abdul Karim	Reception	HT, Landi Kacchi.
24.	Mr. Muhammad Javed	-do-	-do-
25.	Mr. Ghulam Saad Ali	-do-	Pressroom Call, PSC, Karachi.
26.	Mr. Karim Ali	Stenotypist	CH, PSC, Islamabad.
27.	Mr. Saad Ahmad	-do-	-do-
28.	Mr. Fakhru-uz-Zaman	Telephone Operator	PSC, Karachi.
29.	Mr. N. Habib Raig Chughtai	-do-	-do-
30.	Mr. Irfan Ahmad Pathan	Copyist	-do-
31.	Mr. Muhammad Khalid	Stenotypist	-do-
32.	Mr. Muhammad Ahsan Raza	-do-	-do-
33.	Mr. N. Ayub Raza	-do-	-do-
34.	Mr. Waheed	-do-	-do-
35.	Mr. Javed Saad	-do-	-do-
36.	Mr. Muhammad Asghar	-do-	-do-
37.	Mr. Saif Iqbal	Copyist	PSC, Multan.
38.	Mr. Muhammad Javed	UDC	-do-
39.	Mr. Yousaf Iqbal Shahid	Reception	-do-

1a	2a	3a	4a
40.	Mr. Nazam Malik	Stenotypist	PSC, Multan.
41.	Mr. Muhammad Younis	-do-	PSC, Peshawar.
42.	Mr. Imaytulah	Copyist	-do-
43.	Mr. Tahir Ahmad Akhtar	Accounts Asstt	-do-
44.	Mr. Saif Ahmad	Stenotypist	PSC, Sargodha, Islamabad.
45.	Mr. Muhammad Jallil	-do-	-do-
46.	Mr. Waheed Asghar	-do-	-do-
47.	Mr. Saad Ali	-do-	-do-
48.	Mr. Iftikhar Ahmad	-do-	-do-
49.	Mr. Raza Hassan Khan	-do-	-do-
50.	Mr. Saad Iqbal	Order Typist	-do-
51.	Mr. Saif Ahmad	Commercial Spot Checker	CH, PSC, Islamabad.
52.	Mr. Saif Hassan	Stenotypist	HT, PSC, Islamabad.
53.	Mr. Ghulam Farooq	Copyist	HT, PSC, Islamabad.
54.	Mr. Saad Tab Khan	Stenotypist	-do-
55.	Mr. Asghar-uz-Zaman	Order Typist	CH, PSC, Islamabad.
56.	Mr. Younis Hameed Zaidi	Stenotypist	-do-
57.	Mr. Saad Hassan	-do-	-do-
58.	Mr. Muhammad Ahsan Khan	UDC	PSC, Rahimabad.
59.	Mr. Tariq Hameed	Stenotypist	PSC, Rahimabad.
60.	Mr. Abdul Ghafoor	Order Typist	-do-
61.	Mr. Saad Hameed Khan	Copyist	-do-
62.	Mr. Sharif Anjum	Stenotypist	CH, PSC, Lahore.
63.	Mr. Tahir Ali Zaidi	Copyist	PSC, Lahore.
64.	Mr. Zahid Hameed	Stenotypist	-do-
65.	Mr. Saif Ali	-do-	PSC, Hyderabad.
66.	Mr. Saad Hameed Zahid	-do-	-do-
67.	Mr. Iqbal Ahmad Khan	-do-	-do-
68.	Mr. Muhammad Zahid	Stenotypist	-do-
69.	Mr. Saad Hameed Khan	Copyist	-do-
70.	Mr. Saad Hameed Khan	-do-	-do-
71.	Mr. Saad Hameed Khan	UDC	-do-
72.	Mr. Saad Hameed Khan	-do-	-do-
73.	Mr. Muhammad Younis Sharif	Reception	-do-
74.	Mr. Muhammad Saad	-do-	-do-
75.	Mr. Abdul Ghafoor Khan	Commercial Spot Checker	-do-
76.	Mr. Muhammad Zahid Hameed	Stenotypist	-do-
77.	Mr. Saif-uz-Zaman Hameed	Copyist	-do-
78.	Mr. Saif-uz-Zaman	Stenotypist	PSC, Lahore.
79.	Mr. Zahid Farwa Sait	-do-	-do-
80.	Mr. Muhammad Ahsan	-do-	Project Call, Rahimabad.
81.	Mr. Saif Ali	Order Typist	PSC, Rahimabad-II.
82.	Mr. Tariq Farwa Sait	Stenotypist	-do-

1	2	3	4
83.	Mr. S. Sharif Ali.	Head Clerk.	HT, P.O. Hyderabad.
84.	Mr. Muhammad Zaman	Steno-typ.	-do-
85.	Mr. Muhammad Salim.	Urdu Typist.	FSC, Multan.
86.	Mr. Muhammad Salim.	Steno-typist.	FSC, S.I. Khan.
87.	Mr. Muhammad Aslam Khan.	Secretary.	FSC, S.I. Khan.
88.	Mr. Sharif Rashid.	Steno-typist.	FSC, S.I. Khan.
89.	Mr. Muhammad Ishaq.	-do-	GU, P.O. Karachi.
90.	Mr. Safoor Rashid.	Secretary.	HT Complex, FSC, Islamabad.
91.	Mr. Muhammad Aslam.	Steno-typist.	-do-
92.	Mr. Irfan Ahmad.	Steno-typist.	-do-
93.	Mr. Muhammad Aslam.	Secretary.	HT, PSC, Multan.
94.	Mr. Saad Iqbal.	-do-	HT, PSC, Ferozabad.

Annexure-D

List of 100 employees in all levels who are eligible for grant of double increments announced by the Government effective from 1-1-1971.

S. No.	Name	Description	Office
1	2	3	4
1.	Mr. Rahmat Sharif.	Sub-Editor.	FSC, Publication, Karachi.
2.	Mr. Abdul Rauf Qasim.	Assistant (now AG-Officer).	FSC, Lahore.
3.	Mr. Ghulam Muhammad Farooq.	Steno-typist.	FSC, Fardes.
4.	Mr. Anwar Chaudhry.	Assistant (now Assistant Officer).	CSO, Karachi.
5.	Mr. R. Juma.	Assistant (G.M.M.).	FSC, Hyderabad.
6.	Mr. Imran-ul-Haq Juma.	-do-	-do-
7.	Mr. Rafiq Ahmad.	Chief of Announcements.	-do-
8.	Mr. Zahid Ahmad.	Assistant.	-do-
9.	Mr. Habibullah Hussain Khan.	Steno-typist.	-do-
10.	Mr. Akbar Hussain Khan.	-do-	-do-
11.	Mr. Ibrahim Khan.	-do-	-do-
12.	Mr. Yousaf Khan.	-do-	-do-
13.	Mr. Iftikhar Khan.	-do-	-do-
14.	Mr. Tariq Hussain Khan.	Assistant (India).	-do-
15.	Mr. Hameed Ahmad.	Assistant (India).	FSC, Lahore, Islamabad.
16.	Mr. Javed Akhtar Khan.	Steno-typist.	-do-
17.	Mr. Imran-ul-Haq.	-do-	-do-
18.	Mr. Imran-ul-Haq.	Assistant.	-do-
19.	Mr. Akbar Hussain Khan.	Steno-typist.	-do-
20.	Mr. Iftikhar Khan.	-do-	HT, PSC, Ferozabad.
21.	Mr. Akbar Khan.	Steno-typist.	-do-

1	2	3	4
22.	Mr. Muhammad Aslam	Secretary.	HT, PSC, Ferozabad.
23.	Mr. Aslam Khan.	-do-	-do-
24.	Mr. Aslam Khan.	-do-	-do-
25.	Mr. Aslam Khan.	-do-	-do-
26.	Mr. Aslam Khan.	-do-	-do-
27.	Mr. Aslam Khan.	-do-	-do-
28.	Mr. Aslam Khan.	-do-	-do-
29.	Mr. Aslam Khan.	-do-	-do-
30.	Mr. Aslam Khan.	-do-	-do-

83. Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the percentage of persons belonging to Balochistan Province working in the Federal government, its organisations and Corporations against the 5.30 per cent quota; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to increase the quota?

Syed Iqbal Haider: (a) The Provincial/Regional Quotas for recruitment to the posts in the Federal Government are applicable since 31st August, 1973 (Annexur A) according to which the prescribed quota of Balochistan is 3.5%.

The percentage of civil servants of Balochistan domicile working in the Federal Government in BS-3 to BS-22 as on 1-1-1993 is 2.71%.

According to the provisional figures the percentage of employees of Balochistan domicile serving in Autonomous Bodies/Corporations in BS-3 and above/equivalent is 3.81%.

(b) No.

Annexure A

Government of Pakistan

CABINET SECRETARIAT

(Establishment Division)

No.F.8/9/72-TR-V.

Rawalpindi, the 31st August, 1973.

OFFICE MEMORANDUM

Provincial/Regional quotas for recruitment to the civil posts under the Federal Government.

The question of revision of the Provincial/Regional quotas for recruitment

to the civil posts under the Federal Government has been under consideration of Government for some time. It has been decided that with immediate effect the following merit and provincial/regional quotas shall be observed in filling vacancies reserved for direct recruitment to posts under the Federal Government which are filled on all Pakistan basis:-

Merit quota	10%
-------------	-----

Punjab (including Federal area of Islamabad)	50%
--	-----

Sindh (including Karachi).	19%
----------------------------	-----

The share of Sindh will be further sub-allocated in the following ratio:

Urban areas namely Karachi, Hyderabad and Sukkur -40% of 19% or 7.6%.

Rural areas i.e. rest of Sindh excluding Karachi, 60% of 19% or 11.4%.

Hyderabad and Sukkur.

N.W.F.P.	11.5%
----------	-------

Balochistan	3.5%
-------------	------

Northern Areas & Centrally Administered Tribal Areas.	4%
---	----

Azad Kashmir	2%
--------------	----

SD/-

(Vaqar Ahmad)

Secretary to the Government of Pakistan

To

All Ministries & Divisions, their Attached and Sub-ordinate Offices.

Copy to: Secretary, Federal Public Service Commission, Karachi.

Copy also forwarded to the Chief Secretaries, Provincial Governments.

84. Haji Malik Faridullah Khan: Will the Minister for States and Frontier Regions and Kashmir Affairs be pleased to state:

- (a) whether it is a fact that Rs. 15 million which were earmarked for FATA were given to Fazle-Haq College mardan; and
- (b) whether it is also a fact that Fazle-Haq College is situated in settled area of the Province of N.W.F.P. which has no connection with FATA, if so, the reasons for earmarking the amount of FATA?

Mr. Abdul Qayyum Khan: (a) No it is not a fact.

(b) No FATA funds were diverted for the College located in a settled area.

UNSTARRED QUESTIONS

For Thursday, the 5th May, 1994.

6. **Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Defence be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to provide night landing facilities at Quetta Airport, if so, when?

Mr. Aftab Shahban Mirani: Presently there is no such proposal under consideration. However, provision of night landing facilities at Quetta Airport was considered but, due to technical constraints emanating from peculiar hilly conditions of the Quetta Valley, it was not found feasible.

7. **Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Defence be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to start PIA Service from Quetta to Dubai Via Gwadar, if so, when?

Mr. Aftab Shahban Mirani: Feasibility study for consideration of direct service between Quetta and Dubai is in process. However, this services will not be through Gwadar as runway conditions at Gwadar do not permit any Jet operations.

8. **Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Defence be

pleased to state whether it is a fact that Domestic Departure Lounge at Quetta Airport has become overcrowded if so, the steps taken by the Government to expand it?

Mr. Aftab Shahban Mirani: There is no plan to expand Domestic Departure Lounge at Quetta Airport because no over-crowding has been experienced so far.

9. Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Railways be pleased to state whether it is a fact that the Punjab Government has committed to provide fifty million rupees for road decking of victoria Bridge near Malakwal, if so, whether the said amount has been received, if not, its reasons?

Syed Iqbal Haider: During a meeting on 9.9.1993, Governor Punjab agreed to arrange funds amounting to Rs. 50 million for provision of road decking on Victoria Bridge near Malakwal. As intimated by Prime Minister's Secretariat, the amount had been allocated with the approval of the then Prime Minister from total allocation of Rs. 790 million earmarked for Senators' Scheme under Tameer-e-Watan Programme for 1992-93. The funds were to be transferred to Pakistan Railways by Ministry of Local Government and Rural Development. Despite issue of repeated reminders to the Government of Punjab Ministry of Local Government and Rural Development, Islamabad and Punjab Highway Department, the funds have not been transferred to Pakistan Railways so far.

Mr. Chairman: Question Hour is over. Yes, Minister for Law.

Syed Iqbal Haider: Sir, I have a small suggestion to make that before the debate starts on the privilege motion, item No. 3, 4 and 5 may be taken first and that will not take more than 15 minutes and afterwards we will have the remaining time for the debate itself.

Mr. Chairman: Item No.3 is formal.

Syed Iqbal Haider: Sir, about 4 and 5 there is very minor amendment in the Companies Legal Advisors Act of 1974 that their retainership fee may be increased from 350 to 1200. At least one Bill is passed and it is a non-controversial thing.

Mr. Chairman: What is the reaction from this side?

Mr. Sartaj Aziz: Item 3 can be taken up because it is formal but not 4 and 5 because there are amendments and that may take time and, therefore, the privilege motion which is already under discussion has priority overall other business.

جناب چیئرمین۔ نہیں اس طرح اگر کر لیں کہ

At least the discussion could start on the legislative business also.

یعنی ابھی سو ابارہ بجے ہیں۔ let us say اگر ایک بجے تک privilege motion کر لیں اس کے بعد جو پندرہ جناب سرتاج عزیز۔ وقت بچ جانے تو ضرور یہ اس پر منحصر ہے کہ کتنی لمبی تقریریں کرتے ہیں privilege motion پر۔

جناب چیئرمین۔ میرا مطلب ہے کہ بحث تو شروع ہو جائے۔

Syed Iqbal Haider: Let there be only six speakers. Three speakers from the Opposition side and three from the Government side.

جناب چیئرمین۔ یہ چیزیں ایسی ہیں I would prefer کہ اگر آپ آپس میں بیٹھ کر طے کر لیا کریں تاکہ میرے لئے آسانی ہو۔۔۔۔۔

جناب سرتاج عزیز۔ بہر حال جی آئینم ۲ کے بعد privilege motion شروع کرتے ہیں۔ پھر دیکھیں گے کیا۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ جی پہلے آئینم ۲ شروع کر لیتے ہیں۔ تاکہ formal business ختم ہو جائے۔

ORDINANCES LAID

Syed Iqbal Haider: Thank you.

With your permission, Sir, I lay before the Senate the following Ordinances, as required by clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan :-

- (1) The Pakistan Postal Services Corporation Ordinance, 1994 (XXII of 1994).
- (2) The Airport Security Force (Amendment) Ordinance, 1994 (XXIII of 1994).
- (3) The Light house (Amendment) Ordinance, 1994 (XXIV of 1994).
- (4) The Banking Tribunals (Validation of Orders) Ordinance, 1994 (XXV of 1994).
- (5) The Pakistan Broadcasting Corporation (Amendment) Ordinance, (XXVI of 1994).
- (6) The Representation of the People (Amendment) Ordinance, 1994 (XVII of 1994).

Mr. Chairman:- They stand laid.

POINT OF ORDER REGARDING SUBMISSION OF PHOTO COPIES OF
THE ORIGINAL BILLS

جناب چیئرمین۔ جناب پروفیسر خورشید احمد پوائنٹ آف آرڈر۔

پروفیسر خورشید احمد۔ آپ کو یاد ہو گا جناب چیئرمین کہ اس ایوان میں بار بار یہ درخواست کی گئی تھی کہ جب بھی ایسے قوانین آئیں جن میں سے کسی قانون میں ترمیم کی گئی ہے تو اس کے ساتھ ساتھ جس قانون میں ترمیم کی گئی ہے اس کے متعلقہ حصے بھی آئیں۔ پچھلے سال حکومت نے اس پر عمل شروع کر دیا تھا۔ اور ہمیں ترامیم کے ساتھ ساتھ جو amend کیا گیا ہے اس کی کاپی بھی دی جاتی

تھی۔ لیکن اس مرتبہ یہ نہیں ہو رہا ہے۔ میں متوجہ کروں گا پارلیمانی امور کے وزیر صاحب کو کہ اسی روایت کو جاری رکھیں، اس ایوان میں دراصل ہر ایک وکیل نہیں ہے ان کے پاس تمام پچھلے قوانین موجود نہیں ہیں تو legislator کو یہ سوت ہو جاتی ہے کہ آپ جو تبدیلی لارہے ہیں، اور جس قانون میں تبدیلی لارہے ہیں، دونوں متعلقہ حصے سامنے آجاتے ہیں، اور سامنے قائم کرنا آسان ہو جاتا ہے، تھوڑی سی محنت آپ کو کرنی پڑتی ہے لیکن آئندہ کے لئے ہمیں سوت ہو جاتی ہے۔ اس لئے آئندہ کے لئے اس کا اہتمام کریں اور اب بھی جو قوانین آپ لائے ہیں ان میں جو amended clauses ہیں، آرٹیکلز ہیں ان کی بھی relevant laws کی فونو کاپیاں ہمیں supply کروادیں۔

جناب چیئرمین۔ جی لائسنس صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین، عملی طور پر ہم اسے examine کریں گے کہ کتنا ممکن ہے، ظاہری طور پر تو یہ تجویز صحیح ہے لیکن ہماری سینٹ کی لائبریری میں ان تمام قوانین کی کاپیاں بھی موجود ہیں، اس کی فونو کاپی بھی ہو سکتی ہے، اس بارے میں، میں عملی طور پر معلوم کروں گا۔ اصولی طور پر میں اس کی مخالفت نہیں کرتا ہوں۔ میں اس پر معلومات حاصل کروں گا۔

جناب شہزاد گل۔ میں جناب چیئرمین گزارش کروں گا کہ Civil Laws Reforms کی فونو کاپی انہوں نے لگائی ہے، لیکن باقیوں کے ساتھ فونو کاپی نہیں لگائی ہے۔

Mr. Chairman: Iqbal Haider Sahib, If I remember correctly, when these things are approved in the Cabinet, their original text is also given.

تو اسی کی کاپی at least یہاں مہیا کر دیا کریں، آپ بہر حال دیکھ لیں۔

سید اقبال حیدر۔ جی ٹھیک ہے جی۔ اصولی طور پر میں اختلاف نہیں کرتا۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب چیئرمین اس میں ہمیں یہ سوت ہو جاتی ہے کہ ایک سائیڈ پر اور ریجنل ہوتا ہے اور اس دوسری سائیڈ پر اس کی ترمیم ہوتی ہے تاکہ آدمی وہیں دیکھ کر جتا سکے۔ چہ جائیکہ وہ فونو سینٹ ہو یا کوئی دوسرا ہو، اسی پپر میں اور ریجنل اور مجوزہ ترامیم ہونی چاہئیں۔

FURTHER DISCUSSION ON THE PRIVILEGE MOTION REGARDING THE
PRESIDENTIAL PROCLAMATION ISSUED UNDER ARTICLE 234.

Mr. Chairman: Now, we come to the privilege motion. Mr. Hussain

Shah Rashdi, please.

جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب چیئرمین، گزارش یہ ہے کہ آپ کے سامنے ایک مختصر سوال ہے جس پر آپ کو فیصد صادر فرمانا ہے، اور وہ یہ ہے کہ صدر صاحب کی طرف سے Proclamation بائٹ سنگ کے سامنے نہ رکھنا آیا وہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح کرتا ہے کہ نہیں؟ میں آپ سے بھی گزارش کروں گا اور آپ کے توسط سے دیگر ممبران صاحب کو بھی کہ وہ اپنے آپ کو لھٹا اس question پر مرکوز رکھیں۔ کل جو تقاریر ہوئی ہیں وہ زیادہ تر غیر متعلقہ تھیں کہ جناب صابر شاہ صاحب کی پارلیمانی فوٹیج کی سبب کیاتے؟ ان کو اتنی شدید ضرب کیسے آئی؟ اس کا بیٹھ کر پوسٹ مارٹم کیا جانے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے دائرہ اختیار سے باہر ہے، کل میں نے چند گزارشات آپ کے سامنے کی تھیں جو نامکمل رہیں اور ان کو اب میں دہراتا ہوں اور اس کے بعد مختصراً میں اپنے موقف کو آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

پہلی گزارش جو میں نے کی تھی وہ یہ کہ آرٹیکل 234 کے تحت صدر صاحب کے اختیار میں تھا، ان کی صوابدید تھی کہ جب ان کو ایسی request صوبائی حکومت سے پہنچ جانے کہ جس سے معلوم ہو کہ Constitution کے مطابق حکومت نہیں چل سکتی، تو وہ Proclamation issue کر سکتے ہیں، اس کے لئے نہ سینٹ کی منظوری کی ضرورت ہے، نہ نیشنل اسمبلی کی منظوری کی ضرورت ہے، کسی بھی صورت میں اس ہاؤس کا استحقاق مجروح نہیں ہوتا۔

دوسری گزارش میں نے یہ کی تھی کہ جہاں تک صدر صاحب کے Proclamation کا تعلق ہے، تو اس کو تفصیلی طور پر معزز عدالت عظمیٰ میں زیر بحث لایا گیا تھا اور کالی بحث کے بعد سپریم کورٹ نے یہ hold کیا ہے کہ صدر کا Proclamation valid تھا۔

تیسری میں نے گزارش یہ کی تھی کہ آرٹیکل (3) 234 کے تحت آئین نے کوئی بھی وقت متعین نہیں کیا کہ جس میں صدر صاحب کو یہ بائٹ سنگ کے سامنے لانا پالیٹے تھا۔

جناب چیئرمین، privilege کیا ہے؟ استحقاق کیا ہے؟ اس کی کوئی تشریح definition مجھے ہم legal کہتے ہیں وہ نہیں کی گئی، نہ آئین میں privilege define کیا گیا، اور نہ ہی جو ہمارے Rules of Business and Procedure میں اس میں define کیا گیا ہے کہ privilege کیا ہے؟ لہذا ہمیں مجبوراً ڈکٹری کی طرف جانا پڑتا ہے، اب آکسفورڈ ڈکٹری جو آپ کی میز پر پڑی ہوئی ہے، میں نے اسی کو دیکھا تھا، حضور صفائی چاہتا ہوں، وہ یہ کہ privilege کا مطلب ہے 'right, advantage, immunity'۔

breach of privilege define اور belonging to person, class or office کیا گیا ہے۔
 infringement of any of these کو اس privilege motion کو اس meaning میں دیکھنا
 ہے کہ آیا اس ہاؤس کا یا اس معزز ایوان کے ممبران کا استحقاق اس کی روشنی میں مجروح ہوا ہے یا نہیں؟
 آیا ان کا کوئی حق سلب ہوا ہے؟ ان کو جو immunity دی گئی تھی، آیا اس پر کوئی چوٹ آئی ہے؟ یہ آپ کو
 دیکھنا ہے۔ اب میں گزارش یہ کروں گا کہ آرڈیل ۲۲۲ جس کے تحت صدر صاب نے یہ Proclamation
 issue کیا ہے وہ حصہ ہے Constitution کا جو اس امر بنی provisions سے متعلق ہے۔ اب یہ
 امر بنی provisions جو Constitution میں بتائے گئے ہیں وہ آرڈیل ۲۲۲ سے لیکر ۲۳۷ تک ہیں۔ اور
 اگر ہم اس پورے chapter پر نظر رکھیں تو یہ ثابت ہو جائے گا کہ دوسری طرف سے جو پریویج موشن آیا
 ہے وہ قطعی inadmissible ہے۔ کیونکہ اس آئین کے آرڈیل ۲۲۵ میں کوئی حق ممبران کو نہیں دیا ہے
 کہ Proclamation آپ کے سامنے نہ آنے سے استحقاق مجروح ہو گا کیونکہ اس میں آپ دیکھیں گے کہ
 جہاں جہاں پارلیمنٹ کو اختیارات دیئے گئے ہیں، یا time limit ہے ان امر بنی provisions میں جس
 جس جگہ آئین نے مناسب سمجھا ہے تو ہاؤس کو یہ اختیارات دیئے ہیں اور جہاں یہ مناسب نہیں سمجھا وہاں یہ
 آئین خاموش ہے۔ اب میں سب سے پہلے آرڈیل ۲۲۲ آپ کے سامنے پیش کروں گا جو کہ بیان کرتا ہے

'Proclamation of Emergency on account of war, internal disturbances etc',

اب اس میں آپ دیکھیں گے کہ آرڈیل ۲۲۲ کلاز (۷)

I read it, Sir. "A Proclamation of Emergency shall be laid before a joint sitting" Mr.
 Chairman, if you have the copy of Constitution before you and the relevant
 provisions, it will be easy to understand. Clause 7 of Article 232, "A Proclamation
 of Emergency shall be laid before the joint sitting which shall be summoned by the
 President to meet within 30 days of the Proclamation being issued".

اب یہاں پارلیمنٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ یہ حق دیا گیا کہ اگر ۲۳۲ کے تحت پریذیڈنٹ صاب کوئی
 Proclamation issue کرتے ہیں تو ان کو لازمی طور پر ۳۰ دن کے اندر جوائنٹ سینٹنگ بلا کر اسے کو
 ممبران کے سامنے پیش کرنا ہے۔ یہ اختیار آرڈیل ۲۳۲ میں پارلیمنٹ کو نہیں دیا گیا ہے۔ اب اسی کا آپ
 آرڈیل ۲۳۲۔ (۷) (اے) دیکھیں گے کہ اس میں ہے کہ

"shall cease to be in force at the expiration of two months unless before the
 expiration of that period it has been approved by resolution of the joint sitting"

تو اگر اس صورت میں Proclamation اس ہاؤس کے سامنے lay نہ کیا جاتا تو یہ استحقاق مجروح ہوتا اور

میں پملا شخص ہوتا کہ اس کی support کرتا۔ اسی طرح آپ آرٹیکل ۲۳۲ پر آئیں جو

'power to suspend fundamental rights etc. during Emergency period'

ہے۔ اس کی کلاز (۲) میں آپ دیکھیں گے کہ یہ

"Every Order made under this Article shall as soon as may be, be laid before the joint sitting for approval and the provisions of Clauses 7 & 8 of Article 232 shall apply to such an Order as they apply to a Proclamation of Emergency."

Article 232 میں یہ حق پارلیمنٹ کو ملا۔ اور آرٹیکل ۲۳۲ میں اسکی wording different ہے یہاں Specify کیا گیا ہے کہ پارلیمنٹ کے اختیارات کیا ہیں with regard to the Proclamation اب اگر آپ اس روشنی میں ان دو آرٹیکلز کو دیکھیں گے۔ تو ۲۳۲ میں لفظ یہ کہا گیا ہے کہ

"President has to lay the Proclamation before "the joint sitting".

اس آرٹیکل کے تحت نہ پارلیمنٹ کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ اس کو discuss کرے نہ پارلیمنٹ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اسے approve کرے۔ میں گزارش کر رہا ہوں کہ پہلے دو مہینے میں اس آرٹیکل کے تحت پارلیمنٹ کو یہ power نہیں دیا گیا کہ وہ اس پر بحث کرے یا یہ کہ اس کو approve کرے اور نہ اس آرٹیکل کے تحت اور اس کے بعد President کے لیے یہ نہیں کہا گیا کہ.....

The President is bound to call a joint sitting. No time limit has been prescribed. Only a formality of laying the Proclamation before the House is mentioned. Mr. Chairman, you are an eminent lawyer and if the whole chapter relating to Emergency provisions is read, you would know that the Constitution has specifically conferred that right on the Parliament. Two certain things with regard to the Proclamation: where the Constitution or the law is silent on the subject and no specific power has been conferred on the Parliament, then, sir, no right is infringed, no breach of privilege has taken place.

My other submission is, sir, that clause (3) of Article 234 is subject to interpretation. What interpretation has come as has been stated in the privilege motion, that it was mandatory to lay the Proclamation before this House, therefore the breach of this honourable House has taken place. The other contention before you, Mr. Chairman, is presented by the Law Minister who says that under Article

234 (3) it was necessary only when its extension was sought. Now this is a question -- a very delicate question --and I think, that this honourable House is not competent to interpret the Constitution because that is primarily the function of the superior courts and in this particular case the superior court that is Supreme Court of Pakistan has already given verdict to the effect that it is a valid piece of law.

جناب چیئرمین - لیکن اس پر تو میرے خیال میں کوئی verdict نہیں آیا کہ laying necessary ہے کہ نہیں ہے۔

Mr. Hussain Shah Rashdi: May I respectfully submit that we are not sitting over judgement or the verdict of the Supreme Court, nor are we competent to say that Supreme Court discussed this. Therefore we should discuss the Proclamation.

جناب چیئرمین - نہیں وہ تو issue ہی نہیں ہے وہاں پر issue

The Proclamation as a whole was an issue. You know what I am saying is that the Proclamation as a whole was an issue, (1) is that the Proclamation is valid and I don't think, so far that argument has come.....

Mr. Hussain Shah Rashdi: It is unconstitutional

جناب چیئرمین ، 'نہیں' 'نہیں' second issue جو ہے جو اس وقت debate ہو رہا ہے وہ

یہ ہے کہ

Assuming it is valid, should it have been placed before the joint sitting, that is the issue.

Mr. Hussain Shah Rashdi: Sir, that precisely was my first argument that assuming for arguments sake it was mandatory for the President to lay it before a joint sitting. The question is whether the joint sitting was to be summoned by the President immediately or, (2), was it to be presented before the joint sitting for approval or for discussion under Article 232 and 233 where specific

powers and specific rights have been conferred on this honourable House or Parliament as a whole. But here the Constitution is silent. It only requires some formality. Now, my contention is that since it was not obligatory for the President to call a joint sitting immediately after issuance of Proclamation or since there is no time limit set, therefore, the President has not committed any infringement or breach of this honourable House. And, thirdly, the Proclamation was only for two months. Now, if the Proclamation was intended to be extended beyond two months then it was mandatory for the President to call for joint session of the Majlis-e-Shoora and present the Proclamation before that for further extension, if he so desired. But since the Proclamation has died its natural death before the expiry of two months and with the Constitution being silent about the rights of the members, how could it be presumed, Sir, that a breach of privilege of this honourable House has taken place? I think, this is a very very clear question as seen in the light of the Emergency provisions. I think, this privilege motion is not admissible.

The other thing that was agitating Mr. Chairman your mind, yesterday, was that since the President in his Proclamation had directed that the powers or the functions of the Provincial Assembly should also be assumed by Majlis-e-Shoora. Now, the Constitution is very clear on the subject. The Assembly is convened only when some business is to be transacted. In this, the Presidential Proclamation the President though had assumed the powers of the Provincial Assembly which were supposed to be brought before the Majlis-e-Shoora, but since there was no matter or legislation to be conducted, there was no joint sitting of the Parliament. I am reading from Article 234 clause (5) "where by a Proclamation issued under this Article it has been declared that the powers of the Provincial Assembly shall be exercisable by or under the authority of Majlis-e-Shoora it shall be competent--" and then it goes on that the

Majlis-e-Shoora could delegate its power to the President, it could exercise itself, it could validate certain laws, it could indemnify, all these functions have been assigned in the Constitution. But there was no point, Mr. Chairman, for the joint sitting to be convened to allow the Majlis-e-Shoora to transact business of the Provincial Assembly of NWFP. But it can't be said, Sir, that, because if the Proclamation has to be laid or the Parliament was assuming the functions of the Provincial Assembly by assuming the powers of legislation only, because if the Majlis-e-Shoora in a joint sitting is exercising the powers of the Provincial Assembly it cannot exercise the powers of the Provincial Assembly, to elect the Leader of the House for the NWFP Assembly. It was only for the legislation, if it has been necessary. So, my respectful submission to you, Mr. Chairman, is that since no legislation was to be done or being necessary, that joint sitting of the Parliament was not convened. But so far as Proclamation itself is concerned as I have submitted that the initial Proclamation for two months was above any challenge. It could not be questioned by any one. But the Parliament in joint sitting comes in picture under this Article only when the extension of the Proclamation was sought. So, these are my humble submissions that the Constitution has not given any right under this Article. Not only that but I will also take you, Sir, to Article 230 because the scheme of the Constitution is that wherever it has been necessary, it has conferred rights and even specified the functions of the Majlis-e-Shoora or the institutions. Now, under Article 230 which relates to Islamic Ideology Council, Clause (4) says that Islamic Ideology Council shall submit its final report within 7 years of its appointment and shall submit an annual interim report. The report whether interim or final shall be laid for discussion. I am laying emphasis, Mr. Chairman, to distinguish between these different clauses because wherever the Constitution has thought necessary it has conferred powers on the Parliament but where it did not thought necessary it is

silent. Therefore, we cannot inject the things into the clause which were not intended to by the Constitution makers. Now, this report says that a report whether interim or final shall be laid for discussion before both the Houses and each Provincial Assembly within six month. So, sir, in this Article no right is conferred on the Parliament. It has not been made imperative or mandatory for the President to immediately call joint session as in case of other Emergency provisions. No time limit has been set as to when this is to be laid before the joint sitting of the Parliament. Therefore, my respectful submission, Mr. Chairman, is that this does not constitute a privilege motion and it ought not be allowed. It should be disallowed. It is not admissible.

جناب چئیرمین۔ - یعنی اختیار صاب کر رہے تھے مجھے اس کے بعد موقع دیں۔ تو یہی اختیار صاب کو سن لیتے ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Mr. Chairman, I stand to support that Privilege Motion. Sir, I shall try to be as brief as possible. Article 234 authorises the President and Sir, when we say President under Article 234 it is the President not in discretion but on the advice of the Cabinet or Prime Minister. So we don't bring individual persons in at all. Not even in official capacity or private capacity, he is concerned. He has merely acted on the advice of the cabinet or the Prime Minister. This authorises the President assume to himself or direct the Governor to assume on behalf of the President functions that of the Provincial Government. Now sir, the first thing is that the Provincial Government functions are taken by the President himself or the President directs the Governor the Governor take them over. As a Provincial Government is defined sir under Article 130, functions of the Provincial Government are performed by the Provincial Cabinet headed by a Chief Minister. Please note sir, that in this Article the President is not authorized to remove the Provincial Government or dismiss the Provincial

Government. Hardly its functions are assumed by the President or if he so directs, by the Governor. The Provincial Government that is the Cabinet and the Provincial Assembly whose functions are entrusted to the Parliament, in my humble submission, remained in a state of suspended animation. They are not dead. They are not removed. The functions of the Provincial Assembly are entrusted to the Parliament. The functions of the Provincial Government are taken over by the Governor when the Provincial Government is still there in state of suspended animation. So, Sir, first thing is, that the President exceeded his powers under the Constitution to say that the provincial government has a Proclamation, says, "the Chief Minister and the Provincial Ministers shall be forced to cease to hold office, that was in excess of his powers. Once the President has acted in excess of his powers, I still recall that Proclamation violate. That is fact, what about the report may say? And now, sir, as the Government of the Province is still in existence and it cannot be removed. Therefore, you would kindly see Article 234 clause (2). It says Sir, "the provisions of Article 105 shall not apply to the discharge by the Governor of his functions under clause (1)". It is very significant because if there is no provincial government sir, then there is nobody under 105 to act on the advice of the Chief Minister or the Cabinet. So, this will not apply. It means that they are there, they exist but they could not give advice and the Governor is not bound by their advice. If they have been done away with, if they don't exist then there will be no need to say he needs not act on the advice of the Chief Minister or the Cabinet. Only the powers, the functions of the Provincial Cabinet are taken over. So, the Article 234 clause (2) resumed the existence of the Provincial Cabinet, the Chief Minister, only says that they need not give advice and the Governor needs not act on their advice. If they have been done away with, they are removed, then there will be no Article 234 clause (2) that he needs not act on the advice of the Chief Minister or the Cabinet. Sir, my next submission is, that I do not agree with the

honourable Law Minister that it does not has to be laid before the joint sittings of the Parliament unless we want its extension. And they say it is expired, it is dead, it has no need. This is an obligation if you kindly see the provision. I read clause (3) of the Article 234 "A Proclamation issued under this Article shall be laid, "shall be laid, shall be laid" " (mandatory provision)", before the joint sitting and shall cease to be in force at the expiration of two months, unless" Sir, kindly note these words "unless" before the expiration of that period it has been approved" approval is very much there and before expiration it has to be placed before the House if they want to extend it. Even for extension it has to come before the House before it is expired and it has to be approved. I don't say that they have the power to disapprove. That can be considered that in a case of an Ordinance where a resolution can be moved to disapprove but here it says it has to be approved, expiration of that period, it has been approved by a resolution of the joint sitting and may by a like resolution be extended for a further period not exceeding two months at a time. Sir the point is very simple that before the expiration "before" they had to lay before the joint sitting. So, now when does that period start? My humble submission is that this starts from the first day as soon as a Proclamation is issued because the functions of the Provincial Assembly are entrusted to the joint sitting or to the Parliament straight away. Parliament had to assume those functions. I don't know what power we may need? What law we may need, we need to pass? The President has been authorised under this, this is aware. "The Proclamation issued under this clause, I have read. It has been declared that the powers of the Provincial Assembly shall be exerciseable by or under the authority of [Majlis-e-Shoora (Parliament)], it shall be competent-

(a) [Majlis-e-Shoora (Parliament)] in a joint sitting to confer on the President the power to make laws with respect to any matter within the legislative competence of the Provincial Assembly;

(b) Majlis-e Shoora (Parliament) in joint sitting, or the President, when he is empowered under paragraph (a), to make laws conferring powers and imposing duties, or authorising the conferring of powers and the imposition of duties, upon the Federation or officers and authorities thereof."

Sir, straight away, very big responsibility has been imposed on the Parliament. They take over the powers of the Provincial Assembly and exercise them. Emergency has gone. President has been empowered of the Provincial Government. So many things have to be done. The joint sitting may authorize the President pass this law that ordinance or do it itself. So, on the very first day Sir, it has to be placed before the Parliament or as soon as may be practicable that before the expiration of a period and as I have said that extension can only take place when it is still in existence, not expired, when it is expired then it has to be a new Proclamation, while it is still there, it can be extended. By not placing the Ordinance or Proclamation before the Parliament as soon as practicable, in my respectful submission, is committing a fraud on the Constitution. It is a duty imposed upon me by the Constitution, it is not that is a privilege, it is an obligation that I assume the functions of the Provincial Assemblies, I make laws for the Provincial Assemblies. I may appoint authority, I may remove authority. All these functions are entrusted to the Parliament.

Sir nobody can say that for two months you don't need any law. You don't have to make any law. You don't make provisions for any minute, everytime you may need it. Particularly when the functions are assumed by the Governor. Now supposing Sir I want to ask a question from myself and from the treasury benches. Clause (5) of Article 234 says to the President, when Majlis-e-Shoora (Parliament) is not in session, to authorise expenditure from the Provincial Consolidated Fund, whether the expenditure is charged by the Constitution upon that fund or not, pending the sanction of such expenditure by Majlis-e-Shoora

(Parliament) in a joint sitting by resolution to sanction expenditure authorised by the President under paragraph (c). Sir my question is very simple. Supposing that proclamation had not come in February. It had come in the beginning of June, end of May, second week of June, budget had to be passed, who could do it? Only the joint sitting, only the Parliament. To say it is not necessary, for two months to place makes no sense at all. It has to be placed, straight away and immediately. So, for these reasons Sir, I think this is a very valid privilege motion because this is the breach of privilege. It is my duty as a member of the Parliament to perform the functions of the Provincial Assembly, to guide the Governor, to make laws, to pass budget. For all these or by implication you don't have to say that within this period, where a period is necessary, but when the whole/entire power is given to the Parliament itself. From the first day the proclamation comes, this Parliament assumed the powers of the Provincial Assembly. It will decide when to meet, how to function and what laws to make? The word is also used Sir, whatever it may mean that before the expiration approved, it was said that the word "approved" is not used but he used there. What is the significance of it? Proclamation issued under this Article 1 am reading clause (3), "shall be laid before the joint sitting and shall cease to be in force at the expiration of two months unless before the expiration of that period it has been approved by resolution of the joint sitting and may by a like resolution be extended". So Sir, to approve it has to be placed before the joint sitting before its expiration. Why did not they put it?

جناب چیئر مین۔ جی۔ یہ ہمزدا confusing language ہے۔

You know it says that "it shall cease to be in force at the expiration of two months unless before the expiration of that period it has been approved by resolution of the joint sitting". Supposing it is not approved,

تو دو مہینے ہو گئے۔ یعنی supposing it is not approved

it means that it will expire after two months.

Mr. Yahya Bakhtiar: No, I can explain that. May be, it is not necessary to approve. Like in case of an Ordinance you can disapprove also. May be, it has the power to disapprove.

Mr. Chairman: No. What I am trying to understand is, that supposing it is approved.

Supposing it is approved, even it could be either approved or not - تو کیا ہو گا - approved. Supposing it is approved, what will happen?

Mr. Yahya Bakhtiar: By implication it means that the Parliament could also disapprove it

Mr. Chairman: No. What I am saying is, supposing it is not approved.

بھر کیا ہو گا۔

Mr. Yahya Bakhtiar: I think it comes to an end

Mr. Chairman: O.K., if it is approved because you see

اس کے بعد یعنی یا تو یہ ہو نہ کر

with approval some thing happens. They say by a like resolution it may be extended. So for extension you need another resolution. the approval or disapproval is distinguished from.....

Mr. Yahya Bakhtiar : I agree, Sir, my submission is that before expiration it can be approved. Whatever that may mean? So they had to place it before it is expired

جناب چیئرمین۔ اس کی implication کیا بنتی ہے؟

supposing as I said, it is approved, then what happens? It will go for two months. As it says if it is approved, it does not get extended because after approval for extension you will need another resolution

Mr. Yahya Bakhtiar: I agree that. But it must be placed before the expiration before the House. It is for the House, the joint sitting will decide, they approve they extend or not and by implication you can approve, you can also disapprove. That has to be considered also. Why use 'approve' at all. It is meaningless. It has no sense at all. If it can stay without approval for two months anyway. Why, 'approve', and then another/separate resolution to extend. The main thing is that before its expiry it has to be placed before the House. As I have submitted, supposing it was not in February, it was in May, June, budget had to be passed, how could you do it? Only the joint sitting could do it.

Mr. Chairman: The other points raised by Mr. Kamal Azfar and Mr. Rashidi was that, they appeared to be saying that yes, it may be mandatory but there is no time limit fixed.

Mr. Yahya Bakhtiar: I said, sir, the time limit is implied because I have been entrusted the functions of the Provincial Assembly. In those cases where no function is entrusted to anybody, it requires to be laid, say within this period or that period. Within this period of one month they have to lay before the House. Here, however, it is to be laid straight away because I am authorized to function as a Provincial Assembly. So, the first day I shall be told, you are the Provincial Assembly to perform the functions of that Assembly and that shall be laid before the House without any delay. How can they keep it away from the joint sitting for two months or one month? I do not know why Mr. Kamal Azfar is objecting? Any way when he speaks it reminds me of what has been said by poetess Mrs. Shakir Parveen;

وہ کہیں بھی گیا لو تا تو میرے پاس آیا
بس یہی بات ہے ابھی میرے ہر جانی کی

When he spoke I did not say any thing. I am explaining my point of view that

before expiration it had to be placed. Before expiration means on the first day, second day, on the third day but before 60 days it had to be placed before the House. If they do not do, it is a breach of privilege. It is not only privilege it is my duty I have to make laws. I was entrusted to make laws for the Provincial Assembly, that function is entrusted to me and it has to be performed. It does not require a genius to understand that when a body is asked to perform certain functions, that body is to be informed straight away that from this day the functions of the Provincial Assembly are entrusted to you, Parliament. This is your duty now. Now, they cannot inform me for two months, as that would mean we are not authorized for two months. Because it is not needed to make laws. Who decides? I decide what function has to be performed, what Bill has to be moved. There are hundreds of functions of the Provincial Assembly, what law is made by the Government side or by the Opposition side, both are free. I have to be informed. As I said that before the expiration it has to be laid and then I submitted, the budget is one of the thing which has to be sanctioned. Supposing this Proclamation comes in June, they know that we cannot wait for two months, we are bound; who will sanction that and before the end of June the budget has to be sanctioned. As far the matter being subjudice, I will submit that my oath and the oath of a Judge of the Supreme Court or High Court are in similar terms "to preserve, protect and defend the Constitution". It is my obligation, it is obligation of a Judge of a Supreme Court and Judge of a High Court. I have taken an oath. I do not want to commit contempt of court. I do not want to interfere with the functions of the court but it is my obligation to make laws as the Provincial Assembly would make. I agree that as the courts are concerned they have advantage over the Parliament. I may have 80% power or 60% power, the Government may have 20% power and a judiciary may have 10% power but part of that power is, part of the power of the judiciary is to decide what is my power and

what is the Government power and what is their own power? They are the masters that way. Constitution means, what the courts say it means. That is a very big power given to a court and they will ultimately decide what are their powers, what are Parliament powers and what are the Government powers but when I know my powers myself, I will exercise those, but when I am confused, when I am in doubt, I will certainly go to a court. I think, you have given a very valid rulings before. You cannot stop functioning and in every case you do not have to go to a court to find out what are my powers, I know what my powers are, Sir, my duty is to perform the function of the Provincial Assembly that has been entrusted to me. That is very important and I should have been allowed to perform that function from the very first day. Therefore, Sir, a person may go to file a petition or a suit in any court. A Civil Court or the Supreme Court cannot frustrate the function of this House. I have to perform my duty and it is my obligation. I don't want to commit contempt of court, but this way it is to be very easy to paralyse the Parliament by moving one petition or filing one suit in one court or another, because all the courts are worthy of respect. Whether it is a Civil Judge of Chuchawatti or Supreme Court of Pakistan. So just because the application is pending in that court, or the suit is pending there, therefore, I cannot mention this, cannot talk about it. I have said, I have been obliged by the Constitution to perform my functions of the Provincial Assembly and I shall perform those functions. Sir, Thank you very much.

Mr. Chairman: Thank you.

یہ ستر کمال اعظم،

عمر ساری تو کئی عشق جاں میں مومن

آخری عمر میں کیا خاک مسماں ہوں ہے

جناب چیئرمین۔ اجماع یہ بتائیں کمال اعظم صاحب --- کہ time limit کوئی نہیں ہے

Do I take it that you are saying, agreeing that it is mandatory to lay before joint sitting but what you are saying is that time limit.

کوئی نہیں ہے۔

Barrister Kamal Azfar: Sir, if I may just answer that question the learned Minister can give me question addressed to me Sir, I may answer it. May I make my submission. Firstly, I supported what the learned Law Minister has said that it is not necessary to place it at all but even if it is necessary then the submission was that whenever the joint session is called if it falls under the first leg of Article 234 (3) then it has to be laid whenever the joint session is called and it can be laid whenever it is called. Because the first leg of Article 234 does not say that before the expiration of the 2 months period it has to be laid and even otherwise under Article 254 any step can be taken after the time is expired. But I am not coming to that.

جناب چیئر مین۔ لیکن اس انفارمیشن کو کیا کریں گے وہ۔

Barrister Kamal Azfar: No, Sir. So many others but you yourself mentioned that there are so many others, like the reports of the Council of Islamic Ideology that are laid before the House and for the information of the House, because this House has powers. The House has the power to be informed. The House has the power to also legislate if the legislation is necessary, if the second leg of Proclamation had come into force and legislation was necessary because the House, even the Provincial Assembly of the Frontier or any other House is not in constant session.

Mr. Chairman: If supposing, after the Proclamation is issued, let us say, collectively the House wants to legislate and do some thing. Because you have to call it.

وہ کیسے کرے گا۔

Barrister Kamal Azfar: Sir, if the legislation was necessary, the fact of the matter is, as you know sir, that it is for the legislature to make laws. It is for the courts to interpret laws, for the executive to execute the laws, to implement the laws. Now, we have been the period of judicial activism whether courts have been usurping the powers of legislature and actually legislating and now I don't think this House should encroach on the powers of the court and return the compliment. If they are to interpret the laws then they have to interpret whether the Proclamation had to be laid or not. And even now the period has expired, they can go back to seek its interpretation from the court. But the fact of the matter is that

Mr. Chairman: The privilege motion is before me. I should refer it to the court. What should I do?

Barrister Kamal Azfar: No. No. Sir, the point is this that Mr. Sartaj Aziz, Secretary General of the PML (N), had been going to the court and yesterday what you had said, Mr. Chairman, was that perhaps, the period had not expired, I was not appearing there, Ch. Aitzaz Ahsan was appearing. So, he knows better. But the point is that now the period has expired. And if there is a lacuna, they can go and clarify it from the court. But the political fact is that today Mr. Aftab Sherpao enjoys the majority. He has the majority of the House of the Provincial Assembly and the war is over.

جناب چئیرمین۔ جی ڈاکٹر شیرانگن صاحب۔

ڈاکٹر شیرانگن خان نیازی۔ جناب چئیرمین، بات سیدھی ہے اس میں کوئی قیادت والی بات نہیں ہے۔ کیونکہ بہت سی چیزیں راشدی صاحب نے واضح کر دی ہیں یہ بالکل mandatory ہے joint sitting کے سامنے اس Proclamation کو lay کرنا اس میں کوئی شک والی بات نہیں ہے اب اس میں بات یہ ہے کہ کب lay ہو گا جب joint sitting کی میٹنگ ہوگی۔

جناب چئیرمین۔ آپ کہتے ہیں کہ mandatory ہے۔

ڈاکٹر شیرانگل خان نیازی - میں اس میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کیوں کہ اس میں confusion ہو گئی ہے کہ ابھی جرم ہوا نہیں اور یہ مقدمہ دائر کر دیا گیا۔ joint sitting جب ہوئی اس میں put نہیں ہوا۔ راشدی صاحب نے بڑی فصاحت اور بلاغت سے آپ کو معاف دی ہیں آرٹیکل ۲۳۲ کی ۲۳۲ کی ۲۳۰ کی اور بہت ساری میں بھی دے سکتا ہوں۔ کیونکہ اس میں joint sitting تب require ہوتی جب مزید دو ماہ لینے پڑتے۔ ابھی تو اس کی approval لینے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی اس لیے دوسرا جو objection کیا گیا ہے کہ جناب والا پارلیمنٹ کو جو powers delegate ہو جاتی ہیں یعنی صوبائی اسمبلی کی legislation کی جب تمام powers آجاتی ہیں اور دوسری transaction of business of that Provincial Assembly was not required. And before one requirement is left within that stipulated period کے تحت revoke ہو چکا ہے تو ۲۳۶ کے what is that? That is mandatory 234 کہ جب کبھی joint sitting ہوگی اس وقت یہ پیش ہوگا اگر اس وقت یہ پیش نہ کیا جائے تو پھر ان کا breach of privilege بنتا ہے۔ اب بات یہ ہے کہ آپ نے سوال اٹھایا ہے کہ پھر اس کے سامنے رکھنے کی کیا ضرورت ہے، جناب آپ آرٹیکل ۵۰ پڑھیں۔ Article 50. "Now there are three components of Parliament. One President, the

National Assembly and the Senate". They are three basic things blocked in ان کو ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ رکھنا پڑتا ہے۔ صدر مملکت Proclamation دے رہے ہیں اور وہ on the advice of Prime So he is to inform راجہ صاحب یہ کہیں کہ Minister, on the advice of Federal Government, the Proclamation was clamped. May be true. Because on the advice, even then the President here also is not written "in his discretion" on solitary. The President is part of the Parliament under Article 50 that is to inform this august House جرم ہوگا۔ جناب والا joint sitting ہو جانے، یہ lay نہ ہو تو پھر یہ معزز اراکین تحریک استحقاق لے

آئیں کہ a question has arisen, thereby we are violating our oath. We have taken oath کہ ہم نے دفاع کرنا ہے preserve protect and defend the Constitution of Pakistan بلکہ ہمارے فرائض میں ہے کہ اس کے تو بہت سارے repercussions ہیں اس کی تو بہت ساری باتیں ہیں۔ وہ ہمیں defend کرنا پڑے گا preserve کرنا پڑے گا اس کے لیے لڑنا پڑے گا جب واقعہ ہی نہیں ہوا ایف آئی آر درج کرانی جاری ہے مقدمہ ٹرانسلی ہو رہا ہے، وقوعہ ہی نہیں ہوا، کیا وقوعہ ہو

تو FIR درج ہو سکتی ہے مقدمہ چل سکتا ہے، سزا سنائی جا سکتی ہے تو آپ سزا دیں؟ The question of privilege has not arisen at all.

جناب چیئرمین - تو سوال وہی آتا ہے کہ let us say چار مہینے کے بعد joint sitting ہوتی ہے، ۶ مہینے کے بعد ہوتی ہے۔۔۔۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی - ۶ مہینے کے بعد ہوتی ہے، جب ہی ہوگی تو انٹرمیشن ہاؤس کو ہوگی۔

جناب چیئرمین - وہ انٹرمیشن تو ہاؤس کو ہے، اخباروں میں بھی آیا ہے۔
ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی - جناب والا، آپ نہیں تو سہی، میں آپ کو معال دیتا ہوں۔
جنرل منیا، الحق نے ایک فرمان جاری کیا کہ جناب میں غیر جماعتی انتخابات چار دفعہ اور کروں گا۔ جب ان کے حادثے کے بعد اسحاق خان صدر ہوئے تو ایک صحافی نے ان سے پوچھا کہ جناب صدر آپ انتخابات کیسے کرائیں گے جب کہ جنرل منیا، الحق نے کہا ہے کہ غیر جماعتی ہوں گے۔ انہوں نے کہا مجھے تو پتہ ہی نہیں ہے۔ میں نے تو سنا ہی نہیں۔ تب تک سرکاری طور پر ایک چیز کی انٹرمیشن asserted form میں نہیں آتی اس کو آپ، گورنمنٹ کے business point of view سے تصور ہی نہیں کر سکتے کہ وہ واقعہ ہوا یا نہیں۔ باتیں تو بہت ساری سنائی جا سکتی ہیں۔ اگر میں کہہ دوں کہ جناب والا یہ ساری کوشش ہے کہ گورنمنٹ کو خراب کریں تو کیا یہ آپ مان لیں گے؟

جناب چیئرمین - میرے خیال میں ڈاکٹر صاحب قلمبازی اختیار کریں اس قسم کی چیزیں میرے خیال میں مناسب نہیں ہوتیں۔ یہ ایک serious business ہے مہ بانی کر کے ذرا سنجیدگی دکھائیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی - میں نے تو بات نہیں کی میں نے تو یہ کہا ہے کہ معال کے طور پر مجھے آپ یہ کہیں۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین - ڈاکٹر صاحب میں دیکھتا ہوں کہ کبھی کبھی آپ ذرا سا وہہ ہو جاتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی - نہیں اس میں ذرا کی بات نہیں ہے جناب والا!

you are in the office you are acting as Chairman. You are Chairman of whole of the House.

Mr. Chairman: You are also in office you are a Minister.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: It is your office as not individual.

جناب چیئر مین۔ میں بھی آفس کی بات کر رہا ہوں، آپ بھی منسٹر ہیں۔

As a Minister I request you to kindly be a little more serious in your arguments.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Thank you very much, Sir.

Syed Iqbal Haider: Sir, may I request you to take up the legislation now and we can continue the debate tomorrow. Item 4 and 5 are very brief and non-controversial items.

Mr. Chairman: May be we can take one more speech and then take up your business.

Syed Iqbal Haider: O.K., thank you, Sir.

Mr. Chairman: Dr. Javaid Iqbal Sahib.

Mr. Justice (Retd) Dr. Javaid Iqbal: Thank you Mr. Chairman. I am only trying to assist this House in arriving at a conclusion that there has been a breach of privilege. We have been informed that so far as Article 234 is concerned, sub-article (3), it is at least for two months period, the President can have dictatorial powers that he can remain and act without any question. My submission is that the Constitution does not contemplate it at all. So far as the Emergency powers are concerned we proceed from Article 232 where specific period within thirty days in sub-article (7) is mentioned, and that is that when a Proclamation of Emergency is made then it has to be laid before the two Houses within thirty days because it is a Proclamation of Emergency on account of war or internal disturbances. Now, the next is where there is a failure of constitutional machinery in a Province. Here although the time may have not been mentioned but the provisions are more or less the same. Again there is the third Proclamation

under 235 which is the case Financial Emergency, where again the same provisions are applicable under sub-article (4) provisions of clauses (3) and (4) of Article 234 shall apply to the Proclamation issued under this Article. Now Sir, I will briefly read the relevant sub-article of 234 - sub-article (3). I think the meanings are quite plain, it states:

"A Proclamation issued under this Article shall be laid before a joint sitting and shall cease to be in force at the expiration of two months unless before the expiration of that period it has been approved by a resolution by the joint sitting "

So, this means that although specific period is not fixed for placing a Proclamation before the joint sitting but nevertheless it has to be placed before the joint sitting before the expiry of two months. Before the expiry of two months because it has to be approved before the expiry of two months' period. Then, you can proceed further which goes on in this manner : the Article, joint sitting and may by like resolution be extended for a further period not exceeding two months. In other words there are two resolutions which are required. One is approval, first approval within two months by the joint sitting and then if the extension is required you have to have another approval by another resolution. So, there are two resolutions mentioned here. In all Emergency provisions the same methodology is to be followed. The reason is that the spirit of the Constitution is democratic. It does not want to give powers which are arbitrary in nature or dictatorial in nature to the President even for a period of two months, as it is being contended before us. Sir, had it been so then the result would be :

دیو استبداد ہے مہموری قاب میں پانے کوب

تو سمجھتا ہے یہ آزادی کی ہے نیم ہری

Sir, it is not that what the Constitution contemplates. Here the object is that Parliament has to control and contain the President and if they are of the view that

for a two months' period the President has the power to issue a Proclamation of this nature, then this is wrong. It is unconstitutional and it is certainly a breach of privilege. Obviously to say that this matter is subjudice before the court, it is not really relevant. The court, of course, is to see to it whether the President's action in not placing this Proclamation before the joint sitting is legal or illegal and what are its consequences. The court is not empowered nor it has been delegated the power to decide as to whether there has been breach of privilege, that is only this House which has to decide whether there has been breach of privilege. Again it is not the court which is to punish a person who commits the breach, it is this House which has to decide that. If there has been a breach of privilege then, of course, this House can punish that person, even if he happens to be President. Because so far as the rules are concerned, as I am trying to submit, Rule 62(4) says, the question shall not reflect on the personal conduct of the President. Now there is personal conduct of the President as well as the official conduct. I may refer to Rule 200 which lays down the method of address when a member is speaking and addressing. It says, this is Rule 200(3b); "A member while speaking shall not reflect upon the President in his personal capacity provided that nothing in paragraph shall preclude any reference subject to the provisions of the Constitution to the President in relation to any act done by him in his official capacity". So an act done by the President in his official capacity, if it violates or if it commits a breach of privilege then certainly action can be taken under Rule 62 which obviously is to the effect that when a question of privilege is raised and it involves even if it is the President, provided it is in respect of an act on his part in his official capacity. Then, of course, there is Rule 67, if the House finds any person to be guilty of the breach of privilege of the House or its committee or any member it may award punishment to such person in accordance with law. So, I humbly submit that so far as these provisions are concerned it is quite clear.

It is self-evident that so far as the act of the President is concerned whatever matter is subjudice before the court it is only this House which will have to decide whether the breach has been committed of its privilege and I humbly submit that this breach has been committed because we are responsible as elected members of Parliament and we have to see to it that the democratic institution is saved. I would request the treasury benches and also my other colleagues that they should in fact, unanimously agree that here is a breach of privilege. Because if we are not going to save the institution of democracy then it is bound to crumble into pieces. Because in a country in which, there are examples, people flout the rule of law, where they flout the public mandate, where they flout the Constitution and if they are going to act in this manner this should be very detrimental to the democratic institution as the growth of the democratic institution is to suffer. My submission would be that here is a very clear case of breach of privilege and there is no need to dilate upon this question any further. Even Article 234 (3) is itself quite clear and there is no need to go further in to debate on this issue. Thank you very much.

جناب چیئرمین۔ جی ایک منٹ احتراز صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ جی جناب احتراز صاحب۔

Ch. Aitzaz Ahsan: Mr. Chairman, quite honestly for me, it is a very gripping moment at this time. I think that and for you and for the House. I don't know whether this will be a point of order but let me formulate. I think that it is a maiden speech from that side of the House and I think it is across the party that we must, at least, I can't let it go unnoticed, and I can't let it go without being recorded on the proceedings of this House ached for ever. It is a privilege, I think, that on the other side of the House the gentleman who has just spoken, besides, having been the Chief Justice of the Lahore High Court, an eminent scholar in his own right but that is not the point I want to wage, I want to refer to his father. We stand

here, all of us, in this House today and it was his maiden speech I read the poetry of Allama Iqbal on the knee of my father, I read it, I was inspired as a young man, as youth even at the age of 5, 6, 7 from

بانگ درا from کھوکھو from جواب کھوکھو، بال جبریل، پیام مشرق، جاوید نامہ

all that and I think, for a moment, I want to pay a tribute to this House and to the father of whose son just spoke, I just want to mention that and record it. I feel it is a glorious moment that Allama Iqbal's son, I do not agree with what he has said with respect, with all due respect, I think, it is very important moment in which he has spoken.

Mr. Chairman: Thank you.

جی جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

Prof. Khurshid Ahmed: But that is a tragedy of Iqbal that we pay respect to him but do not follow.

جناب چیئرمین۔ جی مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میں نے یہ محسوس کیا کہ آپ نے پریولج موشن پر بنیادی طور پر جن مقرریں کو اجازت دی وہ تجربہ کار وکیل تھے تاکہ وہ آپ کو آئین کے بارے میں تجاویز دے سکیں لیکن میں ایک عرض کروں گا جناب والا کہ ایسے ہی ہم نے پڑھا تھا کہ ایک آدمی لندن سے آیا۔ logic میں اس نے کوئی ذکر ہی لی تھی۔ یہاں آیا تو اس کے والد اور والدہ گاؤں کے سادہ لوگ تھے۔ صبح بیٹھ کر جب کھانا کھایا دسترخوان پر تو بیٹے نے کہا کہ دکھیں میں ابھی لندن سے آیا ہوں اور یہ دو روٹیاں ہیں، میں ان کو تین مہات کردوں گا۔ والد نے کہا کہ بہت اچھا ہے کہ ہمارے لندن سے آنے والے بچے ابھی دو روٹی کو تین مہات کر رہے ہیں تو بہت اچھا کمال ہے تو انہوں نے کہا کہ مہات کر دیں۔

جناب چیئرمین۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا، میں ابھی آرہا ہوں بات پر 'پوائنٹ آف آرڈر' ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ ایک روٹی، یہ دو روٹی، ایک اور دو کے معنی تین ہذا تین روٹی۔ تو والد نے جو سادہ لوح آدمی تھا، کہا کہ بس غصہ ہے یہ ایک روٹی تمہاری والدہ کی، یہ دوسری روٹی میری، یہ تیسری آپ

کھالیں۔ تو عرض میری یہ ہے کہ یہ جو لالچ ہمارے وکیل صاحبان دے رہے ہیں، ایک پہلو یہ بھی اس میں ہے اور اسی کو۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ تو آپ اس کو agree کر رہے ہیں یا پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ آپ مہربانی کریں کہ آپ جو انٹرنیشن کر رہے ہیں، وہ جو لالچ ہے، وہ اس طرح آنے جس کو صاف ازم کہتے ہیں یا plain reading ہی آئین کی ہو سکتی ہے بالکل plain reading وہ یہ ہے جیسے ہمارے دوستوں نے وہاں اس سائیڈ سے پیش کیا۔ وہ مسلسل اس کوشش میں تھے کہ آئین کو اس طرح پیش کریں کہ جو کچھ آئین میں نہیں ہے وہ سامنے آنے۔

جناب چیئرمین۔ بہر حال آج اس پر مزید تقاریر کیا کرنی ہیں؟

Syed Iqbal Haider: There are only two-three speakers left. They may...

جناب چیئرمین۔ آپ کی جانب سے کون کون اب رہ گیا ہے؟

جناب اقبال حیدر۔ اعتراض احسن صاحب ہیں، رضا ربانی صاحب ہیں، شفقت محمود صاحب ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جام کرار صاحب، فتح رفیق صاحب، پانچ تو ہو گئے، یہاں سے بمبڈر صاحب

رہ گئے ہیں، ظفر صاحب ہیں، پروفیسر ساجد میر۔۔۔۔۔

Syed Iqbal Haider: In that case sir, the debate is going to be continued to next sitting then allow to just, with your permission, item no 4 and 5 may be passed today.

معرز اراکین۔ آج ختم کرادیں۔

جناب چیئرمین۔ اگر ہو جائے تو nothing like it لیکن دیکھیں ناں پانچ حضرات ادھر سے

ہونا چاہ رہے ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ چلیں ہمارے دو withdraw کرتے ہیں۔ ان کے بھی دو withdraw کر

باتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ کیوں جی؟

Syed Iqbal Haider: Sir, conclude this matter. Our three have

withdrawn, there three should also withdraw. Let the two speakers from each side

جناب چیئرمین - کیوں جی منظور ہے؟ کیوں جی اس طرف سے کون ہیں؟ ایک تو ساجد میر صاحب ہیں، ایک بھنڈر صاحب ہیں، ایک مند و خیل۔

سید اقبال حیدر - مند و خیل صاحب نے تو withdraw کر لیا ہے۔

جناب گلزار احمد - پوائنٹ آف آرڈر۔ میں اس موشن کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین - کس موشن کے متعلق؟

جناب گلزار احمد - جس موشن پر تقریر ہو رہی ہے، اس پر تھوڑا سا ایک نکتے پر عرض کرنا

چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین - ہمنو سائلٹ ہے۔ جی، جی، فرمائیں۔

جناب گلزار احمد - پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ جمہوری روایات کو مستحکم کرنے کے لئے بہت

اہم روایت ہے، بہت اہم بات ہے کہ صدر کے پریوینج یا صدر کے اختیارات پر ہم بحث کر رہے ہیں اور اس کو ہم کہہ رہے ہیں کہ breach of privilege ہے اور یہ بہت اہم بات ہے لیکن میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھوں گا کہ یہ کیوں ہوا اور کس لئے ہوا؟

جناب چیئرمین - نہیں، آپ تقریر کرنا چاہتے ہیں۔ گلزار صاحب ایک عرض سن لیں۔

جناب گلزار احمد - کیا سیکر کو یہ اختیارات حاصل تھے کہ اس نے وہاں پر جو کچھ کیا؟

جناب چیئرمین - گلزار احمد صاحب بات یہ ہے۔ اگر آپ تقریر کرنا چاہتے ہیں تو میری طرف

سے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

جناب گلزار احمد - جناب چیئرمین، یہ پریوینج موشن جو ہے، نامکمل ہے۔ اس میں سیکر کے

پریوینج اور اس کے حقوق۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین - اس وقت یہ ایٹو ہے کہ اگر آپ تقریر کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب گلزار احمد - جناب چیئرمین اس پریوینج موشن پر آپ کیا تقریر کریں گے؟

جناب چیئرمین - نہیں، نہیں، میرا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ تقریر کرنا چاہتے ہیں تو میری

طرف سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تقریر کی بات تو بت آتی ہے جب پریوینج موشن مکمل ہوگا۔ جب مکمل

ہی نہیں ہے، سپیکر کو تو ہم لای نہیں رہے۔ پرافٹل اسمبلی کا سپیکر غلط روٹنگ دے رہا ہے، غلط کام کر رہا ہے۔ وہ سارے لا، اینڈ آرڈر کو اپ سٹ کر رہا ہے۔ اس کے بعد اگر صدر نے کوئی ایکشن یا ہے تو اس کو تو آپ کر رہے ہیں لیکن اس پر کیوں نہیں کر رہے جو سپیکر نے کیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے تو پھر کس طرح کیا جائے۔ What is the agreement now

now in the House? یعنی اس طرف سے دو حضرات بولیں گے؟

سید اقبال حیدر۔ دو دو دونوں طرف سے 'دو' دو۔

جناب چیئرمین۔ کیوں جی اس طرف سے acceptable ہے؟ بمنذر صاحب اور ساجد میر

صاحب؟ کیوں جی آپ مندوخیل صاحب؟

سید اقبال حیدر۔ مندوخیل صاحب ہماری درخواست پر withdraw کر گئے ہیں۔

(وقتہ برائے اذان)

جناب چیئرمین۔ جی پھر کیا فیصلہ ہوا؟

Malik Muhammad Qasim: Sir, it has been agreed upon that it would be very difficult to finish all these speeches today. There are five gentlemen to speak and it is almost over 1:30 but then under next sitting. Firstly, the legislation should be dealt with and then this matter may be taken up. So, this is what has been agreed.

جناب چیئرمین۔ تو next sitting پر۔ دیکھیں ناں اب Sunday کو تو پرائیویٹ ممبرز

ڈے ہے۔ اسکے بعد Monday کو ہو گا۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں Sunday کو تو یہ continue کریں گے ناں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں یہ تو کرے گا۔

Syed Iqbal Haider: It can be concluded even on Sunday, sir.

جناب چیئرمین۔ کیوں جی؟ Is it agreed?

Syed Iqbal Haider: Of course, Sir, it should continue on Sunday

also. If it can't be concluded on.....

پروفیسر خورشید احمد - ہم نے ایک درخواست کی تھی - کراچی سندھ کی صورتحال ایسی ہے کہ اس کے اوپر Sunday کو بحث کی جائے۔

سید اقبال حیدر - وہ بھی کریں گے - وہ تو ہے پرائیویٹ ممبرز ڈے۔

جناب چیئرمین - نہیں اگر Sunday کو پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے 'اس دن یہ بھی ہو سکتا ہے اور سندھ پر بھی' you want to move 'وہ موشن کون موو کرے گا؟'

پروفیسر خورشید احمد - ہم move کریں گے - سرتاج عزیز صاحب کی اور میری موشن ہے۔

جناب چیئرمین - نہیں وہ پتہ نہیں کہ آئی ہے ایجنڈے پر I don't know لیکن اگر یہ agreeable ہے تو Sunday کو we will have this تو ٹھیک ہے جی اور Monday کو پھر آپ کی تجویز ہے کہ legislation لے لیں۔ ٹھیک ہے جی اور اس کے بعد پھر یہ take up کریں گے۔ ٹھیک ہے جی۔ agreed with تو آج پھر اور مزید کچھ کرنا ہے۔ لائسنسز صاحب یہ مجھے بتا رہے ہیں کہ آپ نے جو پروگرام دیا ہوا ہے وہ Sunday کے بعد Tuesday کا دیا ہوا ہے۔

سید اقبال حیدر - With the agreement, we may have it on Monday اس کو ہم کر سکتے ہیں۔

Mr. Chairman: I think, we have a lot of work. In fact, it is good to have on Monday.

تو اچھا ہے کہ وہ ہو جائے۔ جی آپ کچھ اور کہنا چاہ رہے تھے۔

سید اقبال حیدر - میں یہ کہہ رہا تھا کہ کیونکہ وقت باقی ہے تو ایک item ۳ یا ۵ ابھی نکل سکتا ہے۔

جناب چیئرمین - اگر ہو جائے۔۔۔

سید محمد فضل آغا - adjournment motion ہو جائے سر۔۔۔

جناب چیئرمین - کیوں جی اقبال صاحب۔

سید اقبال حیدر - نہیں 'adjournment motion' نہیں 'adjournment motion' کافی

یہ ہے۔

جناب چیئرمین - پھر کیا کیا جائے اب۔

سید اقبال حیدر - we can adjourn today. اذان بھی ہو گئی ہے

meet on Sunday at 4 O' clock in the evening.

جناب چیئرمین - اچھا۔ سید محمد فضل آغا۔

سید محمد فضل آغا - ایک adjournment motion ہماری ہے وہ لیتے ہیں اقبال حیدر

صاحب اور ڈاکٹر صاحب بیٹھے ہیں۔

جناب چیئرمین - ایک آدھ adjournment motion لے لیں۔ Law Minister صاحب

وقت ہے ایک adjournment motion لے لیں۔

سید اقبال حیدر - ایک۔

جناب چیئرمین - ایک لیتے ہیں۔ وقت ہے تو why not - کون سالیٹا چاہتے ہیں۔

ADJOURNMENT MOTION

ADJOURNMENT MOTION; RE ALLEGED DELAY IN

THE CONSTRUCTION OF BASHA DAM

سید محمد فضل آغا - نمبر ۶۔

Mr. Chairman: No. 6 is by Agha Sahib on the alleged delay in the construction of Basha Dam.

سید محمد فضل آغا - جی ہاں، بجٹ ڈیم کے متعلق۔

جناب چیئرمین - جی جی ربانی صاحب

Mr. Raza Rabbani: The Chapter on definition states that Leader of the Opposition means a member of a House, who, in the opinion of the Chairman of the Senate is, for the time being, the leader of the members of the Opposition to the Government in that House. So, sir, since everything is being settled today so, would this mean that on Sunday, you would also nominate the Leader of the

Opposition.

جناب چیئر مین۔ They will have to nominate. ہوتا یہ ہے طریقہ یہ ہے کہ

They have to tell me and I recognize him.

(interruption)

جناب چیئر مین۔ ہاں ہوتا یہ ہے طریقہ کار یہ ہے کہ

The Opposition have to decide. I don't know. کس پر agree کرتے ہیں۔

They will inform me unless there is not any dispute on it. Then of course, I will

recognize him. لیکن procedure۔ یہی ہے۔

Mr. Raza Rabbani: But I was going strictly according to the

language of the rule which says that in the opinion of the Chairman, the

members

جناب چیئر مین۔ Opinion۔ یہی ہوتا ہے کہ the tradition has been this that

they have to tell me کئی دفعہ problem اس واسطے آ سکتا ہے کہ let us say۔ ایک پارٹی کچھ کہتی

ہے اور دوسری پارٹی کچھ اور کہتی ہے Then I have to decide, but supposing they tell me

کہ جی یہ اب ہمارا ایئر ہے تو پھر of there is no problem But if there is a dispute then.

course, I will have to decide. کیوں جی لائسنس صاب بھاشا ڈیم والی لے لیں۔

سید اقبال حیدر۔ جی جناب لے لیں۔

جناب چیئر مین۔ اچھا ٹھیک ہے یہ لے لیتے ہیں جی۔ جی پڑھ دیں جناب۔

ADJOURNMENT MOTION RE: CONSTRUCTION OF BASHIA DAM

Syed Muhammad Fazal Agha: Sir, I move that the House may take up this matter of urgent national importance and of recent occurrence. It has been reported in the daily, "Nawa-e-Waqt", dated 2.1.94 that the construction of Basha Dam has been put to the cold storage. It is a matter of grave concern to the nation and needs to be discussed in this House.

Mr. Chairman: Is it opposed?

ڈاکٹر شیرانگلن خان نیازی۔ ہاں میں oppose کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ opposed مختصراً اگر آپ فرمادیں۔ جی فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ عرض مختصراً تو یہ ہے کہ بھاشا ڈیم کی کنسرکشن بہت important مسئلہ ہے اس لیے ملک میں جو بجلی کی shortage چلی آ رہی ہے پچھلے عرصے سے اور جس طرح ہمارے ملک کی economy کو بجلی کی shortage نے affect کیا ہے اور خصوصاً انڈسٹریل اور ایگریکلچرل سیکٹر میں تو اس سے میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن اور Treasury Benches دونوں کے بجا طور پر علم میں ہے اور اس کی Feasibility report پر کافی خرچہ بھی ہو گیا اور سابقہ گورنمنٹ کے ادوار میں اس پر کافی محنت وغیرہ ہوئی۔ نکتے بھی بنے، پھر سروے بھی ہوئے کچھ agreements بھی ہو گئے ہیں اس کے برعکس ایک controversial dam جو کابل باغ ڈیم ہے انہوں نے ہر وقت اس کو subject بنایا ہے جس کی وجہ سے ہاؤس میں بڑی ہدنگ ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بھاشا ڈیم کی importance کابل باغ ڈیم کی نسبت اس لیے بھی زیادہ ہے کہ وہ upstream پر ہے اور یہاں پر جو downstream dams بنتے ہیں اس میں بہت جلدی silting ہو جاتی ہے اور اسی قسم کے ڈیم کے ناکارہ ہونے کے زیادہ خطرات ہوتے ہیں۔ اور بھاشا ڈیم چونکہ ایک huge ڈیم بھی ہے اور upstream پر بھی ہے وہاں پر اگر یہ ڈیم بنایا جائے تو ایک تو silt control ہو گا اور downstream میں silt بھی نہیں آنے کا دوسرا یہ ہے کہ ہماری جو energy crisis میں وہ بھی دور ہوں گے اور تیسرا یہ جو controversial قسم کے پراجیکٹ ہیں جن میں کہ کابل باغ ڈیم خاص طور پر شامل ہے تو اس کی controversy سے بھی ہم بچ سکیں گے۔ اور یہ اس وقت کی اہم ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے اس کو admit کیا جائے اور ہاؤس میں اس پر detailed بحث ہونی چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی، جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیرانگلن خان نیازی۔ جناب والا معزز رکن نے جو مسئلہ پیش کیا ہے، اول تو انہیں کابل باغ کا مسئلہ اس میں لانا نہیں چاہیئے تھا وہ قومی اہمیت کا ایک منصوبہ ہے جس پر ہماری حکومت کو حائل ہے کہ سارے صوبوں کی مدد سے اور انعام و تقسیم سے اس کو بنایا جائے۔ کیونکہ لوڈ شیڈنگ کا علاج ہی کابل باغ ڈیم ہے اور ان کو پتہ ہے۔ دوسری بات جو بھاشا ڈیم کی انہوں نے اٹھائی ہے ان کو معلوم ہے کہ ہماری حکومت نے ۸۹ میں اس کو شروع کیا تھا۔ سروے کے لئے انہوں نے دیا Nespack والوں کو یہ چیز یہ

جاتے ہیں اور ۲۵ اس پر خرچ ہو چکا ہے US Dollars اور ہماری کوشش تھی لیکن بات یہ ہے کہ ۱۹۹۰ میں جا کر وہاں کی مقامی آبادی نے تعاون کرنا بند کر دیا تھا اور اس صورت حال کے تحت جو تین سال تک pending رہا اور اس وجہ سے مقامی صورت حال ابھی نہیں رہی ہے۔ اب ہماری حکومت آئی ہے ہم کوکھاں ہیں اور انشاء اللہ یقین دلاتا ہوں کہ سروے کے لئے ہماری حکومت نے ۸۹ میں ٹیمیں مقرر کی تھیں اور آخری سروے جس نے کیا ہے یا جو کام مکمل ہوا وہ ہم سے مکمل ہوا تھا نہ کہ اس کی بعد کی حکومت سے۔ اب بات یہ ہے کہ بھاشا ڈیم کو ہم نے cold storage میں کیسے رکھنا ہے جو حکومت اس کو بنانے کا طے کر چکی ہو، اس کا سروے کرا چکی ہو، اس کے لئے کوکھاں ہو بلکہ ہماری حکومت نے تو اس سے بھی آگے step لیا ہے کہ جتنے بھی اس ملک میں ڈیم بن سکتے ہیں اور خصوصی طور پر ہائیڈل پوجیکشن، اسٹن کے وہستی بجلی ہے جو ہماری ضرورت ہے اس لئے زیادہ سے زیادہ کوکھاں ہیں کہ یہ جو crises ہمیں ملتا ہے وراثت میں، جس کی طرف دھیان نہیں دیا گیا، ہماری حکومت اور وزیر اعظم بے حد کوکھاں ہے کہ یہ بنے۔ بلکہ میں یقین سے کہتا ہوں کہ بھاشا ڈیم کے علاوہ بھی جتنے ڈیمز بن سکتے ہیں جو قومی اہمیت کے ہیں اور جو توانائی کا بحران جس سے ہم دوچار ہیں جس کے اثرات آپ کو بھی پتہ ہے کہ نہ صرف شہری آبادیوں پر بلکہ زراعت پر ہو رہے ہیں، صنعتوں پر ہو رہے ہیں، ملک کی معیشت تباہ و برباد ہو رہی ہے، ہم اس کو حل کرنے کیلئے جلد سے جلد کوکھاں ہیں اور انشاء اللہ میں یقین سے کہتا ہوں اور یہ گورنمنٹ کے behalf پر کہہ رہا ہوں کہ منصوبہ ہماری priorities میں ہے اور جوئی وہاں کی صورت حال سنبل جانے گی، چھپے اگر نہیں سنبل سکی تو قصور ان کا ہے ہمارا نہیں ہے، ہم بنائیں گے اسے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ اور اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ recent occurrence تو نہیں ہیں۔ یہ تو معاملہ چل رہا ہے۔ ۸۹ سے چل رہا ہے۔

ڈاکٹر شیر اگلن خان نیازی۔ میں کہتا ہوں کہ میں اس پوائنٹ آف ویو سے ٹیکنیکل بات بھی نہیں کر رہا۔ یہ قومی اہمیت کے مسائل ہیں۔ ہم ان کے لئے کوکھاں ہیں۔

سید محمد فضل آغا۔ ڈاکٹر صاحب کے سامنے پتہ نہیں کون سے معاملے قومی اہمیت کے ہیں کون سے نہیں ہیں؟ انہوں نے کالا باغ ڈیم کو تو قومی اہمیت کا مسئلہ کہہ دیا اور بھاشا ڈیم کو گول کرنے کی کوشش کی ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم بنائیں گے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم بنائیں گے یہ ہماری ترجیحات میں شامل ہے۔

سید محمد فضل آغا۔ میں عرض کر دوں اس پر یہ تو بہت کچھ کر رہے ہیں خدا کرے کچھ سامنے بھی آنے (مدافعت) سوانے اس کے کہ جو پچھلے پراجیکشن جو continue ہیں اس کے credit لئے گئے ہونے ہیں اور نی وی کو انہوں نے مختص کر لیا ہے کہ شام کو یہی پروپیگنڈا ہوتا رہے۔ لیکن گزارش یہ ہے کہ وہاں پر یہ مختلف قسم کی plea لیتے ہیں آپ کہہ رہے ہیں وہاں tribal حالات ٹھیک نہیں ہیں اور علاقے کے حالات ٹھیک نہیں ہیں یہ تو بہت flimsy قسم کے excuses ہیں اور یہ کہ یہ ۰۸۹ میں شروع ہوا یہ تو پچھلے ۱۵ سال سے feasibility کے تحت چلا آ رہا ہے اور واپڈا کی consideration میں ہے۔ یہ کہنا درست نہیں ہے کہ ۰۸۹ میں انہوں نے سروے کرانی ہے بلکہ پچھلے ۱۵ سال سے اس پر feasibility اور تیاری ہو رہی ہے اور واپڈا کے محکمے اس پر اپنا کام کر رہے ہیں۔ لیکن اس وقت جو ہے میں سمجھتا ہوں کہ زیادہ National importance کا بھاشا ذیم ہے۔ دیکھیں، کالا باغ ذیم بھی آپ نے دیکھ لیا۔ ابھی رات ہی عبدالرحیم کے sentiments سنے ہیں اس ہاؤس میں نیشنل پارٹی کے ہمارے معزز اراکین بیٹھے ہونے ہیں ان کے بھی sentiments آپ نے سنے ہیں، سندھ والوں کے بھی عبداللہ شاہ صاحب کے sentiments بھی آپ نے سنے ہیں جو چیف منسٹر ہیں اس وقت سندھ کے۔ اور بلوچستان کے لوگوں کے بھی تاثرات سنے ہیں اب تو اس کے مقابلے میں بھاشا ذیم پر کسی بھی صوبے سے کوئی objection نہیں ہے۔ اس کی importance زیادہ بنتی ہے۔ تو میری گزارش ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے flimsy قسم کے excuses لے کر بات کو بڑے canvass پر پھیلا دیا۔ کہ جتنے بھی آئیڈیل پراجیکشن ہیں۔ ان کے سلسلے میں ہم یہ کریں گے، ہم وہ کریں گے، ہم فلاں کریں گے اور جو یہ ایک گورنمنٹ کا attitude ہے وہ یہاں ہاؤس کے اندر نہ اپنانے میں نے specific بات کی ہے کہ بھاشا ذیم کو یا تو بنائیں یا پھر ہاؤس کو مطلع کریں۔ اور اگر یہ بنانا چاہتے ہیں تو پھر specific کہیں کہ ہم نے اس پر کام جاری رکھا ہے۔ اب انہوں نے بڑی گول قسم کی بات کر دی کہ جی وہاں حالات بہتر ہوں گے حالات تو بہتر کبھی بھی نہیں ہوں گے۔ اس قسم کے پراجیکشن جب بھی ہم initiate کرتے ہیں جب آپ نے اپنا ہمارا منگلا ذیم بنایا تھا، تربید ذیم بنایا تھا، تب بھی لوگوں نے resist کیا تھا، لوگوں کو compensate کرنا پڑتا ہے۔ politically وہاں پر جا کر لوگوں کو convince کرنا پڑتا ہے۔ ان کے future کا بھی سوچنا پڑتا ہے۔ لوگوں کو خاطر خواہ معاوضہ دینا پڑتا ہے تو یہ ساری باتیں گورنمنٹ کے ذمہ ہیں۔ آپ کے، میرے یا ہاؤس کے ذمے تو نہیں ہیں، تو یہ علما جا کر اس کی کوئی proposal سامنے لائیں کہ وہاں پر لوگ کیوں نہیں پاستے۔ دیکھیں، اگر ہماڑی علاقہ ہے، اگر وہ نہیں پاستے تو ان کی reasons ہیں، ان کی reasons کو دور کریں لیکن یہ بات کرنا کہ جب حالات درست ہوں گے۔۔۔۔۔

جناب چیئر مین۔ اس کے دو پہلو ہیں ایک تو انہوں نے کہا ہے کہ یہ ہماری ترجیحات میں شامل ہے اور دوسرا یہ ہے کہ یہ تو پرانی بات چل رہی ہے آپ کہہ رہے ہیں ۱۵ سال سے وہ کہہ رہے ہیں ۸۹ء۔

ڈاکٹر شیر افغن خاں نیازی میں specific بت کرنا چاہتا ہوں اسے این پی کے خیالات
۱۹۳۶ء سے -----

جناب چیرمین - آپ محمودیں لمبی بات نہ کریں کلاباغ ڈیم کی بات نہیں ہو رہی ڈاکٹر صاحب آپ نے کہا ہے کہ یہ ہماری ترجیحات میں شامل ہے -

ڈاکٹر شیرانگن خان نیازی - میں بھلا ذمہ کی بات کرتا ہوں میں نے اس کے حوالے سے بات کی ہے۔

جناب چیئر مین۔ آپ نے کہہ دیا ہے، ایک تو آپ کہتے ہیں۔۔۔۔

ڈاکٹر شیر انگن خاں نیازی - میں نے سیدھا سا کہا ہے کہ ذہیم بنائیں گے، انشاء اللہ ہم بنائیں گے اس میں اور کون سی بات ہے؟

جناب چیرمین۔ تو بس اس کی روشنی میں آپ press نہ کریں۔

سید محمد فضل آغا۔ اہم بات ہے میں اس کو press نہیں کرتا۔

STATEMENT RE: PRODUCTION OF UNDER TRIAL M.Q.M. SENATORS
IN THE HOUSE.

Syed Iqbal Haider: I want to lay before this honourable House that the matter of appearance of our four M.Q.M. Senators from Karachi was raised by Professor Khurshid Sahib. On that I have made detailed inquiry and I have talked with the Home Secretary Sindh. I have requested him that he should make sure, every effort is made for providing medical treatment to any of the under trial prisoners who may be ill, if needed they should be transferred to the Hospital. Then, I talked to the son of Mr. Ishtiaq Azhar, sorry, before that I advised the Home

Secretary and requested him, Federal Government can only request, that the applications of the under-trial prisinors for their production in this honourable House should not be opposed by the Government of Sindh. Second, that immediate and every effort should be made once the court grants them leave, necessary arrangements should be made for their production here, if possible, on Sunday or as soon as practically possible. Third, I informed the son of Mr. Ishtiaq Azhar on telephone that their relations are free to meet him today at any time because of the the complaint that I have received that some of the family members are not being allowed which was not so correct. They had met Ishtiaq Azhar Sahib day before yesterday. But for the purposes of the signing of the application I had requested the Home Secretary to allow the under-trial prisoners' relations to meet them today, that I have done before 1.00 pm today. Now, the arrangement is that the relations of the four under-trial Senators will meet them today before 3.00 pm and try to obtain their applications for filing in the court and if anybody would be ill he is being provided full medical treatment and I am glad to inform this House that condition of Mr. Ishtiaq Azhar is not so bad and it has improved and if God forbid any kind of medical treatment would be required that would be provided promptly. Once the court grants them leave that they are allowed to come to attend the Session then I have already talked to the Interior Secretary to make necessary arrangement as they were made in the past and the Interior Secretary has said that their places of residence are already there, they will be declared as sub-jail. We will put the security arrangements and there will be no problem with regard to their presence in Islamabad and they will be brought to the House and handed over to the Sergeant-at-arms and as long as the Session continue they will remain in the custody of this House. We are making every effort.

Mr. Chairman: Thank you very much. I am sure it will help the

situation.

تو اب اسکو adjourn کر دیں کوئی اور معاملہ تو نہیں ہے؟

The House is adjourned to meet again on Sunday, the 8th May, 1994 at 4.00 pm

[The House then adjourned to meet again at four of the clock in the evening on

Sunday, May 8, 1994.]
